

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232191

UNIVERSAL
LIBRARY

هو
سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا وَائِيَّهَ لَسْبِيحُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لله الحمد والمناجاة درین ایام خزان اسرار الهی واین بحر موج
انوار نامتناهی کتاب تطایب بیان اولیا معروف السمعیه

صالح السلوك

منسوب کلام پاک حضرت فردا الحقیقت شیخ نصیر الدین محمود و شجران

نور السمر قدس - از احتمام اقل انام غلام احمد خاں پربال

در مطبعه مسلمان پریس واقع قصبه جمشید

بمنه و کرمه

اعلام عام و فہرست مختصر

الفصل آہی اس خادم دین کے کتب خانے میں جہاں تمام کتب کتبہ بنی مصاحف بی ہا فقہ حدیث تفسیر صرف جو منطق عربی فارسی اردو وغیرہ موجود ہیں اور طالبان کو بوجہ تمام کتب ضروریہ روانہ کی جاتی ہیں کیونکہ احقر نے اپنا اصول نہایت کم لفع لہذا قرار دیا ہے۔

فہرست کلاں کتب خانہ کی درخواست آئے پر روانہ کی جاتی ہیں جو شائقین بذریعہ کارڈ طلب فرمائیں۔ فرمائش کی تعمیل نقد قیمت آنے پر یا باجا رت و ویلیو ایبل ہوگی۔ جو کہ یہ کتاب دینیات میں ہے اور خاک رکے ہاں بہت بڑا ذخیرہ کتب تصوف وغیرہ کا ہر وقت موجود رہتا ہے اور نئی اور قدیم کتب بدقت تمام سیمپٹھا کر رکھی جاتی ہیں لہذا ہر ایک ملاحظہ ناظرین ان صفحات پر فہرست کتب جدید الطبع جو سہل اس خاکسار کے اور انیس سے دستیاب ہو سکی درج کی جاتی ہیں۔ علم دوست حضرات اپنی فرمائش سے مشکور ہو کر بذریعہ بسروشہم تعمیل کے لئے حاضر ہے۔ **خاکسار غلام احمد خان ہریان۔ مترجم۔ بمقام حجہ ضلع روہتک۔**

فہرست کتب جدید الطبع

بیکل کتابیں غلام احمد خان ہریان مترجم کتب تصوف جو ضلع روہتک میں ہیں

مجموعہ شریف ملفوظات خواجگان حضرت اردو۔

اس کتاب معدن الیقینت والحوار میں حضرت خواجگان حضرت رتہ کو ملفوظات وارشادات کمال تلاش و کوشش سے سیمپٹھا کر نہایت عمدگی سے ترجمہ طبع کیے گئے ہیں جو کہ یہ کتاب نہایت کلام حضرت خواجگان حضرت رتہ سے ہے۔

اسی لئے تعریف و توصیف کتاب بذراہم صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ اس کتاب کا طاقم بادشاہ ہونا ہے۔ حضرات ذیل کے اسماء گرامی سے جو اس نسخہ شریف کے جامع میں حال عمر کی دفع رسائی کتاب بذراہم قیاس فرمایا جائے اس پر حواج اسرار الہی کے جامع حضرت خواجہ بزرگ بھیری خواجہ قطب صاحب دہلوی بادشاہ صاحب شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر اچودھنی عرف بابائی سلطان نظام الدین اولیا اور امیر خسرو قدس سرہارہم ہیں ماسما لغیرہم جو کہ اس نسخہ شریف کے معائنہ سے عقائد اسلامی کی روشنی میں حق سے کشف ہوئی اور طلب حق پرید ہوئے کیونکہ اس کتاب کی خاصیت اس کے حاصل ہے تو ان مجموعہ شریف کو جو بار و دیگر نہایت عمدہ کاغذ پر خوش خط طبع ہوئی ہے۔ قیمت برای افادہ عام باوجود حجم معقول ضرور علاوہ جار آئے محض لاکھ مقرر کی گئی جو طالبان معرفت اس کی جس قدر حد ممکن خرید فرمائیں۔

مولود مرعوب القلوب (مردود) (کلام شاہد) نامیاب کلام کو ملاذ نہائی الواقع اسم بآسمی ہے مصنف نے دور و دور طبعیت دکھائی ہے کہ باریک بینی سے دیکھا ہوا زبان سے مشتاق ہوا۔

منگوا ہے تو بے لطفی اندازہ لگایا ہے۔ قیمت جار آئے۔

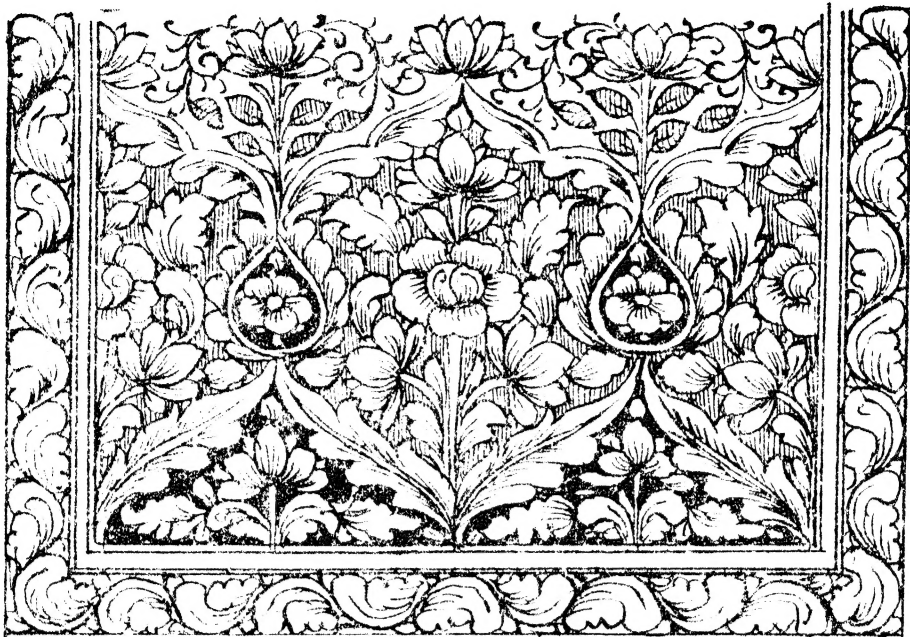
سیر اللایا اردو۔ یہ کتاب حالات وارشادات حضرت سلطان نظام الدین اولیا و درج میں بیٹھ کر لکھی گئی۔ اہل تصوف میں نہایت مستند و معتبر خیال کی جاتی ہے مصنف علامہ نے اس کے دو حصے کیے ہیں حصہ اول میں فضائل خواجگان حضرت معتمد حالات خواجگان تاحضرت خواجہ

بزرگ معین الدین حسن بھری شیخ رحمۃ اللہ علیہ بطور اجمال اور خواجہ بزرگ سے لیکر آخر عہد حضرت سلطان المشائخ تک مع حالات خلفائے حق حضرت سلطان المشائخ و رشتہ داران حضرت موصوف و مباران اعلیٰ حضرت خواجہ بزرگ و قطب صاحب وغیرہ رضی اللہ عنہم بوضاحت تمام درج کیے ہیں اور حصہ دوم میں ارشادات و فوائد فرمودہ حضرت سلطان المشائخ جو کہ جو کچھ سے معلوم ہے درج کیے گئے ہیں جس سے یہ کتاب علاوہ اخبار اولیا سے پُر ہوئی ہے ایک اعلیٰ درج کی تعلیمی کتاب تصوف میں لکھی ہے رنگینی و درو آئینی عبارت دیکھنے سے متعلق جو زبان قلم کو باری تحریر نہیں۔ زیر طبع مجھ بھاس جزو کلاں سے بہت زیادہ قیمت عام ہے۔

فوائد الفوائد اردو۔ معروف ملفوظات حضرت سلطان المشائخ محبوب رب العالمین نظام الدین اولیا۔ رتہ بزرگ دہلوی۔ شیخ احمد جمع فرمودہ حضرت خواجہ بزرگ بھری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت موصوف نے بیس لاکھ کی محنت میں جمع کیا ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس کے بدلہ طوطی بزرگ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے تصانیف پرستم نامہ امیر خسرو اول الذکر کرتے تھے الا یہ اس دولت غنی کو ہذا الفاظ حضرت اسرار الاولیا رتہ بزرگ معروف حضرت شیخ شیعہ العالم حریج ہے۔

باواصاف فرید الدین مسعود گنج شکر اچودھنی رضی اللہ عنہ جمع فرمودہ حضرت مولانا بدیع الدین اسحاق نقشبند اعظم و ناما حضرت بادشاہ رضی اللہ عنہ عجیب نافع و محبت خیر کتاب ہے۔ قیمت ۸ روپے

اصول السماع عربی مع ترجمہ اردو۔ صلی۔ یہ کتاب حضرت مولانا خیر الدین ندادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف و اچھی ہے اس کا علم و تجرید انک عالم میں مشہور ہے یہ آہی جو دت طبع کا نمونہ ہے کوشش تمام اصلی عین لکھی سیمپٹھا کر طبع کیا اور عبارت اصلی عربی کی اور سیمپٹھا کر اردو ترجمہ لکھا گیا ہے مسئلہ شائع کی تحقیق اور اس کے آداب معلوم کرنے کے لئے اس کتاب کا ضروری



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده وعلى آله وصحبه الذين أقاموا
الدين بعدة أهال الحمد برادر دینی و محب یقینی خواجہ خیر الدین ادام الله توادہ را توفیق اعمال خیر فین
یاد و امور در رضا حق منتظم بالنبی و آلہ الامجاد مقرر انومی باد پیش ازین با آن عزیز و عده شده بود کہ
سختی چند در سببی الاسلام علی الخمس نبشته خواهد شد و از آن روز باز صمانا این دوست مطلوب بدیش
کہ وعده یو فارسینده آید اگر چه العرق صیق و الوقت ضیق مرا مانع بود و فراغ را مسامح نہ آما
بحکم العیلة کدیت حال اجزوی از کل و حرفی از دفتر باز نموده می آید تا شاید آن برادر را مفید و سبب
مزید بود لیکن بدانکہ لا یمسئہ الا المظهر و در وقت مطالعہ با طہارت باشد و دل را باز زبان
حاضر گرداند و خلوت حاصل کند و از شواغل احتراز نماید تا شاید عروس معانی نقاب بکشد و شاہد
مقصود درخ نماید۔ بدان ابدک الله بروح منہ سالک را چون خواهند توفیق سلوک را آہستہ
کرامت فرمایند نوری ہذا آیت محمدی اللہ للہ من کیشاہ و دل او فرو آید ز رنگ ضلالت

بزداید هر آینه دنیا بر دل او سر د شود و طلبکار آخرت در سینا و گرم گردد و دست در عمان توبه زند
 در رکاب ندامت آرد بر مرکب استغفار سوار شود و غم خرم کند معاصی را پشت دهر وی لقبله
 طاعت آرد و جوان مرد او درین حال مرشدی را دیده و کملی کمال رسیده که قطب وقت و مقدار زمان بود
 چنانکه امروز بروی زمین خداوند محمد و شیخ این فقیر است متغنا الله ببقائه بلیت بقا با دو عمر
 بل بیش از که شاد است از درت بیگانه و خویش با چاره نبود که خود را بقدر اک سعاد خدمت او
 بر بندد و دست بهمت درد امن دولت او محکم کند تا از مکاید شیطانی و مکر مارفانی او را با گماند
 و هم چو طیبیان حاذق در معالجت امراض باطنی وی شروع کند و پر نیز بر حسب علت او فرماید و
 دارو بر اندازد قوت او دهر زیر که چو سالک غریمت سفر آخرت مصمم گردد شیطانی و نفس لیم
 مسکین بچندین عفت پیش خواهد آمد و بهر نوع قطع طریق او را کم خواهد بست و اگر مرشدش نبود
 باشد که هلاک گردد و از زمره *وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّحْسِنُونَ صُنْعًا* شود غریز من اول آنست
 که آن بیچاره را در معاصی اغرا کنند و منکر را در نظر او معروف نمایند بل لذت مناسی در طبع
 او بفرایند و گویند حق تعالی غفور و کریم است و توبه میتوان کرد *فَأَوْفَعَهُ فِي طُغْيَانِهِ*
 و اگر این معنی میسر نگردد شبهات شکم و فرج را در سواد سینا او زیادت کنند و گویند *وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّحْسِنُونَ صُنْعًا*
كَأَنَّهُمْ كَانُوا أَبْصَارًا و آب بخور تا عبادت توانی کرد و بر حلال خود غرض شهوت
 حاصل کن تا حق او گزارده شود و فرزند آن شائسته آیند و علی هذا اوقات غریز او را بدین
 اسباب در خلل اندازند خواهش او را متفرق گردانند چو ازین مایوس گردند نافی نفس او
 و فرزند آن او بروی عرض کنند و گویند بی فائده مشقت اختیار کن و رنج بیهوده مبین کار
 اوقات خمس بجا آرد پسین را رعایت نما حقوق اهل و اتباع و نفس را ضائع مکن که است
لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِلَّا هَلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا چو این نوع نیز ممکن نگردد گویند نوافل زیاد
 است و نفقه اهل فرض و حجت نفل ترک فرض نیامده است و عبادت متعدیه بهتر از عبادت
 لازم است و چو ازین نیز نومید گردند گویند بے نوا خواهی شد و اتباع از تو قطع خواهند کرد

در نظر بیگانه و خویش خوار و حقیر خواهد شد چنانچه جهت نیز میسر نگردد و اهل ادوا اغرا کنند تا چنگ در دست
 او زنند و بجنگ و خصومت پیش آیند و در طلب محروم و نفقه سعی نمایند چون ازین نیز فارغ گردند
 و پدر را که از مطاوعت ایشان راجاه نبوده و قرابتان را بروی گمارند چون این نوع نیز ممکن نشود
 ششبهائی بی وجه فرمایند و مجاهدات و ریاضات بوقت اشارت کنند تا عاجز شود و از کار بماند چنانچه
 نوع نیز میسر نگردد خلق را و سوسه کنند تا با عتقا و بروی آیند و دست و پائی او گیرند و در دم و
 دنیار پیش آرند و در دل آن بیچاره حُب جاه در آید که تا از او صلال شدی و کار تو با تمام رسید
 تا عجبی در او پدید آید و همه محنت او ضائع شود و بهمه وجه مثل و مانند این فرا حمت کنند تا بهر نوع
 که توانند راه این بیچاره را بزنند اما اگر در نظر شیخ کامل بود و بر حکم شیخ فی قوم کالبنی فی امته
 کار بر فرمان او کند و جنگلی اختیار و ارادت خود در باقی کند امید بود که زود بمقصود رسد و نشان
 لغالی و مقرر داند که صحبت چنین شیخ از واجبات است بحکم لرض و حدیث رض آنکه فرمود قال
 عزیرن قایل بآیها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین و قال واتبع مسیلا
 من اناب الیّ هو وجهان امر است و امر مقتضی وجوب است عزیرن بر خاص عام پوشیده
 منیت که مذیان صادق و صادقان منیب همین قوم اند و بیعت در صحت سنت است سبب
 فعل رسول علیه السلام و صحابه ارضی الله عنهم ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله -
 و قال ان یبایعونک تحت الشجرة و حدیث آنکه تحریر افتاد الشیخ فی قومیه کالبنی
 فی امتد چنانکه آنجا صحبت و مطاوعت نبی واجب است اینجا نیز از آن شیخ واجب بوده
 بلا شک و الحمد لله رب العالمین و علی الله علیه و آله و آله اجمعین ۵

صحیفه دوم و در مدارف عقیبات خبر از دینی را غره اسد فی الدین - عواقب امور
 بخیر باد - همانا مطلوب او خواهد بود تا چون کیفیت عقیبات معلوم شد واقع آن نیز نبشته آید
 و مقرر داند اگر چه داعی را آن منزلت نیست و آن مرتبه شیخ کامل است که بداند لیکن بزر
 التماس اخوی بدانچه مقدور بود نبشته آید عزیرن من اول عقبه معاصی را بداند که حق لغالی

حاضر و ناظر است و بر شما کرمطیع است اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ
 مَسْئُولا ۚ و در خبر است اِنَّ الْخَيْرَ اَهْ فَانَّهُ يَوَاكُ نَظَرَ كَبَدٍ و بر عمر اعتماد نکند و مرگ را در قفا داند
 و امید ما را کونا ه گرداند چون برین مواظبت نماید هر آئینه شرم و خوف غالب آید و دشمن مغلوب گردد
 و دوم عقبه شهوات شکم و فرج است با بدایس علت را بحجون ان الشیطان یجری من ابن آدم حیر
 الدَّمُ فَنُفِيقُوا حِجَارِیةً بِالْجُورِ و العطش علاج کند و دل خود را بمفرج تجويع شرانی خوش دارد
 از ناکده الجوع و العطش طعام الصِّدِّیقَینِ غذا گیرد و از کوشا الصوم لی وَاَنَا مَا جَزَى بِهِ آبِ خُورِ
 تا زین زحمت شفا یابد سیوم اندوه تلف خود و اتباع را بخیر من یُحِیُّ مِنْ بَیْتِهِ فَمَا حِجْرًا اِلَى اللَّهِ
 وَرَسُولِهِ ثُمَّ یُدْرِیْکَهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ دفع گرداند و مقرر داند که عمر و رزق
 و مقسوم معین است بترک و طلب و کسب منع زیاده و نقصان متصور نبود و امر رزق هیچ شرط
 مشروط نه پس چه بهتر که عمر و طلب حق مصرف شود و رزق در سلوک راه آخرت منقطع گردد
 اهل و بیع نیز بندگان او اندر رزق تو و انبیا ان یسئلک است چنانکه میفرماید وَاَمِنْ ذَا بَیْتِ
 فِي الْاَرْضِ اِلَّا اَعْلَى اللَّهِ رِزْقُهَا و علی کثیره تفهیم و تکفل است و نیز بجای دیگر مفصل وعده
 فرمود وَنَزَّلُ قُلُوبَهُمْ وَاَيُّاهُمْ و نیز بجای دیگر بگوید وَاَمَّا قُلُوبُ السَّمَاءِ وَاَلَا قُلُوبِ
 اِنَّهُ لَخَبِيرُ قُلُوبٍ مَا اَنَّا لَنُظَاهِرُونَ جو امر و اگر با این همه استوار نداری کافر می نه مومن و
 استوار داشتن آں بود که کار خود بحق سپاری و بلطف حق متوثق باشی و خود را هیچ انگاری
 و مخلوقات را معدوم شماری و نیز ای دوست دو غم در یک دل نمیکنند و دو تیغ در یک نیام محال
 بدین حسن گر عشق می و رزی چنین بر جاں چه می لرزی بیک دل در می گنجی غم جان و غم
 جانان ب در لیا آن بزرگ را بین چه می فرماید لَوْ كَانَ التَّوْبَةُ بِاللَّهِ وَاَلَا نَسِ كَلِمَةً عَمَّالِي
 وَاَللَّهِ لَا اُبَالِي بِمَا رَعِمَ كَفَايَتِ بِفَرْضِ وَنَسْتِ و ترک نواقل جواب گوئی لَا يَزَالُ تَعْبُدُ
 تَقَرَّبَ اِلَى النَّوْا قُلُوبِ سَتَى اُحِبُّهُ فَاَذْهَبْنِي كُنْتُ لَهَا سَمْعًا وَاَبْصَرًا وَاَلَا لَسَانًا
 كَلْبِي لَيَسْمَعَنَّ وَاَبِي يَنْبَغِي وَاَبِي يَنْبَغِي وَاَلله اگر ذره آفتاب دولت این خبر

لصد ہزار جان خود و فرزند ان خود یا بند را گمان باشد اما نفقہ را گوی پنج نماز بر من فرض است و
 حضور و روی فرض عین کہ لا صلوة الا بحضور القلب و حضور باید در تمام نماز بود نہ در بعضی
 از نماز چنانکہ در صحیفہ نماز خواہم بنیث الشرائع و نفقہ فرض کفایت چوں سبب کفایت
 خلل در فرض عین باشد ترک کفایت واجب بود و آنکہ گویند عبادت متعدد بہتر از عبادت لازم
 است جواب گوی پیغمبر فرمود صلے اللہ علیہ وسلم سیأتی دعا ائمتی ذقان لا یسئلہ لذلک
 دینہ الا من قرئ من شہیق الی شہیق و من قرئ الی قرئ و من قرئ الی شجر الی شجر
 فمن اذک ذلک الزمان فعلیہ یا مریۃ الخ اصتہ و از قرآن بشنوی فرمایند یا ایہا الذین
 امنوا علیکم انفسکم خمس ام کہ گویند بی مال و جاہ خوار و حقیر خواہی شد اینجا تیغ ان
 العزۃ للہ جمیعاً و لرسولہ و للمؤمنین بزمانک خصم زند و خدنگ و من یتوکل علی
 اللہ فہو حسبہ برسیہ اوازند و بنہ خبر الیس اللہ بکاف عبداً شرار و کفالت کند
 و گوید مصرع آن را کہ تو هستی چه کم آید هستی بہیت باد و دست کنج فقر بہشت و بوستان
 بے دوست خاک بر سر جاہ و تو نگری چشم اغرا اہل و اتباع را اگر برای نفقہ و غیر آن
 خراجت کنند بوقع قل کار و اجات ان کنن تروان الحیوۃ الدنیا و نسیمما فکین
 امیتکن و اسر حکن سراحا حیلہ و ان کنن تروان اللہ و رسولہ و الدار
 الاخرہ فان اللہ اعد للخصمات منک اجراً عظیماً دفع گرداند و اگر کاہم بر رسید
 اگر ممکن بود بدہد و یا بدہاند و الا بضرورت حسب مفلسی اختیار باید کرد و آن خود دیر اخلوئی خوش
 بود اما امید آنست چوں سالک درین کار صادق بود اہل و تیج جملہ ویرا موافقت کنند و
 عاقبت ہمہ راہ او گیرند و برکت صحبت او نیز در الشیال اثر کند ہفتم فرمان ما در ویدہ را گوید
 و ان جاہلک علی ان شرتک بی ما لیس لک بہ علم فلا یطعمہا اجواہر ذلک ان
 کسب مشغول بکار دنیاوی خواہند فرمود و اینجا بحقیقت شرک خفی حاصل خواہد شد زیرا چہ
 ہر چہ نظر در غیر است شرک است فاما بابا البون سخن بہ نرمی و ادب تمام گوید و در کار خدا

حسب بایستد و خوشایندان اگر نصیحت کنند گوید میت نہ ہم ہی تو مرا راہ خویش گیر و برو ترا
 سعادت باد امر الگو سناری بہ عزیز من بہر کہ ترا از کار خدا ہی باز دارد دشمن هست و قول و سخن در
 گوش نباید کرد و ہستم مشتہای بے وجہ و مجاہدات و ریاضات۔ بے وقت است اینجا احتیاج شیخ
 است و جزاں چندین عفتات و موافق دیگر است کہ آن را بحر شیخ شناسند خبر متلقین او در نتوان
 یافت ہم اعتقادات خلق و مناقع ایشان را بلا حول لیس فی الوجود الا اللہ دفع کند و خود را
 مردہ افکار و خلق را سنگ کونخ شمارد و حقیقت داند لا یملکون لا نفس ہم نفعا ولا ضررا
 ولا یملکون موتا ولا حیوة ولا نشور و کسیک خود چنین است بدگیری چه توانند
 و ہم آنکہ مقرر است کسی را عاقبت و خاتم معلوم نیست و بتجدد قبول طاعت اظہار و نیز
 توفیق از حق تعالی بایکہ این معنی بر دل خود مقرر و مکرر گرداند تا از این آفات بکرم اللہ تعالی
 خلاص یابد۔ جو اغراض احوال این راہ دور و دراز است بتقریر و تشریر در نمی آید ترا نفیتم کہ شیخ می بآ
 آنگاہ او ترا خجما کند و اندر راہ غاید و اللہ ولی التوفیق۔ فالحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام
 علی رسول محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین

صحیفہ سیوہم در شریف۔ مرادات دارین انوی بخیر حاصل یابد۔ بدانکہ نیت در اعمال شرط
 است اصلی و اصلی قوی است ولی آن ہرگز سر رشته آن کار بدست نیاید و شاہد جزا رنج
 ننماید عزیز من خواستہم تا ترا فرست از کار نیت با گمانم کہ بدانی نیت و حقیقت نیت چگونہ است
 بدان نور آتہ قلبک نیت شرطست ولی شرط مشروط دست ندیدہ قال علیہ السلام الا افعال
 بالنیات و قال لکل امری ما لولہ قال بئس المؤمن خیر من علمہ و قال ان اللہ
 لا یظر الی صورکم و لا الی افعالکم و لکن یتظر الی قلوبکم و نیا نکند جو ہر
 مع نیت ارادت است تا ہر عملی کہ در وجود تو آید بنگر کہ در آن ترا باعث چہ بودہ است و ما
 آن را بر سہ مرتبہ بیان کنیم مرتبہ صافی۔ مرتبہ دوم کہ در مرتبہ سیوہم مستخرج۔ صافی آنکہ ما
 وی خبر لقاہ اللہ تعالی نمود ان لک حیم المؤمن حقا کما قال یذ غون و تقیمہ بالغلہ

وَالْعَبِيدِ يَوْمَئِذٍ وَجْهَهُ وَقَالَ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْلَمْ أَنَّ صَاحِبًا وَلَا لَشَرِكٍ
لِعِبَادَتِ رَبِّهِ أَحَدًا ه وگذازه بابت مراحمی است - اسی جو انمرد ریابراں می دارد و طلب جاهد و دنیا
می آرد بدان اولیات الذین حیطت اعمالهم فی الدنیا و الاخرة اما ممتزج را مراد است بسیار
و هر یکی از ان بر اندازد نیت خیر یا جور بود و لکل درجات مما عملوا اولئک هم المؤمنون المؤمنون
و قایم من اکثرهم بالله الا و هم مشرکون در یغالتینده که بهشت ابرار است که در وجود
مقصود نعمت مائی دیگر بود اما بهشت عشاق دیگر است لا فیها حور و لا قصور و لا لبن و لا غسل
و الحمد لله رب العالمین و التسلوة علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ه

صحیفه چهارم و حقیقت نیت اعلم ارشدک الله النبیة هی الامراة الداعية
للقادة المستشفة عن المعرفة جوال مرد این کار سے از تو در وجود دنیا بد مگر بدین شکل
یکے قدرت دوم ارادت سیوم علم زیرا چه پنج ارادت است و تا ندانی که فلان چیز نافع است
هرگز ارادت تحصیل آن در تو پیدا نشود تا تصور کنی که فلان چیز مفید است هرگز در ترک آن سعی
نه نمائی و از ان محترز نباشی و ارادت باعث قدرت زیرا که قدرت خادم ارادت است بهر یک اعضا
جوانمردا انتباه ارادت بواسطه علم آمد و انتباه ص قدرت بواسطه ارادت و نیز نیت عبارت است
از میلی بازم باعث مر قدرت را از اینجا ترا معلوم شد تا بدانی که عمل تمام نمود مگر به نیت و نیت
تمام نمود مگر با خلاص و اخلاص تصفیة باعث بود از جمیع شوائب پس نیت بهتر از ارادت بود
شرط زیرا که مراد از اعمال آنست که روی دل بخیرات مائل بود و از منکرات متفر و هر چند باعث
خیر قوی تر میل قلب بذکر و فکر که موصل اند بالنس و معرفت بیشتر بود جوال مرد مقصود از
وضع جبهه بر زمین جز خضوع دل نیست شینده که عمرض عنہ مردی را دید بوقت نماز در رکوع
بغایت شیب میشد فرمود یا صاحب الخشوع فی القلب لانی الرقیبة الخشوع فی القلب لانی الرقیبة
و مطلوب از رکوة ازال ملکیت بل دفع رذیلة بخلست و آن قطع علاقه دست از مال و مراد از
اضحیه نه گوشت و خون و س است بل مقصود از ان تقوی دست بتعظیم شعار باربری تعالی

لَنْ يَنَالُ اللَّهُ نَحْوَهَا وَلَا دَمَاءٌ وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ غَزِيرِينَ انجاء دانی که نیت المؤمنین
 خیر من عملی چه بود زیرا که نیت محبارت عن نفس ملی القلب الی اخیر و مو مستکن من حدقه لمقصود
 فهو خیر من عمل الجوارح و مراد ازین سرایت اثر اوست بجل مقصود آل و است و از نجاست که علی
 اعمال قلب بدون جوارح موثر است تا شری تمام و عمل جوارح بے حضور دل بی اثر منشور است -
 وَقَدْ مَنَّا إِلَى مَا عَلِمُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَلْفُودًا ه والسلام - والحمد لله رب العالمین و صلوة
 علی رسول محمد وآله اجمعین ه

صحیفه پنجم نورشیت اینک اسدیا اخی منور دانم آنچه نبشته ام ترا کفایت نیست - بدانکه دانستن
 خیر بر دو نوع است و شری نیز دو یکی عاجل - و دیگر آجل - عاجل چنانکه بدانی شکر شری نیست و
 لذت بیاید خوردن و لیکن ندانی که شاید از خوردن آل خون در تن بشورد و صفر میفراید و چندان
 از آن حادث گردد و یا مرضی خفی بود در آن مضرت رساند و از آن رنج بینی و و هم آجل است که
 بشناسی صبر تلخ است و مکروه طبع و زاج زشت بوی و بد مزه است و لیکن دافع امراض است که
 بدان ترا شفا حاصل آید بسبب صحت خود بر آن راغب شوی و همچنین شر در بعضی آنست که فی الحال اثر
 مضرت آن خیر پیدا شود چون سموم قتال و بعضی آن بود که اثر آن بدی ظاهر گردد چون غبار و دخان و
 امثال آن ای دوست بدانکه معای اگر چه لطایف تر الذی نماید و میل طبع در آن بیشتر بود و لیکن
 بعاقبت جز عذاب دردناک حاصل نبود و ترک معاصی هر نفس بغایت صعب بود و لیکن آنرا
 سهم منافع ابدی روزی گردد و چون علم از هر دو خیر حاصل گشت هر آئینه ارادت جذب منفعت
 دفع مضرت در دل ظاهر گردد و قدرت که خواهم اوست در تحصیل آن سعی نماید و تا مغر نشوی
 بدانچه ترانیت باعث شود بر عملی صلاح که در آن چندین نوع خطرات شیطانی و نفسانی بود یا
 خواری سرعادت از تو کاری نیک در وجود آید عزیز من کلم من صلیم و لیس که امین صو مه الا ارجع
 و اعطش و کلم من مالی القرآن و القرآن یلعنه - جوان مردا شنیده که ابن سیرین بر جنبه شمس علی
 خواج حسن بصری رحمه الله عنه نارنگزارد از آنش پرسیدند گفت نیت نیافتم و غیری گفته است

چندین سال بود تا می خواستم بزبانت کعبه بروم بوقت عزیمت نیت نیا فتم نرفتم خواجه اولیس قرنی زبانت
 پیغامبر علیه السلام نیا دانا که نیت نیا فتم تعلیل لفرمان مادر کرد شینه که احمد معشوق هرگز
 نماز نکرد و در بزرگی چنان بود که فرار قیامت ادلیا حق آرزو بر ند که کاشکے ما خاک بودمی
 تا احمد معشوق بدان قدم نهاد و جواهر دانیت مردان حق توجه دانی که چگونه بود که الّا عجل الی ان لیا
 اینجا معلوم گردد ای دوست باید همه وجه متفق دانیت باشی و در لواغت باقصی الغایت نظر
 کنی و از عند شیطانی و کفر نفسانی امین باشی و نیز دشمن را درین مقام زخم گاهت عظیم است کی
 در خاطر تو آقا کند که چون نیت صدافی نیت سنجی مبین و مشقت بی فائده تحمل کن بیبهات ای
 دوست این بیاں ماند تا ترا قوت این مقلد بود خطی نویسی و تا استعداد ابو حنیفه نیا شد چیزی
 سخوانی در لیا و نه را در بلخ این غلط محض است زیرا چه آنچه تحریر افتاد نیت صادق است و بدل
 مرتبه هم از ابتداء رسیدن محال است اما تو در کارهای خیر مشغول میباش و در خلوص نیت
 جد و مجتهد می نما و در دفع ثواب بالغا مبالغه کوشش می کن و امیدوار میباش تا از نیت
 مغشوش به نیت خالص رسی انشاء الله تعالی و الحمد لله رب العالمین و الصلوٰه علی الرسول
 محمد و آله اجمعین -

صحیفه ششم نیز در نیت سعادت دارین نصیب وقت برادری با دجیان دانه کم
 هنوز در نیت چیزی مطلوب خواهد بود بدان احوال الله بقارک فی رضاء که نیت باید مقارن
 عمل بود نه مفارقت زیرا چه اگر ترا روز دو شنبه نیت حج صادق بود بسبی آن واضح گردد
 باز در روز پنجشنبه سبب و عده هم صحبتان یا شرم بعضی دوستان و یا مانند این عزیمت حج ممکن
 آن نیت بود نه حج و نیز نیت را از شروط و مانند آنرا رکال جوان مردانیت آن خبر که نیت
 بر زبان گوئی و دل را اخلاص عاری بود باید که درین محل فکری عظیم کنی که آن نیت حقیقت
 باعث چه چیز بود برای کدام چیز است و آن خطره رحمانی است یا شیطانی و انبغی از اسرار
 قلب است و بران وقوف نیابی مگر بتصفیه باطن از کدورات ماسومی اند و عمل باید هر چه که

ممکن گرد بجا آری و در اصلاح نیت جد و جهد تمام نمائی خصوصاً در تصفیه باطن و راه گذر نمانی
شیطان و نفس را مسدود باید کرد و طرفه العین غفلت را بخود راه ندهد تا بکرم الله تعالی عرض
حاصل شود و الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی رسولہ محمد و آله اجمعین -

صحیفه سنیتم در علم نور که الله قلبک یا اخی علم رکنی اصلی است برای عمل چه عمل به
علم در خطر عظیم است و عامل بی علم غرّه شیطان و نفس بود - غریز من طلب العلم و فضیله
علی اکل تسلیم و مسلمیه قال غری من قائل و الذین اودوا العلم دسجات و قال
هل لیستوی الذین یعلمون و الذین لا یعلمون و درین باب آیات و اخبار بسیار است
پس باید که علم مفروض مقداری حاصل کند تا از بعض مکائد شیطانی و نفسانی امن تواند بود
اما دانستن هدایه و بزروی و اشارات ابوعلی سینا و طوابع و مطالع شرط نیست بل آن قدر
که در عبادت کار آید و از حلال و حرام و جواز و اجواز با علم باشی ازین قدر علم چاره نبود و چون
آنقدر حاصل شد باید بعل مقرون گردانی زیرا که علم برای عمل است و علم مری عمل را بمنزله وضو است
مرغماند و راه نمائی است بمقصد اگر کسی را رفتن بیغدا و مطلوب باشد باید که طریق رفتن بیاموزد
و صلاح و فساد راه بداند و چون آموخت و دانست باید که بزودی و احتیاط عمل بجا آورد و اگر همه عمر
در دانستن و آموختن صرف کند جز تصحیح عمر غریز نبوده و هرگز بمقصد نرسد هم چنین بعد از وضو جز
بنماز و عبادت دیگر مشغول نه شود و اصاعت وقت کرده باشد ذلک هو الخیر ان البین ط
جوامع و آخر وقت لغایت غریز و فراغ غنیمت است باید که لکاری مشغول شوی که بالنسب و مغفرت
رساند و الا فمن کان فی هذه الخی فمونی الاخره الخی و اضل سبیله فرماشته
بر اندازد مغفرت امروز خواهد بود و در لغاد عمل بجای رسد که بی یسوع و بی یسوع و بی یسوع و بی یسوع
کمیتی آنجاست و علمنا من لدنا علما و خبر آنجا نبوده که نابدانی که علم بحکم کسب است نبدانی
آن جز از افواه علما ممکن نبود و بیات قال علیه السلام من ذهل فی الدنیا و قصو علمه
اعطاه الله علما غیر تعلیم - علمنا من لدنا علما و اینجا دانی که چیست - الرحمن

عَلَّمَ الْقُرْآنَ در این مقام جلوه کند - جوامع را بنده گانند خدای را که لوح محفوظ در نظر ایشان
تا هر چه گویند آنرا گویند و هر چه خواهند آنرا خواهند بخوانند بل چیزی دیگر هم دانند که در لوح محفوظ
نبود و در اینجا منجواستم اینجا بنور الرحمن علم القرآن چیزی بیان کنم رخصت نیافتم عزیز من این است
به کسب تعلق ندارد و ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ و نیز بکسب تعلق دارد و آن مجاهده
ریاضت و خلوص نیت و ترک ماسوی السد است در اینجا بشنور سول می گوید علم دو هست علم
الابدان و علم الا دیان - عزیز من علم ابدان علم ظاهر است یعنی علم نماز و روزه و حج و زکوة و
کلمه شهادت و جزا و این همه ظاهر تعلق دارد و علم ادیان علم دلست که باطن متعلق است و
آن علم بر قلب است و عبارت از وی بعلم دین کرده است اَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ اینجا
دانی که چیست قال علمی عجیبست که عجب علم جز اینجا حاصل نه شود و ما اینجا از علم ابدان آغاز
کنیم و ابتدا آن نماز است که اول ما اینجا سبب به الْعِبَادُ الصَّلَاةُ و نیز در کلمه توحید پیش از این
صحیفه در قلم آمده است از اینجا معلوم شده باشد و الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی
رسوله محمد و آله اجمعین هـ -

صحیفه ششم در نماز اعزک الله یا اخی ترا چون کار نیت معلوم شد اگر حق خواسته است
رفرمی از نماز اهل طریقت ترا بیابا گانم تا بدانی که حقیقت نماز چیست و چگونه نماز پیدا کنی
قال الله تعالی اَقِمِ الصَّلَاةَ و قال - حَافِظُوا عَلَی الصَّلَاةِ و قال - اَقِمُوا الصَّلَاةَ
و قال - وَالَّذِينَ هُمْ عَلَی صَلَاتِهِمْ يَحْفَظُونَ و قال علیه السلام الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ
و قال - الْمُصَلِّي يَبْتَغِي رَبَّهُ وَ تَصَوُّصٌ وَ اخْبَارٌ در نماز بسیار است بدانکه نماز را شروط
دارد که است شرط اول نیت است و دیگر طهارت بدن و ثوب مکان است که یکی از شروط اعلی است
و آن وضو یا غسل است و اگر قادر بر استعمال آب نبود بجای آب تیمم کند و شتر عورت و استقبال
قبله و جزا آن چنانکه در فقه آمده است و ارکان از تکبیر اول تا فعه آخره - جوامع را بطریق ظاهر
و آن غسل یا وضو است بآب بجا آرند و جمیع فرائض و سنن و نوافل و مستحبات آن را بجا

کنند و در خانه و مکان احتیاط نمایند و طهارت باطن و آن دو نوع است یکی خاص و آن طهارت دل
است از ممنوعات و دل از هوا جس و وساوس و جمیع اخلاق ذمیه و دوم خاص حاصل است و آن طهارت
معنی دل است از نجاست ماسوی اله و لمیکه طهارت ظاهر را اثری تمام است برای طهارت باطن اگر
بحضور قلب بجا آری و آن سرجه است که از تعلق عالم شهادت یا عین خبر میدهد و اینجا این صحیفه بیان
سیر آن محل نمکند انشاء الله تعالی بعد از ملاقات بحضور گفته آید و باید که در نماز آنچه فراموش و سنن و ادا
از خواندن و کردنی آمده است تمام بحضور دل بجا آری زیرا که حضور رکنی است اصلی اگر چه فقهاء
ظاهر آن را از ارکان نمیدانند مگر عند التحریم و نزدیک اهل طریقت آن خطا محض است و غلطی فکر
چه نزدیک محققان اصل ارکان حضور است از اول نماز تا آخر زیرا چه میفرمایند لا صلوة الا بحضور
القلب و نماز از اول تا آخر همه نماز است فقیه اینجا تاویل میکند که ای لا صلوة کامله
الا بحضور القلب و اگر باز آمده داری خود مؤید قول ما بود ای دوست ندانم که در لا صلوة
الا بحضور چه خواهند گفت اینجا نیز باینست که بگویند و همین تاویل کنند ولی ظهور جواز نماز نبود چنین
درین محل عزیزین چون دستی که نماز از ابتدا و انتها نماز است پس حضور در تمام نماز فرض باید
نه بعضی و الا نه بعضی از نماز بود نه تمام و مقرر باد بار در بحضور القلب برای ایضا است در اینجا فهم
خواهی کرد یعنی میباید حضور در تمام نماز ملصق باشد نه بعضی تا آن نماز بود زیرا که طرفه العین اگر
حضور نباشد نماز نباشد پس بلا شک نماز فاسد شود اگر چه بعد حضور باز گردد لیکن بنی بر فساد
فساد قال علیه السلام اعبد ربك كأنك تراه عزیزین اگر مردی پیش پادشاه مجاز و دودخت
بایستد و پادشاه بدو اقبال نماید و آن شخص درین محل بغیر و مشغول گردد چه گوی که آن خدمت
بود و از پادشاه مستوجب غضب مقت گردد یا نه جو از ظاهر را نزدیک حق اعتباری نیست
می گوید الا که انی اتی الله بقلب سلیم ای سالم من غیر الله لان الله لا یبصر الی صورکم و احوالکم
و لکن ینظر الی قلوبکم و ینانکم و حضور خاصه دست و ازین دل نه گوشت صنوبری میخواهم که آن
در محلی حیوانات است بلکه دلی میگویم که قلب المؤمن عرش الله - و الرحمن علی العرش است

عبارت ازان است لا یسعی ارضی ولا سماوی و لکن یسعی قلب عبدی المؤمن از رسول
 پرسیدند این الله فقال فی خلوب عبادہ - زیرا که محل تجلی خاص اوست و از عالم خلق یتنزل الافر
 بدین حکایت اوست و حساب و عتاب هم با اوست در یغما هر در لیج اهل طوایر راه سهولت گرفته
 اند و حضور را مقدار معین کرده ذلالت قبلت هم من العلم غریزین از بهر آن گفته اند که خود بدین
 بلا مبتلا اند و یا سبب ضعیف عامه مردمان زیرا که این معنی عوام را بغایت دشوار است نباید
 ازین سبب بیکبارگی نماز را ترک کنند چنانکه در خلا بها شهر که اکثر در وی نجاست مغنطه
 است حکم بپاکی کرده اند لکن بطوراتی تنج المخطورات و خلق هم بدین مانده و راه طهارت
 دل و حضور بیکبارگی مسدود کرده اند نجاست را طهارت دانست و غفلت را حضور انگاشت
 هُمُ الَّذِینَ قَدْ صَلَّوْا مِنْ قَبْلُ وَأَصْلَوْا کَثِیرًا - وَ صَلَّوْا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ قَالَ
 علیه السلام سیاحی علی الناس زمان یجتمعون فی المساجد و یصلون و لیس فیما
 بینهم مسلمة و حمید صریح است تا بجای که از اسلام بیرون آورده است اَعُوذ بِاللّٰهِ
 مِنْ ذٰلِكَ و نیز چگونگی حکم سهولت را نمانند و راه حلیتها نگیرد زیرا چه بیشتر این قوم بر در ملوک
 و سلاطین میباشند و خود را وقف رضا ایشان میکنند و شکرات قبار کج ایشان را تصدیق مید
 و چند آن مقدمه دیگر بر آن می افزایند و چنانچه زرد و زری محرم و مرصع می پوشند و بیست سال
 بنا وجه میستانند و در حفظ نفس اماره خود بمصرف می رسانند و خطیبان باطل آنها بر شمشیر
 مشغول بر مرصع و مکمل بر سر مشرب میکنند و هیچ از هلاک این محترمان علی ذکور امتی
 نمی اندیشند و با این فتنه و سواکی و عطف و نصیحت میکنند و از آن امر و آن الناس بالبر
 و التمسک الخبر ندارند چرا که این قوم که خود چنین باشند بگیری چه گویند و چه عین
 راه ننمایند استغفر الله العلی العظیم امی دوست برای حضور خلوت و انزوا و ترک کالا
 یعنی و تصفیة و تخلیه شریست و اگر این دولت بی خلوت ممکن بودی پیغامبر بار بود علی
 السلام و آن شنیده که پیش از نزول وحی سا بها در غار حری بکار دل مشغول بود

در عالم خلوت

و بعد از خود کیفیت ترک و تجرید و مجاهده و عبادت و محبت حق تعالی را قوت دهم و قدامت قدامت و مابیات علیه
 منی عین اللدنیاء عزیز من نماز را صورتی تصور کن که دل وی نیت است خالص و روح وی حضور
 است و تن وی اعمال ظاهر است و اعضاء ریه او ارکان و حواس او اعضاء ارکان و تحسین
 قرائت است و اینجا نیکو بنگر تا هر کدام از این مذکور است که در نماز نباشد آن نماز چنان بود
 آن صورت بی آن جزو درین کار جید کن و خود را از غفلت نگاه دار و دولت حضور بدست آر
 ایام حیات را غنیمت شمار و الله الموفق و الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی رسول محمد و آله
 صحیفه نهم در شمار اطفال الله عمک فی رضا منورم چیری در نماز باید نبشت و آن طهارت
 حقیقی است که نزد یک اهل تحقیق هیچ نمازی بی آن درست نبود یعنی طهارت دل از کل ماسوی
 ان الله لا یقر الی صلوکم و کلا اطا اعمالکم و لکن ینظر الی قلوبکم عزیز من نماز
 ذکر است و می گویند اذکرک اذ انسیت ای اذ انسیت غیره دل میاید از غیر کلی خالی بود تا
 ذکر تواند بود و جوهر دامن تبع دلست که ان فی ابن ادم لم یضغ اذا صلیحت صلح البدن
 کله و اذا فسدت فسدت البدن کله هر آینه اگر دل نجس بود بدن را چگونه پاک توان
 و با نجاست ظاهر تو هم دانی که نماز درست نبود زیرا چه پاکی تن شرطست و بعضی خود آن را رکن
 میدانند و پاکی تن متبع پاکی دلست و تا دل از غیر حق تخلیه نپذیرد هرگز پاکی نبود انما المشرکون
 یخسفون و در هر نماز که شرط و یار کن در خلل بود نماز جایز نباشد و این اعلی مرتبه صدیقان است
 و مرتبه دوم وسط است و آن پاکی تن و جامه و جای حواس ظاهره و باطنه است و مرتبه
 سوم اولی است و آن پاکی تن و جامه و جای از نجاست ظاهر است و احکام ظاهر شرع
 بیان آنست جوهر را شخصه است من او را می دانم او بوقت وضو بقوت روحانی که در
 روح خود را می بیند که بآب زلال رحمت حق وضو کند و خود را از نجاست کل ماسوی الله تعالی
 پاک می کند و بوقت نماز او را مشاهده و معاینه می کند و قرائه او را استماع می کند و طریق
 تسبیح وی میشناسد چنانکه ترا بر ظاهر خود و قوف است او را بر باطن خود اطلاع است و هر

قلوب العارفين لها عيون؛ ترى ما لا تراه الناظر وناظر و نزدیک اهل حقیقت این بجا نیست
 بل گناهی عظیم اگر هم بدین باند زیرا که عزیز من اینچنین نیز از غفلتها بود بل مرد را باید از این مقام
 ترقی نماید تا بحق جهان شود که از خود و روح خودش خبر نه بود و کردار اینجا در مذکور محو شود و اینجا
 چه خوش گفته بلیت در خویش گم که من چه نامم؟ معشوقم و عاشقم کدام با تو همراهی طلب
 حاصل شد پس تو بجهت هر راست بقبله کن و توجه باطن بحق زیرا که اگر فردی روی دل بغیر حق
 متوجه بود نماز فاسد گردد و چون توجه راست شد بر دو عالم برآ و بکسیر بر جهاد گما نگاه مینماید
 در آی که الْمُصَلِّيُّ يُبَاحِي رَبَّهُ وَخُودِرِ مِيَانِ بَارِ فَضْلٍ لِمَا تَكُ وَانْخَرُ ثِيْبُهُ دَرِ مَقَامِ خُودِرِ
 قَرَابَتِي كُنْ وَتَسِرْ دِكْرًا اسْتِغْجَاوَالِ آنست که می فرماید انْخَرُ ثِيْبُكَ فَضْلُكَ اِنَّ شَأْنِيكَ
 هُوَ الْاَبَدُ هَرِ اَيْنَهُ چو خود را بخر کنی نماز درست باشد و آیته آنکه دشمن تست مقهور گردد اگر
 مفسران بخر است بر سینه داشتن گفته اند صَلِّ صَلَوةً مُّوَدِّعٍ اَيُّ مُوَدِّعٍ لِنَفْسِهِ
 اِلَى اللّٰهِ اَنْ تَكُوْنَ لِصَاحِبِ النَّفْسِ الْمَيِّتِ سَبِيْلًا وَرُحُ كُنْكَ وَتَحَالَ - در اینجا میگوید
 یا موسی اَخْلَعْ ثِيْبَكَ - ای موسی از انانیت و ایتیت بیرون آئی و نعلین خویشی و خولیت
 از خود بپندار و ترک دو عالم گوی - ای عالم الغیب و شهادة آنکه قدم در عالم توحید نه
 فَأَنْتَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طَوًى تا اینجا مستوجب و کَلِمَاتُ اللّٰهِ مُوَدِّعٌ تَكْلِيْمًا هَلْ لَوَانِي بُد
 زیرا که این کلام از او خبر بدو توان شنید الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ
 عَلَى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ

صحیفه و هم نیز در صلوٰة - اسعدک الله فی الدارین یا اخی بدانکه نماز اهل حقیقت
 حقیقت نماز است و بدان رسیدن و چنان گزاردن صعوبتی تمام دارد و لیکن کوشش
 بیاید کرد تا اگر حق تعالی مسرگرداند و اَلَّذِیْنَ جَاهِلُوا فِیْنَا لَقَدْ اَتَاهُمُ سُبُلَنَا اَمَّا حَالِی
 غافل مباش و بار حق چنین نماز ادا کن که چون بکسیر بخرمیه خواستی گفت باید دل از غیر حق پاک
 و جز حق کس مستحق بزرگی نمانی انگاه اسد اکبر درست بود و در جهت و چو باید روی دل

من کل الوجوه متوجه حق بود والا کاذب تو هم دانی که سزاوار چه بود یحییٰ اِذْ حَوَّنَ اللّٰهُ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَجَوَّ
 الحمد لله کفایتی بدانی که در عالم هیچ کس سختی حمد نیست و او جمیع محاد سزاوار است که الف و لام اینجا براس
 استغراق جنس است و در رب العالمین دانی که کاذب متوجه و در الرحمن الرحیم در عالم حیا
 فراز آئی و از رحمت و کرم حق نصیب امید داری و بدای و اثن باشی و در مالک یوم الدین عالم خوف
 راست آمده کنی که قیامت روز عظیم مالک است و وعده آن هم حق است و آن روز نیست
 که یَوْمَ لَا تَمْلِكُ لِنَفْسٍ لِّنْفُسٍ شَيْئًا وَلَا كُمْ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ وَجْهٌ اِنَّا لَنَعْبُدُکَ گویی
 بدانی که لا مَوْجُودِ سِوَى اللّٰهِ و در ایاک لَسْتَعِیْنُ بحقیقت شناسی که لا قَاهِلَ اِلَّا اللّٰهُ -
 جواں مردا تمام علم سلوک درین دَوَّایه مندر حجت زیراج می در تجلیه است و دوم در تجلیه ایاک
 نَعْبُدُ تجلیه دل است عَمَّا سِوَى اللّٰهِ بِالْکَلِمَةِ وَ اِنَّا لَنَسْتَعِیْنُ تجلیه است بذکر الله اینجا
 اعراض عَمَّا سِوَى اللّٰهِ بِالْکَلِمَةِ حاصل آید اینجا اَلَا قَبَالَ اِنَّا اللّٰهُ بِالْکَلِمَةِ رَوِی غایب
 پس مناجات و دعاست عزیز من سر عظیم است درین سورت اول مدح و ثناست بعد
 التماس و دعاست در لغت اضراط المستقیم چه دانسته جو آخر دآں راهی است که دمان راه حق
 رسد و اِنَّ رَبَّکَ الْمُنْتَهٰی اَلْعَمْتُ عَلَیْهِمْ انبیا و اولیا اند که بدین دولت مخصوص اند
 دوست در آن کوش که هر چه در نماز منجوانی بدای صادق و مصدق باشی و اَلَا فَمَنْ اَظْلَمُ مِنْکَ
 عَلٰی اللّٰهِ وَ کَذٰبٌ و در حضور جهد کن و در خلاص کوشش غائی و هر نمازی که بگزیری در آن
 حال خود را مراقب باش تا اگر در آن حضور نبوده باشد باز گردانی و بدای مواظبت کن امید بود
 بر حکم طَلَبُ شَیْئًا وَ جَدَّ وَ جَارِیْنِ دولت دست دهد و نیز برین مواظقت کن همیشه از حق
 التماس نماز تا بنماز حقیقی رساند دست طلب بدامن مطلوب رسد انشاء الله تعالی
 الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی رسول محمد و آله اجمعین -

صحیفه یازدهم در نماز نور الله قلبک یا عزیز بنور المعرفة آنجمنشته ام در نماز
 و اتم که ترا شهنواز کفایت بخا هد بود مقرر داند نماز بر سه قسم است نماز عوام و نماز خواص

بحق ندانند که چه خوانند اگر از آن حال شان باز پرسى ندانند از خود و از غیر خود خبر نبود و ناندانی
 که این معنی مستحیل است جواں مردا امیر المومنین علی کرم الله وجهه را تیرے در پائی خلیده بود
 و در پیروں آوردن آن صعبو بنی بود چون در نماز ایستاده بیروں آوردند هیچ خبر نداشت -
 جواں مردا تا ملی کن در آن حال که تراهمی سخت پیش آید و تو در دفع آن متفکر گردی بچیت
 معلوم بود که کجائی و در پہلوی تو کیفیت کسی چه میکند یا چه میگوید یا چیزیے رفته بود که در
 تحصیل آن تفکرے تمام باہتمام کنی یا دوستی که سالہا در اشتیاق او بوده باشی ناگاہ بتو
 رسد و تو تمام دل بدو مشغول شوی و اندک شیچ معلوم نباشد که در چه حالی و در چه کاری
 ای دوست ہم از اینجا فحاش کن کہ حال مستغرق بالواحد الحق بیش ازین است و قتی شیچ مارا
 ذکرہ اند بالخیر گفتند کہ امام شما چنان میخوانند کہ در نماز کرامتی میباشد خدمت شیخ متعنا الله
 بهو کنند بر زبان مبارک را ندند کہ چندین سالست کہ او مارا امامت میکند نمیدانم کہ چگونه
 میخوانند بعدہ او را از امامت منع فرمودند و آن تاریخ اشارت امامت بجانب این
 فقیر است آری ایدوست حضور چنین میاید نماز مقبول بود حق تعالی مارا در ان نیز تزیین
 سعادت رساند بمنہ و کرمہ و تو ہم جہدی میکنی کوشش می نمائی و نظر بکرم حق میکنی بیت
 مامی کوشیم و دیگران می کوشند بتاجت کرا بود کرا گیر دوست و الحمد لله رب العالمین
 والصلاة على رسولہ محمد وآلہ اجمعین ھ
 صحیفہ دوازدهم در نماز ای دوست وفقک الله علی الاخوان ہنوز در نماز
 چیزی در خاطر می گذاردنخواہم کہ از آن عزیز در بیخ دارم و آن آنست کہ آن برادر را در خاطر
 آید کہ چون حضور در نماز شریطی قوی در کنی اصلی است پس قول فیتہ چه گوئی حق است
 یا باطل و آن قول این فقیر نبشہ است مخالف جمہور فقہاست زیرا کہ فقہا حضور را جز
 عند التحريم والتسلیم شرط نمیدارند و در باقی نماز شرط نیست در لغیا نہار در بیخ ندانم تا مؤمن
 لیجس عن ذکر الترحمین لقیض لہ شیطانا فہو لہ قرین - و ان الصلاة

تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ رَاحَةُ تَسْمِيرِ السَّمَةِ اَنْدَازِ كَمِّ مِثْنِ قَائِمِهِ حَظُّهُ مِنْ صَلَواتِهِ
التَّعَبِ وَالنَّصَبِ وَلَيْسَ لِلْعَبْدِ مِنْ صَلَواتِهِ اَكْلًا مَا عَقَلَ مِنْهَا اِنْ قَوْمٌ رَاحَةُ مَعْلُوم
اِسْتِ وَاِنْ رَاحَةُ تَاوِيلِ مِی كُنْدِ جَوَافِرِ اِنَّ الصَّلَوةَ بِنَمَائِ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
اَنگاه باشد که در وی هیچ وجه غفلت نباشد زیرا چه غفلت از حق انحراف و انکار است و فقیه
تکبیر تحریمه تا فعه اخیره همه نماز میگوید یا نه پس تنبی عن الفحشاء و المنکر در همه نماز باید بود الا
چیزی از نماز بود و چیزی نه و این چنین خود عبت بود ای دوست آن شاه یعنی محمد رسول الله
اَلَا مَا عَقَلَ مِنْهَا اِنْ حَضَرَ خُودِ بَرایِ نَمازِ در نماز فرموده است ولیکن حضور
بخت دیگر است در تیا کجائی هم از و بشنو میگوید لَيْسَ لِلْعَبْدِ مِنْ اللَّهِ اَكْلًا مَا عَقَلَ مِنْهُ
بلیهات همیات این چه وعده دو عید است چندگاه از دست این حدیث در خوانیده ام جو افرو این
حضور است که نماز را در وی مشارکتی نبود از قرآن بشنوی گوید فَلْيَرْفَعُوا فِي الْأَسْبَابِ وَاِنْ
إِلَى زَبَاتِ الْمُنْتَهَى اِی دوست میگوید اَقِمِ الصَّلَوةَ لِنِ كَرَامَةِ جَانِمِ فِدَائِشِ بَادِ اسرار حضور
هم درین آیت مبین است ولیکن ترا چه معلوم داند آنچه میگوید وَاذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا
ای دامن بلا انقطاع همیات اینجا چه تاویل خواهند کرد ام صریح است بحضور داعم در نماز
بطریق اولی که اَقِمِ الصَّلَوةَ لِنِ كَرَامَةِ در اینجا درین محل تا چه اسرار در خاطر بودند نه بشنوی که صحیفه
تحمل آن نداشت ولیکن اندکی از تو در بیخ ندارم عزیز من ظاهر امر برای وجوب است و غفلت
ضد ذکر است و قَوْلُهُ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ و نیز ظاهر نبی موجب تحریم است و قَوْلُهُ حَتَّى
تَقْلَمُوا مَا تَقُولُونَ اگر چه اینجا تعلیل نبی برای سکرانست ولیکن این معنی در غافل نیز
موجود است چون سبب را عام دادیم حکم مطرد گردد و اَقِمِ الصَّلَوةَ لِنِ كَرَامَةِ آنگاه بود که حضور
در تمام نماز بود و از غفلت همه وجه منفره باشد و اندر آنچه پیغامبر فرموده است اِنَّمَا الصَّلَوةُ
تَسْكُنُ وَاِنْ لَوْ أَصْحَحَ حَضَرْتُ بِالْفِ دَلاَمِ و کلامه انما برای تحقیق مذکور است و تحقیق غیر آن است
در اینجا ندانم ترا چه تاویل کند المصلی بیاجبی را چه جواب خواهند گفت زیرا چه مناجات با غفلت

نمود و نیز غافل را هرگز در محاله غفلت ذکر نتوان گفت پس الا ما عقل منها اینجا بدانی که چیست عزیز من
 فقیه را درین مقام معذور دار که آن مسکین خبر از باطن ندارد می گوید سخن حکم با ظاهر از بهر خدای
 تامل بکن که در نماز همه ذکر است و چندین جا نماز را بلفظ ذکر باید کرده است چگونه غفلت را
 از آنک و بسیار درو مسامح بود و از رسول بشنو میگوید من آنکه بخشم قلبه فسد آن صلواته
 و هرگز خاشع غافل نبود و اگر بود نماز باطل باشد لا یحضر فیها القلب فبی الى العقوبة انسرع
 و آن حضور که گفتیم در تمام نماز بود و الا بعضی نماز بود و بعضی نه زیرا چه هر چه با حضور است
 نماز است و آنچه بحضور است گناه است سبب آنکه عقوبت جز بگناه نباشد و گناه حرام است
 و حرام را هر که حلال تصور کند کافر است و هیچ دانی که آن عزیز خدای چه فرموده است -
 مَنْ عَرَفَ مَعْنَاهُ أَوْ شَآءَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الْعَبْدَ
 لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ فَلَا تَكْتَبُ لَهُ سُدُّ مِثْمَا وَلَا عَشْرُهَا وَإِنَّمَا يَكْتَبُ لِلْعَبْدِ إِذَا عَقَلَ
 مِنْهَا وَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ فَأَلَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا انْتَفَتَ اعْرَضَ
 اللَّهُ عَنْهُ يَا خِي إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى أَقْبَلَ إِلَى اللَّهِ فَأَقْبَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ فَإِذَا
 انْتَفَتَ اعْرَضَ عَنْ اللَّهِ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ أَوْ قَرَأَ بِشَوْرٍ مِنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِهِ
 فَإِنَّ لَهُ مَعْلِيَّةً ضَلَكًا وَتَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى اعْوِذْ بِاللَّهِ مِنْ ذَلِكَ وَانْتَفَاتِ بَاطِنُ
 بغیر حق همانست که غیر حق در خاطر گذرد و آن زشت تر از انتفات ظاهر است استغفر الله
 المعلن العظیم و الحمد لله رب العالمین - و الصلوة علی رسول محمد و آله اجمعین -

صحیفه سیزدهم هم در نماز اصلک الهی دوست دایم که ترا اینجا آرزو کند تا
 چنین حضور چگونه دست دهد و این نعمتی بی بدل بچه طریق حاصل آید - جو انمردا در صحیفه
 نبشته شده است و اینجا نیز کشاده تر نویسم بدانکه بعد عنایت الهی برای حضور دل حالی
 سیر میباید یک توکل بالیقین و دم صدق در جمیع امور سیوم محافظت حواس ظاهر
 و باطن از غیر حق من کل الوجوه و نماندنی که این دولت کسی را بیکبارگی دست دهد

اگر چه وَ مَا ذَلَّتْ عَلَى اللَّهِ لِعَزِيمَةٍ مَّقَرَّرَ اسْتِیْکِنِ اِی برادر درین کار خلوت و انزوا و دفع هوا
و منع هوا حس و قطع تعلقات و شواغل و اعتزال الحق و ترک مالا یعنی شرط است و این معنی نیز نیز
ممکن گردد هر روز قطع تعلقی کنی و ترک مالا یعنی واجب بینی و موضع تنگ و تاریک و خالی را
اختیار کنی و خود را مرده می شمار و مخلوقات را معدوم می انگار و در تصفیه دل کوشش کنی
و در محاسبه نفس مشغول شو غریز من از کل ما شغلک عن ربک فهو شیطان مختل و مجتنب
میباش و دل را از رخ و خاشاک ماسوی السد پاک میکنی و دست در دامن خوف و رجاء و جفا
می زن و حق تعالی را حاضر و ناظر میدا امید بود که نور حق بر دل تجلی فرماید و شاهدی
بخش نماید انشاء الله تعالی الغریبه غریز من حالی بر تو واجب آلت که گفتیم یعنی اجماع
شرائط طینیت و طهارت و توجه قبله یدانی که کدام نماز است و چقدر رکعت است و چه یدانی
خواند چه یداید کرد و معانی و اسرار آن بر خاطر داری یا خشوع و خضوع گزاری و
ظاہر و باطن متحد داری از رسول بشنوی گوید اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الرَّسَالَةِ وَالرَّحْمَةِ
یعنی القلب و الجوارح زیر اچه اصلاح جز در اتحاد و نبوه - تجا و خردا اگر چه آن مقام فرود
است اما چون برین نقطه مواظبت نمائی حق تعالی برکت آن ترا بخاری رساند که از خود
و از غیر خود فارغ آئی عائشه رضی الله عنہا می فرماید کَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُحَمَّدًا نَبَاً وَ مُحَمَّدًا فَادَّخَرَتِ الصَّلَاةُ فَمَا كَانَتْ لَمْ لَعْرِفْنَا وَ كَالْغَرَفَةِ غَرِيرٍ
وَقَرَّةً عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ اَزِیْجَالَتْ اَقِمِ الصَّلَاةَ لَذِكْرِي - اما توجه دانی که ذکر چه باشد
ای دوست تا ذکر در مذکور محو نشوند و الله عنود ناقص بود و اینجا مقامی است که حرکات
و سکونات و حروف و اصوات و جوابات و جهات را در وی مدخل نیست ارجو امن الله التَّوَصُّلُ
إِلَيْهِ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ هـ
صحیفه چهارم در زکوة طیب الله عیشک بالسنه یا خی بدانکه علم زکوة و کیفیت
آن در کتب فقه مسطور است و اندانجا معلوم کرده باشی اما من اینجا بر ترموزی چند

خواهم بنشینم تا ما هو المقصود منها بدانی ان شاء الله تعالی مقرر داند مقصود از وجوب زکوة ازاله زایل
 نخل است زیرا که نخل از جمله مملکات است و زکوة سرحد نخل است و آن برای امتحان و ابتلاست
 مراغیا را و نیز غرامتی است بر اهل دنیا بجا فطرت مال که آن مذموم است و غرض من محبت دنیا
 کفر است و کذلک قال حُبُّ الدُّنْيَا نَاسٌ كُلُّ خَطِيئَةٍ وَ نَاسٌ اَلْخَطَايَا الْكُفْرُ وَ جَوَاهِرُ
 سالک را خود جمع مال حرام است بلکه زیادت از قوت روز گرفتن روا نیست و او از زکوة دادن و سندن
 مبر است ولیکن نیز بروی زکاتی هست و آن زکوة نغم باری است که بروی ارزانی داشته است
 و آن از جهت ظاهر سلامتی بدن و حواس و عقل و دیگر قدر است و از جهت باطن خود چه تقریر
 توان کرد و اِنْ لَعَلَّكَ ذَا الْعِزَّةِ اللَّهُ لَا يَخْصُوهَا وَ زَكَاةٌ كَيْفَ نَمَتَهَا وَ اَحِبَّ اَسْتَ بَايِدَ قَدَرْتَهَا
 مخاوم نگاهداری و قوت ما را در کار خدای صرف کنی و بوسع طاقت ارباب حاجت را بطاهر
 و باطن محدود معین باشی و آن از جمله امانات خداست تعالی تصور کنی و اِنْ اللَّهُ يَأْمُرُكُمْ اَنْ
 تَوْفُّوْا اَمَانَاتِ اِلَى اَهْلِهَا وَ حِينَ كُنِيَ بِهَرِائِمُهُ اَدَامِي زَكَاةٌ طَاهِرٌ وَ بَاطِنٌ كَرْدَه بَاشِي
 نعمت گزارده باشی آما صدقه آنست که و رایی زکوة از مال خود مستحقان دینی حجاب مردان زکوة
 مِنْ حَقِّ وَ صَوَابِ اَنْتَ كَمَا بَيَّتُ حَيْدَاكَ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ اِلَّا مَا اضْطُرَّتْ اِلَيْهِ
 لَوْنُ الصُّرُوفِ اَتِ تَتَقَدَّرُ بِقَدْرِهَا وَ از سوال ظاهر و باطن اجتناب و فضل است
 خود را از جمله محسبات و اَلْجَاهِلُ اَغْنِيَاءُ مِنَ التَّعَفُّفِ گردان و آنچه بتو رسد اگر ضعیفی یا
 از قوت یوم بدر و لیسان ده و اگر از اصحاب فوتی تمامی اشیار کن و يُؤْتُوْنَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ
 وَلَوْ كَانَ بِهِنَّ خَصَاصَةٌ وَ جَزْ بَاجَتِ مَاسَهُ لِكَيْلِ اِنْ خَيْرَاتِ بُودِيَا طَالِبِ لَدُنِّي
 لتبریز نزلک لَهَا اَبْرَ وَ آنچه دینی در آن معنی حق را داد و خود را در میاں بیس مال ازال
 اوست توفیق از دست از من و آدمی احترام کن و هر که از تو زکوة و یا صدقه قبول کند
 حق او در دمه خویش تصور کنی نه حق خود بروی و عطا را در مقابله خدمتی و جذب منفعتی و دعا
 و مددی و معونتی مدار که بدان سبب از ثواب بے نصیب مالی منافع و امداد و اجر

و از یاد از حق تعالی چشم دار و مَا أَسْأَلُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجَبْتُمْ بِلَاغٍ عَلَى اللَّهِ زِيَادَةً
 از تو چیزی قبول کند آن لطف است عظیم که در باب تو می فرماید منتی از او بر تو متوجه می گردد و اگر
 اگر زکوة است خود زدیله مال است که از تو گرفت و اگر صدقه است بلیه جان است که میتابد
 و سبب دفع بلا و رنج و مطلق غضب پروردگار است و اگر لطف است سبب قرب با او
 و فرید تو در است و نیز اجزای یکی بده تا به قصد و بیش از است و جمله منافع ابدی بسبب
 ستاننده به تو خواهد رسید و چون اینجا با لضاف نگاه کنی بدانی که او را بر تو حقا و منتها
 فراوان بود پس باید ستاننده را تعظیم و اکرام نمائی و فضل وی بر خویش تصور کنی و خواه خدا
 می فرماید وَ أَتُؤْتُمْنَ مِنْ قَالِ اللَّهِ الَّذِي أَنْتُمْ تُضَافُ مَالٌ بِنُحْوٍ مِیْکَنْدُ تَوَکِیْتِی که خود را
 در میان منی و قَالَ الْمَالُ مَا لِي وَالْجَنَّةُ جَنَّتِي فَأَسْتَرْوُا جَنَّتِي لِمَا لِي مِیْج دانی که چه
 نبشته ام باید که فکری کنی و هر چه دمی از آن حق دانی و توفیق نیز از خدای تصور کنی و لا
 تَوَکِیْا و مال از کجا و توفیق از کجا أَحْوَجَکُمْ مِنْ لُطُونِ أَهْمَانِکُمْ لَا تَعْلَمُونَ سَنَاءً
 وَلَا تَعْلَمُونَ فَلَسَازِیْهَارِ غَافِلِ مَبَاشِ و بدانچه نبشته ام گوش دار و در اخبار عطا یا جود
 نمائی و اوقات را غنیمت دار و الله الموفق - و الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی
 رسول محمد و آله اجمعین ۵

صحیفه یانزد هم در صوم و تفکک اسباب الخیر یا اخی مقرر شد سدره ماه رمضان
 فرض است قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ شَهِدَ مِنْکُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ و قَالَ کُتِبَ عَلَیْکُمُ
 الصَّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الذِّیْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ و الصَّلَاةُ سَرَبِیْنِ اللَّهُ وَ بَیْنِ عِبَادَ
 وَ هُوَ رُبُّهُ الْإِیْمَانِ کَانَ الصَّوْمُ نِصْفُ الصَّوْمِ وَ الصَّوْمُ نِصْفُ الْإِیْمَانِ
 و قَالَ عَلِی السَّلَامُ الصَّوْمُ لِي وَاَنَا أَجْزَى بِهِ و قَالَ لِکُلِّ شَیْءٍ بَابٌ و بَابُ الْإِیْقَانِ
 الصَّوْمُ و قَالَ لِلْجَنَّةِ بَابٌ لَقَالَ لَهَا نَبَاتٌ لَا یَدْخُلُهَا إِلَّا الصَّائِمُونَ وَ هُوَ
 مَوْعُودٌ بِلِقَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَاخْبَارُ وَ آثار در باب محصور نیست و کیفیت فرض است

و مستحب از کتف افقه معلوم شده است باید هر یک را چنانکه آمده است رعایت نماید و از آنجا قضا
و مکروهات اجتناب واجب بیند و در آداب احتیاط نماید جوایز را فقیه می گوید الصَّوْمُ الْاَكْمَلُ
عَنِ الْاَكْلِ وَالشَّرْبِ وَاجْتِمَاعِ مِنْ طُلُوعِ الصُّبْحِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ مَعَ اللَّيْلِ
و فهم این طائفه تا اینجا پیش نرسیده است عزیز من چنین صوم جزایغ سیاست او لواهر نشاید
و ظاهر شرع بر جواز آن حکم کند لیکن روزه بحقیقت روزه ایست که ظاهر و باطن در آن
مشغل بود چنانکه بیان کرده آید انشا الله تعالی و بهترین طرح صوم صوم مهتر داود است
عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا زِيَادَةً فِي حِكْمَتِهِ اسْتَبْرَأَ بِرَبِّهِ
كَهَذَا زَمَنُ كُنْتُ طَبِيعَتُهُ فِي رَأْسِ عَادَتِهِ كَيْدًا لِكَيْ يَصِلَ إِلَى طَبِيعَةِ بَشَرِيَّةٍ لِيَكُونَ لِيَكُونَ مَتَأَثَّرًا
نَكَرًا دُونَ ذَلِكَ بَدَأَ بِمَجَاهِدَةٍ كَثْرًا بِشَيْءٍ فَرَمَادٍ يَأْتِيهِ أَجْرُكَ عَلَى قَدَرِ تَعَبِكَ
و نَصِيحَتِكَ وَ إِنْ صَوَّمْتَ دَائِمًا تَوَانَدَ صَوْمَ دَوَامٍ خَيْرًا كُنْتَ وَالْأَصَوْمُ نَحْبُ شَبْنَه وَ جَمِيعَةً رَأَتْهَا
كُنْتُ وَ أَيَّامَ بَيْضٍ وَ عَشْرَةَ رَجَبٍ وَ شَعْبَانَ بِرِخْدٍ لَزِمَ كَيْدَ وَ نَفْسُ خُودٍ أَدْرِيَامَ رِيَاضَتٍ دَائِمَةٍ
وَ از شهوات و خطرات احتراز نماید و الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی رسول محمد وآله
اجمعین ۵

صحیفه شانزدهم در روزه - برادر دینی را بخیر عمره از باد بداند که روزه بر
گذاشته است بخوام در روزه خواص در روزه خواص خواص روزه عوام آنست که باید کردیم تا
روزه خواص آنکه بعد از امساک حواس و جوارح را از جمیع ممنوعات شریعت و مکروهات
محافظت کند - رَوَى جَابِرٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ حَمْسُ لُفْطُونَ
الصِّيَامِ الْكَلْبُ وَالْغَيْبَةُ وَالْهَيْمَةُ وَالْجَمِيلُ الْكَاذِبَةُ وَالنَّظَرُ وَالشَّهْوَةُ
و در خبر است در عهد رسول علیه السلام دو عورت صائم بودند تا آخر روز نزدیک بهلاک شدند
خبر بر رسول آوردند فرمود و قدح آب بدیشان دهند تا بخورند و هر دو قدح هر یک قتی
کردند یکی گوشت پاره بیرون انداخت و دیگر خون خبر بردند فرمود هاتان صامتان

عَمَّا حَلَّ اللَّهُ لَهُمَا وَافْطَرْنَا عَلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا غَزِيرَيْنِ يَكِي اِزْاِثَا غَيْبَتْ كَرْدُو دِگِرِی اسْتَحْ
 نموده بود قال علیه السلام الْمَغْتَابُ وَالْمُسْتَمْعُ شَرَّ لَيْكَا فِي الْاَلَامِ ثُمَّ سَمَاعُونَ لَكِنْ اَبَا لَوْنِ
 لِلشَّحْبِ در وی بجای دو خصلت انْقِسَادِ الصَّوْمِ الْغَيْبَةِ وَالْكَذِبِ ای دوست بد
 روزه را چه دراز است اما بیایدیمت را کار فرمائی و در آن کوشی که اگر روزه خواص خواص
 نرسی باری بر روزه خواص مخصوص گردی و از روزه عوام مستثنی شوی و چون چنین روزه
 بتوفیق الله ترا میسر شد باید افطار بحلال کنی و اگر حلال میسر نشود باری مباح اگر چه در
 زمان نامباح غریز الوجود است لیکن بوسع وامکان در تفقد لقمه حلال جهد بلیغ نمائی و ا
 صَامَ كَوَلًا وَافْطَرَ كَوَلًا احتراز کند غزیرین از وجوهات ملوک و سلاطین زمانه و اصحاب دین
 و اعمال و مقطعان و اهل فتن و بدعت و مشرکان اجتناب واجب است و اگر چه ممکن
 نگردد و بعد از سه روزی یکبار افطار کند و اگر نتواند بوقت حاجت ماسه بقدر ضرورت از
 یک نوع طعام وسط با سهل ناخورش که حالی مقوم بدن و معین در عبادت بود استعمال
 کند و در آن وقت عنان شهوت محکم کند و از مَرَدَة و تَرَفُّع محترز بود و در حجاب و ریاضت
 کوشد و دامن دولت جوع از دست همت نگذارد و چون طعام اندک خورده شود بهر آن
 آب نیز اندک طلبد خواب نیز کمتر آید و از نجا سعادت هتاروی نماید و روزه خواص خواص
 آنست که آن را صوم القلب گویند و هو الامساك عما سوى الله و تحصل فی هذا الصوم بالفکر
 فی ماسوی الله هیچ دانی چه میگویم غزیرین اینجا دل از غیر حق روزه کند و جز بمشاهد
 خداش افطار نخورد قال علیه السلام طعم مودة و افطر مودة درینا ازین
 حدیث چه خیر داری حَسَنَاتِ الْاَبْرَارِ سَبْعَاتُ الْمَصْرِيَّاتِ روزه بحقیقت همین است
 و روزه اهل تحقیق هم چنین است زیرا که روزه تخلق نمودنت بیکه از اخلاق باریتعالی
 و اقد است بملاکه پس باید که چنین بود زیرا که آنجا عین وحدت است و آنجا محض
 توحید از رسول بشنو میفرماید اَبَيْتُ عَنْكَ رَبِّي يُطْعِمُنِي اَيُّ يُطْعِمُنِي بِالْمُشَاهَدَةِ

لَيْسَ قَدِينِي بِالْمَوَاصِلَةِ دَرِغَانِ زَرْدِ رَنجِ دَرِسِ حَدِيثِ چِه اسرار است که بر صحرانهاد است لیکن
ترا چه معلوم و من توانم که بیش ازین بیان کنم القصه بطولها عزیز من در اخفای صوم چه کنی
تا صوم سر بود و میان اصحاب اگر بدانی که روزه ظاهر خواهد شد و یا مہمانی عزیز و یا مسافر
غریب رسیده بود و یا عزیزان را مطلوب بود و یا نظارت بر فطاری فطاری باید لیکن چنان افطار کنی
گویی روزه داشته است آن روزه بودند افطار و ہمہ حال او را حق منظور بود و بہر چند
اختلاط از خلق کمتر کند عبادت و توفیق طاعت بیشتر باشد اِيَّاكَ وَصَلَّةُ
الْمَخْلُوقِ قَالَتْهَا اسْرُومُ وَبَالَا وَكَثُرُ خَلَاكَا اَوْفَيْكَ اللهُ دَابَّانَا عَنْ ذَلِكَ وَ
رَدَقْنَا الْمَخْلُوءَ بِهِ وَالحمد لله رب العالمين فالصلوة على رسوله محمد و
آله اجمعين ۵

صحیفہ ہفتم قال الله تعالى وَاذَنْ فِي النَّاسِ يَا مُحَمَّدُ يَا تُوكَ رَجَاءً وَقَالَ
قَتَادَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا أَمَرَ اللهُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُؤْذِنَ لِلنَّاسِ بِأَلْحَجِّ
وَنَادَى إِلَيْهَا النَّاسُ أَنَّ لِلَّهِ بَيْتًا حَجُّوا عَزِيزٌ مِنْ دَرَابِجِ نِزَارَاتٍ وَخَبَارِ بَسَارَاتٍ
وَفَرْضِيَّةِ حَجِّ نَزْدِكِ اِبْلِ طَوَاهِرِ آنست که چون آراوی عاقل بالغ را استطاعت باشد
و موافق نه حج بر او فرض است ادا باید کرد و لله على الناس حج البيت من استطاع
الکبر سنبله و کیفیت حج گذاردن ترا از کتب فقه معلوم شده است و من از خوف تطویل
اینجا بنیاورده ام جوایز آں حج عوام است که در ہر عام است اما حج خواص و خواص خواص
دیگر است حج خواص آنست که اول نیت مقارن و خالص از انواع شوائب باشد و الا
مَنْ كَانَ هَاجِرًا إِلَى دُنْيَا يَصِلُهَا أَوْ امْرَأَةً يَتَزَوَّجُهَا فَهَجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهَا
أَيُّ دَوْسْتِ مِنْكُمْ مَنْ بَيْنَ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ لِاجْتِمَاعِ عَمَلِ الْعَمَلِ
كَسْرَابٍ لِقِيَعَتِهَا يَحْسِبُهُ الظَّمَاءُ مَاءً حَتَّى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا يَمِيَّتًا يَمِيَّتًا
دَرِغَانِ زَرْدِ رَنجِ آن کی مانند لا یرید و الدنیا و الآخرة آنہاند کہ قرآن الیشا

خبر می دهد بیدار و نَ وَجْهَهُ جانم فدای خاکپای ایشان باد و آن قسم ثالث است که بیان
خواهم کرد انشا الله تعالی غرض آنکه چون نیت صلاح آید و مانع مرتفع گشت باید که از معاصی
صغائر و کبائر توبه کند و دیون و مظالم از گردن خود ساقط گرداند و توشه راه از وجه
بهتر بردارد و در آن کوشد که بوسع و امکان مایشیا برود و در اکتساب انواع فضائل
و آداب کوشش نماید و رفیق صلاح و موافق حاصل کند و هر چه از کار دنی و کردنی و خواندنی
پیش از خروج و بعد و وقت خروج در راه و بوقت نزول و رکوب و دخول بکند و نزول
بمسیقات و بوقت احرام و طواف و وقوف و خروجر آن آمده است از فرائض و سنن و تجا
بتمام بجاء آرد و حضور را رعایت نماید و هیچ دقیقه از دقائق آداب فرو نگذارد و بعد از زیارت
پیغمبر و اصحاب او و پیغمبران دیگر و اولیا و مواضع مشرکه مشغول شود و جوایز و بعضی
از طائفه خواص اند که بقوت مجاهده و ریاضت و صفای روح کم بود که هر روز در کعبه حاضر
نشوند و بعضی اند که ایشان در مقام خود باشند و حجابها از میان مرتفع شود و اگر کیفیت
هر یک شرح نویسم صحیفه دوازده و دو وقت من آن را تخیل نکند و مقصود: قال و قیل
است عزیز من درین حج بتری دیگر است و آن ترک و تخرید و فراق محبوبان و منع حظوظ
و تحمل مشقات و محن و انواع بلا و آفات و مصنوعات باری عز اسمه و ارتیاض نفس است
و آوارگی و پریشانی از خانها و بلیت دوست آوارگی سببی خواهد بود رفتن حج بهانه افتاد
است و حج خواص خواص آنست که این قوم اگر چه کج ظاهر روز و لیکن مقصود ایشان
جز تعظیم امر خدا نیست و عزیز من کعبه و عرفات سنگی و گلونی بیش نه پس شرک بود و ایمان
و اگر گویی برای آنست که بدان سبب بحق رسیده میگوئی در آنچه می گوید فاعجل هم
اَلَا کَیْفَ یُؤَنَّا اِلَى اللّٰهِ مَرْلَفًا از قرآن بشنوی گوید وَ مَنْ یَخْرُجْ مِنْ بَیْتِهِمْ مُّهَاجِرًا
اِلَى اللّٰهِ وَ یُکَافِئْهُمْ حَاجِرًا اِلَى بَیْتِی اَنَّا کَانَ کَیْفَ یُؤَنَّا اِلَى اللّٰهِ مَرْلَفًا
بود حاصل مقصود از بیت رب بیت است عزیز من مکّه و طائف و مصر و بغداد و ایشان را

یکبار بود بلیت در هر چه بنگرم همه در چشم من تویی به خواهم بدیده جمله جهان را فرو برم و زیر که
 کعبه بیت الله بیش نیست اَقَالَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشَ اللَّهِ نَبِيَّ عَرْشِ بَرَاءٍ كَبُودَ عَرْشِ خَبَرِ بَرَاءِ شَاه
 نبود ندانم هیچ وقت حج دل بجای آورده باز در پنج شنبه آنکه فرمود وَلَكِنْ لِّسَعْيِي قَلْبُ عَبْدٍ
 الْمُؤْمِنِ اِنْجَابُ بَالِي كَمَا السَّحَابُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى چه باشد همیهاست نافع مباحش یک
 زیارت دل صاحب دلی ترا از هزار حج بهتر است جواهر از مصرع دوست
 در خانه و ماگر در جهان گردیدیم به هر چه معصوم از حج است خود با تو است وَتَحْنُ اقْرَبُ
 إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تَبْصُرُونَ وَلَكِنْ تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَبْصُرُونَ
 در یغاب دین کی توانی دید محمد صفتی باید تا اَلَمْ تَرَ إِلَى سَرَابٍ دَرَسَتْ آيِدُ مَصْرَاعٍ در خود
 یابی هر آنچه خواهی تو به آما تو از کجا و دل از کجا و ندانی که دل چیست و الله اعلم و آنچه در دوست
 جمله در طبقه از طبقات دل موجود است و سر نفخت فیهِ مِنْ رُوحِي آنجاست جواهر از
 نیکو دادم که بعضی آدمی صورتان برین بنشته طعنه و تشیع کنند و من از جهت قصور علم و
 فهم مثال را معذور دارم و مرا خود سخن بران طائفه نیست چه ایشان خیر از دل و اسرار و
 نازند آن فی ذلک آیات لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ایدوست لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ
 لَهَا بَلِيَّت مدعی گفت میلی ز نظر پرور که چنین چابک و مخزون نه به میلی ازین حرف
 بخندید و گفت به با تو چه گویم که تو معنون نه به ما فی الحجة الا الله و این بهشت دیگر است
 فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ عبارت از آن بهشت اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي
 حَبِطٍ وَلَهْرٍ هَذَا وَقَفْتُ اَبَدًا كَلَامٍ وَالْعَاسِفَتَيْنِ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ
 عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ - فَمَنْ حَوَّلَ لِسَانَهُ حَالَهُمْ وَتَوَكَّلَ لَوْ اِلَهُمْ جَانِ مِنْ بَهْت
 و حور و قصور و ناز و حلواد دیگر است و بهشت اِنَّ لَدُنَّ جَنَّةٍ لَا فِيهَا حَوْرٌ وَلَا قُصُورٌ وَلَا كِبَرٌ
 وَلَا عَمَلٌ عَجَلٍ لَنَارٍ بَنَاءُ صَاحِبًا دِگراست جواهر از این قوم با ادای نماز و روزه و حج و
 غیر آن برای تعلیم امر و دوست بود و از آنها شان هیچ خبر نباشد لفظا هر موافقتی کنند و باطن

معاملتی دارند از مجنون شنومی گوید شهر مررت علی حیدر دیار لیلی: فقیلت الدیار و ذی الجدار
و احب الدیار شغفن قلبی به و لکن حب من سکن الدیار به: شهر اذا ما ظمیت الی رلقها به
جعلت المدا منہ بدیلا به و این المدا من رلقها به و لکن اعلل قلبا علیلا به: عیلت
بر یاد لیت نقش نگین می بوسم به آنم چو بدست نیست این می بوسم به چون نیست مرادست
پا بوسم به بر یاد قدم ها ت زمین می بوسم به از عمر بشنود در وقت تقبیل حجر اسود چه میگوید
إِنِّی أَعْلَمُ أَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَا رَأَیْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَی السَّامِ یَقْبِلُکَ لَمَّا قَبْلَکَ
ثم لکما جعفر صادق رضی الله عنه وقتی در عین تلاوت بی هوش شد از انش پرسید گفت آخر
بر دل کر می کردم تا از مشکلم شنیدم چشم طاقت نداشت عظم پوشیده شد بخود گشتم غریز
من شرایط بر نسبت و باطنی باید ظاهر تو همیشه بر احکام شریعت مستقیم بود باطن خبر بر عالم
توحید نبود تا تو هنوز درین عالمی با خودی نه با او در یغا عالمی است چون درال رسی لیس
فی الوجود الا الله رخ غاید شرع و احکام را گذری نه کفر و اسلام را مدخلی نه تویی تو در آن
مقام محو شود سبحان ما اعظم شأنی از باطن تو ندا کند و اما الحق تجلی فرماید و ازین علم
جز این مقدار نتوان نوشت - الحمد لله رب العالمین والصلوة علی رسول محمد وآله جمعین
صحیفه شریعت و اخلاق و میمی مرادات انخی بخیر حاصل باد مقرر خاطر خطیر
گردانیده پیش ازین در صحیفه سابق در قلم آمده است که بحجت حضور تصفیه باطن می باید
از اخلاق ذمیمه تا سعادت تخلیه عما سوی الله حاصل آید و چون تخلیه شود هر آینه تجلیه دل
با وضوح جمیده می باید آنجا حضور که مطلوب است بکرم الله دست دهد ازین جهت خواستم
تا آن دوست را چنانچه نویسم و ازین باب شمه با گاهم زیرا که اخلاق ذمیمه اصول خطیاست
و اخلاق حمیده اصول حسنات است و واجب است آنکه خود را از خس و خاشاک اخلاق
ذمیمه پاک گرداند تا خرن اخلاق محموده گردد انشاء الله تعالی با محمد رسول الله صلی الله علیه
و سلم فرمود فیما رخصه من الله لئن لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لا نفثوا

مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنِّي ثُمَّ بَارِئٌ مِنْكَ بِمَا أَرَسْتَهُ كُنْتُ بِوَصْفِشْ مَحْضُوفٌ فَرَمُودٌ نَدَكَ إِنَّكَ
 لَعَلِّي خُلِقْتُ عَظِيمٌ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَخَلَّقُوا بِأَخْلَاقِ اللَّهِ تَعَالَى وَازِينَ جِهَتِ بَرِّ بَرِّكُمْ
 اِسْ اِتِّشَالِ نَبَوِي وَاجِبُ بُوْدِ زِيَرِكِ اخْلَاقِ مَرَامِ رَا اَصْلِ اسْتِ وَشَرْطِ وَفَلَاحِ دَرِ تَرْكِيَةِ مَرْبُوطِ اسْتِ
 قَالِ عَزَمَنْ قَائِلِ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ رَدَّ كُتْمَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَهَمَهَا - وَالتَّزْكِيَةُ هُوَ التَّطَهُّرُ
 وَالتَّطَهُّرُ سَطْرُ الْإِيمَانِ وَإِيمَانُ تَرْكِيَةِ دِلِ كَامِلِ نَبُوْدِ وَاَعْمَالِ جَرِيدِ مَقْبُولِ نَبَا شِدَا لَتِ
 الْقَلْبِ هُوَ الْمَقْبُولُ عِنْدَ اللَّهِ إِذَا سَلِمَ عَنْ غَيْرِ اللَّهِ وَهُوَ الْحُجُوبُ عَنِ اللَّهِ
 إِذَا كَانَ مَشْغُولًا بِغَيْرِ اللَّهِ وَهُوَ الْخَاطِبُ وَالْمُعَاقِبُ وَالْمُنَابِتُ وَالْمُعَاتِبُ جَوَامِ
 بَيْشَرِ خَلْقِ اَزْ نَفْسِ جَاهِلِ اَنْدِ اَزْ مَعْرِفَتِ اَنْ غَائِلِ وَمَنْ جَهِلَ بِنَفْسِهِ فَهُوَ لِبَغْيِ
 جَهِلٍ وَقَدْ جَهِلَ بِنَفْسِهِ وَبَيْنَ اَنْفُسِهِمْ وَانَّ اللَّهَ يُحَوِّلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَ
 حَيُولُ لَنَّهُ يَنْ يَمْنَعُ عَنْ مُشَاهِدَتِهِمْ وَهُوَ اَقْبَتِهِ اَعُوذُ بِاسْمِ ذِكِّكَ - دَرِ لِيَا
 چِه دَانِي كِه چِه فرموده است از جبرئیل بشنو میگوید اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَلِيًّا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْ خَنْزِيرٌ
 غُزْنِ مِنْ اَنْ عِبَارَتِ اسْتِ اَزْ دُو نَجَاسَتِ قَلْبِي لَعْنِي بِمَا جِسِّ وُوسَاوِسِ وَاَصْلِ اِسْ دُو نَجَاسَتِ
 بَاطِنِي اخْلَاقِ ذَمِيمَةِ اسْتِ لِسِ بَرِّ دِلِي كِه بَدِشِ لُوثِ لُوثِ بُوْدِ بِرْ اَيْنِهْ مَلَكُوتِ مَظْهَرِ دُرُويْ لُذْرِ
 مَكْنَنْدِ دُرِ عَالَمِ مَلَكُوتِ چُنِشِ دِلِ رَا هِ نِيَا بَدِ دُرِ نَظَرِ حَقِّ هِجُورِ بُوْدِ كِه اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ
 وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وِهَرِ كِه بَدِشِ مَقْدَارِ كِه نَشْتَمِ دَاقِفِ كِرْ دُو بِرْ اَيْنِهْ نَجَاسَاتِ رَا شِنا خَتِ
 وُچُونِ دَانِسْتِ جَزْ بِتَطَهُّرِ اَنْ مَشْغُولِ نَهْ شُوْدَايِ بَرَادِرِ اخْلَاقِ مَذْمُومِهْ لَبِيَارِ اسْتِ چِيَا نَكِهْ شُوْدِ
 وَغَضَبِ فَرَحِ بَا مَوْرِدِ دُنْيَاوِي وَجَهْلِ وَحَقْدِ وَحَسَدِ وَنِفَاقِ وَرِيَا وَخِيَانَتِ وَطُولِ اَمَلِ وَغَفْلَتِ
 لِبَغْضِ اَمَلِ اِيْمَانِ وَشَمَاتَتِ وَعَيْبِ وَتَفَاخُرِ وَتَكْبَرِ وَعَجْبِ وَاسْتِبْدَادِ وَحِرْصِ وَكِرْ وَخَدَاعِ
 وَتَلْبِيْسِ وَتَفَرِّبِ وَتَمَلُّقِ وَوَقَاحَتِ وَخُبْثِ وَتَبْذِيرِ وَتَقْتِيرِ وَتَهْتِكِ وَمَجَانَتِ وَظُلْمِ وَنَجَلِ وَ
 غَشِّ وَحِبِّ دُنْيَا وَكَذِبِ وَفَنَاءَتِ وَشَمَاتَتِ وَالتَّعَا وَتَغْلِبِ وِهَرِ چِه شَرِّعِ اَزْ اَنْ اسْتِ كَارِ
 اَمَّا اَصُولِ اِسْ دِهْ چِيَرِ اسْتِ وِيَكِهْ مَثَرِهْ طَعَامِ اسْتِ كِه اَزْ اَهْمَاتِ رِذَائِلِ اسْتِ زِيَرِكِ

منع معده شهوات و کمن افات است قال عليه السلام انقبضك عند الله كل اكل
 ولو اكل من رطب اری ای دوست اگر طعام اندک خورد آب اندک خورد و اگر آب اندک
 خورد خواب اندک آید و قال ما ملأ آدمي وعاء شرب من بطن وقال لا يدخل ملكوا
 السماء في قلب من ملأ بطنه و قال ما من عمل احب الي من جوع و عطش
 و قال سيد الاعمال الجوع و قال يعالیه رضى الله عنهما - اديتموا اخرج
 باب الجنة ليعلم لكمه قالت كيف لايتم قال بالجوع و النظم و قال الجوع
 طعام الصديقين كما جاز في القرآن اطعمهم من جوع و ببركة الجوع استهم من خوف
 ای من خوف القطیعه و خراس اخبار و آثار درین باب بسیار است جوهر و تحقیق دال
 چون معده از طعام و شراب ملوگست بخارات غلیظ از معده بدماغ مرتفع گردد و حواس را
 بپوشد و عقل را بیکار گرداند کاملی در اعضا ظاهر گردد و شهوت فرج پدیدار و نفس حیوانی
 قوت گیرد و از انجا حجب مال و جاه خیزد و از ان سبب تشنگی و حسد و ریاضت و مانده آن شعله زنده
 و آن همه از جهت بیری معده بود و عزیز من پس سالک را اگر سنگی و تشنگی دولت عظیم است و
 آن سعادت را لازم باید گرفت اما بتدریج عادت کند آغار اندک اندک طعام و آب کم کند
 چنانکه نفس او متاثر نگردد و بیکبار از پایی در نیاید و هم چنین چون هر روز چیزی کم کند
 بمرور ایام کارش بجایی رسد که قوه ملکی حاصل آید از خوردن و خشن فارغ گردد و حکم او
 فانما اطعمت الله و سيقاك شود و بیشتر از حال در عالم سکر بود و در عالم صحو اگر خورد
 بضرورتی بود و بغایت سهل باشد و در آن نفس را هیچ خطی و لذتی نبود در این حکایت
 ابل کمالست و ترادغم بهم شنیدن ملال گیر دآرے خواهی گفت مصراع دلداد من
 فراهم کن کجا باو کجا الشیال به جوهر دایم طائفه نیز بشیرند و توشیر لیکن همت عالی میباید
 تا درین کار مستقیم بود و هم کثرت کلام است لکن کثرة الکلام لو حبت ظلمة القلب
 و یتمی تلك الظلمة الى امانة القلب قال غر من قال لا خیر فی کثیر من

مَحْجُوهم وَمَعْنَاهُ لَا يَكْلَمُ فِي مَالَا لِعَيْنَيْكَ وَكُلِّ كَلَامٍ لَا يَنْفَعُكَ فِي الدِّينِ هُوَ
 مَالَا لِعَيْنَيْكَ وَقَالَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ - كُلُّ كَلَامٍ يَتَكَلَّمُ فِي مَا سَوَى اللَّهِ تَعَالَى
 هُوَ مَالَا لِعَيْنَيْكَ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَمَنْ يَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى مَنَاحِرِهِمْ إِلَّا
 حَصَائِدُ السِّنِّهِمْ - سئل عَلَيْهِ السَّلَامُ - أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَأَخْرَجَ لِسَانَهُ
 وَوَضَعَ عَلَيْهِ يَدَهُ وَقَالَ - الْكُفْرُ خَطِيئَةٌ يَا ابْنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ أَمِ دُوسْتِ
 آفَاتِ زَبَانِ لِسَابَرِ اسْتِ وَاصِلِ بِهِمِ دُرُغِ اسْتِ وَنَحْنُ حِنِّي مَدَحِ بَرُونِیا وَازِجِشْتِ
 وَاصْحَابِ سَلُوكِ هَرِکِی مَحْدُودِ اسْتِ وَجَوَازِ دَلَّازِجِ مَعْلُومِ شَدِیدِ اسْتِ وَبِیجِ دَرِ زَمَانِ
 بَهْتَرِ زِ سَکُوتِ وَتَرَکِ اخْتِلَاطِ بِاخْلُقِ بَیْتِ هَذَا إِنْ قَامَ السَّکُوتُ وَلَمْ يَرْوَمْ الذُّبُوتُ -
 وَالْفِتْنَاعَةُ بِالْقُوتِ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى النَّحْيِ الَّذِي لَا يَمُوتُ سِدُومُ غَضَبِ اسْتِ
 آسِ از جِلْمِ اعْرَاضِ نَفْسَانِ اسْتِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْغَضُوبُ أَقْرَبُ مِنَ النَّارِ وَالْبَعْدُ
 مِنَ الْمَجْدَةِ - وَقَالَ عَزْ مِنْ قَائِلٍ - وَالْكَافِرُ يَمُوتُ الْغَيْظُ مَا لَعَا فَيَنْعَبُ النَّاسَ
 وَقَالَ - فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ - وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِنَّ اللَّهَ
 عَفْوٌ يُحِبُّ الْعَفْوَ - وَقَالَ - الْمُؤْمِنُونَ هَيِّئُونَ لِنُفُوسِهِمْ نِصَاصًا وَاجِبًا
 بِرَبِّهِمْ مَوْمِنًا وَاجِبًا اسْتِ بِرِخْلُقِ خدای رَحِیمِ بَاشْتِ دُرِ عَفْوِ کُوشْتِ دُرِ طَلَبِ مَظْلَمِ
 لِاحْسَانِ نَمَیْدِ دُشْمِ بِالْقُوتِ عَقْلِ فَرُخُورِ دِ وَکِیْنِ دِ تَهْنِکِ سَازِ خُودِ دِ فَعِ کُنْشِ دِ نَخْشِ دِ
 وَنَخْشِ شَدِیدِ بَاشْتِ دِ مَادِ مَعَاصِیِ وَنَمَایِ بِرِخُودِ وَبِرِغِیرِ خُودِ مَاسَاحَتِ نَکُنْشِ دِ شَرَاطِ اَمْرِ مَعْرُوفِ
 وَنَهیِ مَنکَرِ چنانکه آدِه اسْتِ بَجَا آرند خُصُوصًا بَاخُودِ تَالِفِشِ بِرِخُودِ شَرِیعتِ مَسْتَقِیمِ گِرْدِ دِ
 مَطِیعِ وَنَمَاقِ عَقْلِ وَبَصِیرتِ شُودِ - چَهارمِ حَسَدِ نِیزِ قَالِ عَزْ مِنْ قَائِلٍ أَمُّ الْحَقْدِ وَنَ
 النَّاسِ عَلَى مَا أَنِیْهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ؛ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - الْحَسَدُ يَأْكُلُ
 الْحَسَنَاتِ كَمَا يَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَالْحَسَدُ مِنْ ثَمَارِ الْحَقْدِ وَالْحَقْدُ مِنْ
 ثَمَارِ الْعُزْبِ - وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - الْفَقْرُ أَنْ تَبْکُونَ لِفَقْرٍ وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ

یغلب القلب و غریب من حسد است که بر بغت یکی افسوس کنی و آنچه حق بدو داده است زوال خواهی
 دور وجود آن کاره باشی و آن در جمیع مذاهب حرام است و چنین کسی دشمن خدای تعالی بود و
 اگر در این نعمت کاره نبود و در وجود آن ناخوش نباشد بر خود نیز مثل آن خواهد این را غبطه خوانند میان
 اهل بهشت این خواهد بود و هر آئینه این نوع مدوح است پنجم دوستی دنیا فال غریب فاکل من
 كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ قِطْعٌ مِّنَ الطَّرِيقِ عَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ وَلَئِنَّكَ
 لَمِنَ الظَّالِمِينَ مَا مَلَكَ خَلْقَهَا لِبَعْضِ الْهَوَا - وقال عليه السلام - لو كانت الدنيا تعدية
 عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ماء - وقال - الدنيا
 سجن المؤمن وجنة الكافر - وقال - لئلا يتكلم بعدى ذنباً تأكل أيمانكم كما
 يأكل النار الحطب - وقال - الدنيا طعونة و ملعون ما فيها إلا ما كان لله فيها
 وقال - حب الدنيا رأس كل خطيئة وثبت أن رأس الخطايا الكفر وقال عليه
 الصلوة والسلام ألا إن الله من رغب في الدنيا و طال أملة فيها أعى الله قلبه على
 قدر ذلك ومن زهد فيها وقصر أملة أعطاه الله علماً لا يغیر لعلم وهدى
 لا يغیر هداية ألا إن الله سكون بعدكم قوم لا يستقبلهم الملائكة إلا
 بالقتل والنحر ولا يعطى إلا بالفجر والنحل ولا المحبة إلا باتباع الحق
 ألا فمن أدرك ذلك الثمان منكم فليصبر على الفقر وهو يقدر على الغنى
 و ليصبر على البغضاء وهو يقدر على المحبة و ليصبر على الذل وهو
 يقدر على العز ولا يريد بذلك إلا وجه الله وقال ليحيى أقام
 يوم القيمة وأعمالهم كالحال فقامت فيهم إلى النهار قالوا يا رسول الله
 أمصليين قال نعم كانوا يصلون ويصومون ويأخذون هسنة من الليل
 فإذا عرض لهم شئ من الدنيا وبئوا إليها فاهتموا يا حي ما في الحديث
 من الوعيد وآيات وأخبار وآثار درس باب محصور نيت - جواهر ما نداني دنيا بهن

عبارات از نورم و دنیا است بل دنیا عبارت از حظوظ نفس است یعنی هر چه نفس تو متلذذ
 گردد آن دنیا نوبه و هر چه از مرگ است آخرت گویند و کل مالک فیهِ حَظُّ قَبْلِ الْمَوْتِ فَهُوَ
 دُنْيَاكَ إِلَّا مَا يَبْقَى مَعَكَ بَعْدَ الْمَوْتِ فَتَفَكَّرْ فِي ذَلِكَ يَا أَحِبِّي وَاحِدِ الدُّنْيَا حَذَرَ النَّفْسِ
 الْكَاسِيَةِ لَا يَحْتَمِلُ مَبْعُوضَةً اللَّهُ تَعَالَى وَنَبْذُوعَةً أَبْنِيَاءِهِ وَأَوْلِيَاءِهِ وَلَا تَزْكُنْ
 إِلَيْهَا أَلْبَسَتْ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَلَا تَسْتَغْلِ بِهَا وَلَوْ كَانَ حَرْقَةً عَيْنٍ وَتَوَكَّلْ عَلَى
 اللَّهِ وَفَوْضْ أَمْرَكَ إِلَيْهِ **ششم** رعونت و حب جاه است قال الله تعالى تِلْكَ الدُّنْيَا
 الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 حُبُّ الْمَالِ وَالْمَحَابِبِ مِثْلَانِ التَّفَاقُ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُلْبِسُ الْمَاءُ الْبَقْلَ وَقَالَ مَا ذِيْنِي
 صَارَ نِيَابَانِ أُرْسِلَانِي زِدْنِيهِ غَنَمٌ تَكْسِرُ نَفْسًا دِيْمَانِي حُبُّ الْمَالِ وَالْمَحَابِبِ فِي
 دِيْنِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ جَوَالِ مَرْدِ رَعُونَتِ وَحُبِّ جَاهٍ يَرُدُّ سَبَبَ لَعْنٍ اسْتِزْجَارِ حُبِّهِ
 خَيْرٌ تَرَاهُ زَحْمَلٍ وَخُلُوتٍ وَتَرْكِ صَحْبِ أَهْلِ دُنْيَا نِيَسْتِ تَادِيْنِ تَوَسِّلَامَتِ مَانْدِ اِيْمَانَتِ
 قُوْتِ كِيَرِدِ دَرِ لِيَا اَرْزُبِ اسْتَعْتِ اَغْبِيْ طَمْرِيْنِ لَا اِيْعَابِيْهِ لَوْ اَشْتَمَ عَلَيَّ اللَّهُ كَاتِبُ
 هِفْتَمِ حُبِّ مَالٍ وَخَلٍ - قَالَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا أَمْوَالَكُمْ وَلَا
 أَوْلَادَكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَالَ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ - وَقَالَ -
 إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ أَسْتَغْنِي قَالَ تَرَاهُ اسْتَغْنَى وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى هَلْكَ أَوْ هَلْكَ أَوْ قَلِيلٌ مَا هُمْ - وَقِيلَ
 الْمَتَكْبِرُونَ الْآمَنُ قَالَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ هَلْكَ أَوْ هَلْكَ أَوْ قَلِيلٌ مَا هُمْ - وَقِيلَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْحَى أُمَّتِكَ أَشْرٌ قَالَ أَلَا غِيْيَاءُ - وَقَالَ دَعِ الدُّنْيَا يَا أَهْلِيهَا
 مَنْ أَخَذَ مِنَ الدُّنْيَا فَوْقَ مَا يَكْفِيهِ أَخَذَتْهُ فَخَشَفَتْهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ جَوَالِ مَرْدِ
 مَالِ جَزْوِي از دُنْيَا سَتِ لَابِلِ رَكْنِي اصْلِي از دُنْيَا سَتِ وَهَرَايْتِ وَحَدِيثِ كِيَرْدِ دُنْيَا سَتِ
 مَسْئُولِ مَالِ اسْتِ عَزِيْزِ مَنِ عَاقِلِ كَسِيْ بُوْدِ كِيْ مَنَالِجِ سَغِيْرِ صَلَاتِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابِ اَوْبَا
 وَهَرِجِيْ سَهِيْرِ اسْتِ اخْتِيَارِ كُنْدِ - دَرِ لِيَا وَنَهَارِ دَرِ لِيَا عَقْلِ وَعِلْمِ رَا كَارِ فَرْمَايِيْ هَرِجِيْ تَرَا

أَعَدُّ مِنَ الظَّالِمِينَ وَأَيُّ ظَالِمٍ أَظْلَمَ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الشَّحِيحِ خَلْقُ اللَّهِ تَعَالَى لِعِزِّهِ
 وَجَلَالِهِ وَعَظَمَتِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ شَحِيحٌ وَلَا يَخْلُفُ جَوَانِحُ دُجُودٍ وَسَخَاوَاتٍ رَابِثَةٌ
 سَازُورَاهُ كَرَمٍ وَاحْسَانٍ كِيرٍ وَازْبَهْدِيرٍ وَاصْرَافٍ مُحْتَرِزٍ بَاشِ اِی دوست بتذیراں بود که در
 در رضا غیر حق صرف کند و اگر همه چیز این عالم بیک روز در رضا خدای صرف کند هیچ بتذیر نه بود
 نه بینی که سخاوت در همه مذاهب محمود است و تجلی در جلگی آدیان مذموم باری تعالی مارا
 و ترا از بخل نگاه دارد و توفیق کرم و احسان ارزانی فرماید ببنده و کرمه **هشتم** کبر است
 و هو اکبر الکبار قال الله تعالى كُنْ لَكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارًا وَقَالَ
 بَلِّغْ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِكَايَةٌ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى - الْعُظْمَةُ إِذَا رُئِيَ
 وَالْكِبَرِيَاءُ إِذَا سِرَّ دَاخِلِي قَمَرٍ نَازِعِي فِيهِمَا الْقَيْتُ فِي جَهَنَّمَ وَقَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
 مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ وَحَلَّ الْكِبَرُ أَنْ يَرَى لِنَفْسِهِ فَوْقَ غَيْرِ
 عَزِيزٍ مِنْ عَصَمِكَ اللَّهُ وَآيَاتِهِ مِنَ الْكِبَرِ بَعْضُ خَيْرٍ مِنْ بَعْضٍ وَتَوَاضَعُ وَابْتِشَاشُ وَخَوْشَعِي نَبِيتِ -
 زِيرَاجُهُ تَوَاضَعُ بَيْتَرِنِ اخْلَاقٍ بِغَايَةِ مَبْرَاسَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتُوا ضَعْفَ
 أَحَدٍ لِلَّهِ الْإِسْرَافُ اللَّهُ وَقَالَ طُوبَى لِمَنْ تَوَاضَعَ فِي غَيْرِ مَسْكَنَةٍ وَقَالَ عِيسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ - طُوبَى لِمَنْ تَوَاضَعَ فِي الدُّنْيَا هَمَّ أَصْحَابِ الْمَنَابِرِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَدَرَسِ بَابِ آيَاتِ
 وَخَبَارِ بَيَارِ اسْتِ وَازْجِهَتْ عَقْلَ وَنَقَلَ فِي جَمِيعِ مَذَاهِبِ وَجَلْجَلِ آدِيَانِ تَوَاضَعَ مُحَمَّدٌ
 وَنَكِيرٌ مَذْمُومٌ - بَرِّعَاقِلُ بُوْشِيدِهِ نَبِيتِ كِه هَرْجِهْ بَيْتَرِ اسْتِ آنرا اختیار کند و الله الموفق -
نهم - عَجَبٌ - وَقَالَ عَزْزَمِنْ قَائِلٌ - وَيَوْمَ حُجَيْنٍ إِذَا عَجَبْتَكُمْ كَثُرْتُكُمْ وَقَالَ حُجَيْنُونَ
 أَلَمْ نَكُنْ نَحْسِبُونَ صُنْعًا وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - تِلْكَ هُكَلَاكُ شَيْءٍ مَطَاوِمْ وَهَوَى
 مُتَّبِعٌ وَاعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْهَلَاكُ فِي إِثْنَيْنِ الْكُفُوطُ
 فَاعْجَبْ أَيْدِ اسْتِ عَجَبٌ بِهَمْ وَجْهٌ مَذْمُومٌ اسْتِ وَاحْمَالٌ صَاحِبِ عَجَبٍ هَبَّارِ نَشُورِ - وَجَدِ
 عَجَبِ آنست که ترا بر خود و بر کار خود نظر افتد و پنداری در تو پیدا شود پس باید همه وقت

مراوت نفس خود یا شی و نظر از خود و از کار خود برگیری زیرا که عواطف امور معلوم نیست
 و الله الموفق و بهم ریاست و غرور قال الله تعالی قَوْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُدْأَوْنَ وَ قَالَ عَنْ نَكْمًا تَحِلُّوهُ الدُّنْيَا وَ لَا تَعْرِضْكُمْ
 بالله العز و ره و قال علیه السلام إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الْكَافِرُ الضَّعِيفُ
 قَوْلٌ مَا هُوَ قَالَ الْكَرِيَّاءُ وَ قَالَ الْمُرَائِي مَلْعُونٌ طَيْبِ اللَّهِ وَ عَيْشِكَ أَيْلَا وَ
 یار و غرور بر چهار قسم است - یکی از آن علما دَوم عبادتِ یوم از آن اهل تصوف -
 چهارم از آن ارباب دنیا و هر یکی از این چهار مراتب و درجات است چنانکه در کتب اهل
 سلوک مسطور است و در این صحف جز نموداری نمی توان آورد آئی برادر باید که از حق
 استمداد نمائی و بمعونت خدمت شیخ در قمع و دفع این علل و امراض و جهل
 کوشش کنی تا حق تعالی شفاء عاجل کرامت فرماید انشاء الله تعالی جو الحمد -
 اصول اخلاق ذمیه ابن است که بیان کردم اما باید در فروع و عادات وی نیز نظر کند -
 و آن را به تمام حاوی شود و احترام و اجتناب از آن هر یک واجب و لازم شمرده و خود را
 بظاهر و باطن بحلی اخلاق محموده متحلی گرداند و الله المیسر - الحمد لله رب العالمین
 و الصلوة علی رسول محمد و آله اجمعین

صحیفه نوزدهم در اخلاق محموده - بدان ایدوست و تفکک الله با نجات
 و آنما چون اصول اخلاق مذمومه ترا با فروع معلوم شد میخواهم اصول اخلاق
 حمیده با فروع نیز با گامم اکنون مقرر داند که اصول اخلاق حمیده هر یک مفصل
 مفصل بیان خواهم کرد انشاء الله تعالی اما اصول و فروع وی برین جمله است -
 علم - و حلم و تواضع و عفت و قناعت و زهد و ورع و تقوی و حسن انضباط و حسن
 سبیت و حیا و نظرافت و لطافت و مساعدت و تشجاعت و دیانت و عفو و احتمال و
 ثبات و سهامت و شفقت و بخت و کرم و احسان و ضبط و صبر و وقار و حسن معا

در حضور و غیبت و نیکوای و صدق و صفا و محبت و رضا و مطاوعت جمیع امور شرعی
غریز من اصول اخلاق حمیده نیزه چیز است اول توبه - التوبه ہی التذات و تالم
القلب - قال الله تعالى وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ - وقال -
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا و الحمد من النصوح ای نص
له خالی عن الشوائب و هو ما خذ من النصوح - وقال - إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ
و قال علیه السلام - التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ، جوان مرد توبه از صغار
و کبار و احسبت زیرا که توبه مبداء راه سالکان است و مفتاح ابواب سعادت مریدان
است و سر جمله طاعتهاست و فرکنی اصلی از ارکان عبادتهاست و بی توبه هیچ
عملی مقبول نبوده و طهارت دل است و گناه بمنزله نجاست است - آبی برادر از این توبه
توبه دل می خواهم نه توبه زبان و استقامت در توبه از صغائر مهم است و از کبائر
اهم و اصرار در صغائر نیز کبیر است زیرا که تواتر صغائر در تسوید قلب عظیم تاثیر
است و نیز بدانی که دل بمنزله آئینه است و خیرات مصقله اوست و سیئات رنگ
و می اگر حسنات دائم در وجود آید هر آئینه روشنائی دل بیفزاید و نور و قوی گردد
و اگر گناهی کرده شود بدان قدر نقطه سیاه بر دل او ظاهر شود و نور او را کم گرداند اگر چه آنرا
بمصقله توبه مصقول گرداند لیکن زیبایی فاحش بود که آن را تدارک ممکن نباشد زیرا که
دوام حسنات موجب ازدیاد و نور است و گناه سبب ظلمت پس آن مقدار زمان که
ظلمت حاصل شد و آن قدر که در دفع آن گذشت چند ساعت از عمر بود که باز دست
نهد و آن ازدیاد که در آن وقت بودی از دست رفت و این خسروانی فاحش است اگر
عاقلی اینجا تامل کن و اوقات را غنیمت شمر بدین نصیحت همین است جان برادر به که
اوقات ضائع مکن تا قانی به و الله الموفق و وهم خوف - قال الله تعالى إِنَّمَا نَخْشَى
اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الَّذِينَ لَا يُخَافُونَ عِقَابَ اللَّهِ وَ خَاؤُنَ الْكُفْرَانِ الْمُؤْمِنِينَ ه و خوف

از شروط ایمان است - و قال رضی الله عنهم ورضوا عنه ذلک لمن خشی ربه - و قال علیه السلام
 راس الحکمة محافة الله - و قال من خاف الله خافه کل شیء و من خاف غیر الله خوفه الله من
 کل شیء - عزیز من حقیقت خوف آنست که حق تعالی را همیشه حاضر و ناظر دانی و شرم داری و
 دل تو از متجاسی در کسند از رسول بشنومی فرماید انا اخوکم بعد و اوحی الی داود خفنی
 کما تخاف السبع الفاری - جوهر و اهر چند معرفت صفات و ذات بارسیقالی بر دل غالب
 بود خوف بیشتر باشد و خوف رکنی است از ارکان ایمان که الايمان بین الخوف والرحابة
 و بے خوف ایمان ممکن نبود و آن باید که بر دوام باشد تا دوام ایمان نیز متصور بود سیدوم
 زهد - قال الله تعالی و لا تمثلن عینیك اری اما متغنا به از و اجا متهم زهرة
 النجوة الدنيا - و قال - من کان یزید حوث الاخرة نزوله فی حربه و
 من کان یزید حوث الدنيا لونه منها و ماله فی الاخرة من نصیب -
 و قال علیه السلام من اصبه و همته الدنيا شئت علیه امره و فترق علیه
 صنعة و جعل فقهه بین عینی و لم یأتیه من الدنيا الا ما کتب علیه
 و قال النجاشی عن دار العز و و الا نابة الی دار الخلود و الا استعد
 لنوت قبل نزوله و قال من زهد فی الدنيا ادخل الله الحکمة فی قلبه
 و اطلق بها لسانه و عرفه داء الدنيا و دواءها و اخرجها منها سالما
 الی دار السلام و قال اذا اراد الله بقوم خیرا زهد فی الدنيا و رغب
 فی الاخرة و بصرة یعویب نفسه و قال اذهد فی الدنيا یحییک الله
 یا اخی الزهد طمارة القلب عن نجاسة حب الدنيا و ان الله یحب
 المتطهرین و هیچ دانی که هدر زهد چیست الزهد عرف النفس عن الدنيا و امر و احوال
 عنها طوعا مع القدرة علیها - جوهر و اهر دازهد را نزد یک من سه مرتبه است مرتبه اول
 زهد در دنیا و آن نیز بر سه قسم است یکی آنکه بظاہر تارک بباطن

ماکل اورا متشر بد خوانیم و چنین شخص محفوت بارستعالی بود و دوم آنکه بظاہر و باطن تارک بود لیکن
 اورا بر ترک دنیا شعوری باشد و بداند که من تارکم اورا ناقص گویم سیوم آنکه دنیا را نزدیک
 وی هیچ قدری و تمیزی نبود تا بداند که چیزی را تارکم اورا در ترک دنیا کامل خوانیم و لیکن ترک
 بجہت آخرت و لغیم وی بود و ہر تہہ دوم تارک دنیا و آخرت بود الا لفہ یعنی او مولی را
 بجہت خود می خواہد و خواست او درس صورت برای خود بود و ایں نیز مرتبہ کامل نارسیدہ
 باشد و ہر تہہ سیوم - تارک دنیا و آخرت و خودی خود است یعنی او نظر کلی بر
 مولی دارد و از خود و از غیر خود غافل بود ہمہ خود را بمولی دہد خود را جز برای او و نحو احد
 بدان خواست فنا خواست بخیر باشد و اورا در کمال اکمل خوانیم عزیز من و لکل درجات
 تَمَامُ عَمَلُوا - چہارم صبر است - قال اللہ تعالی دَا صَبْرُوا اِنَّ اللہَ مَعَ الصَّابِرِینَ
 جو الحمد و مقام معیت بغایت بلند است جز بہر زبان صبر نتواند رسید و قال اولئک علیہم
 صَلَواتٌ مِّن رَّبِّہِم و رَحْمَةٌ و اُولَئِکَ هُمُ الْمُحْسِنُونَ و قال وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِینَ
 صَبَرُوا اَاجْرَہُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ و قال علیہ السلام - الصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ -
 و قال مَنْ اَفْضَلُ مَا اَوْثَقَ الْیَقِینَ و غَرَمَیۃُ الصَّبْرِ مَنْ اَعْطٰی خَطَا مِنْہَا لَمْ یَبَالِ مَا فَاتَ
 مِنْ قِیَامِ اللَّیْلِ و صِیَامِ النَّہَارِ - و قال الصبر کثر من کنوز الجنۃ - آید دست صبر را
 شش مرتبہ است مرتبہ اول صبر از معاصی و مکارہ و دوم صبر از مباحات
 سیوم صبر از حفظ نفس - چہارم صبر بر عبادات و طاعات پنجم صبر بر
 بلا ما و شدت ہاشم صبر از صبر - و آن دانی کہ ام است آنست کہ ندانی کہ صابریم
 و در چنینی صبر کردہ ام و در جنگلی احوال خوشدل و شاد باشی و اللہ الموفق -
 پنجم شکر است و قال اللہ تعالی دَا شْکُرُوا لِلّٰہِ وَلَا تَکْفُرُوْا و قال - فَا شْکُرُوا لِلّٰہِ
 لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ و قال سَنَجْزِی السَّاکِرِینَ و قال لَنْ اَشْکُرَکُمْ لَا رِیْبَ
 اِی دوست شکر از جملہ مقامات عالی است زیرا کہ شکر در دنیا و آخرت خواہد بود کما قال عز

من قائل وَاخُذْ عَوْنُكُمْ اِنَّ اِيْمَانُكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ه وَاَنْ اَرْحَمَهُ تَبَارَكَ تَعَالَى است
 جو انفرادی که شکر همین است که بزبان گوئی لا و اسدیل ظاهر و باطن نو و در جمیع احوال بر سر
 که بتو داده اند شکر واجب چنانکه شکر از چشم آنت که هیچ ناویدی نه بید و گوش نانشیندنی نشود
 و زبان ناگفتنی نگوید و هم چنین جمیع جوارح بر جاده شرع مستقیم باشد و در عبادت خدا تعالی بقی
 الغایه کوشش نماید و نفس و مال و جاه خود وقف رضا حق کند اما شکر دل آنت که طریقه این
 بغیر حق تعالی مشغول نگردد و شکر اهل کمال بیشتر در مصائب و بلا یا بود هر چه از مغموم و مغموم بر شای
 روی آورد راضی و بشیر باشد و باز اینجا قومی باشد که نه خبر از غم دارند و نه معلوم از شدی از غم
 و شادی و محنت و راحت فارغ اند بیست چون گشت کسی ز خویش مغموم پس از غم در حش
 چه معلوم **ششم** اخلاص - قال اسد تعالی وَاَمْرٌ وَاَلَا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ
 وَقَالَ قَوْلُ مَوْلَاهُ قَانِلَيْنِ اَيُّ مُخْلِصِينَ وَقَالَ اَلَا لِلَّهِ الدِّينُ اَلْمُخْلِصُونَ وَقَالَ قَوْلُ
 دِيْنِهِمْ لِلَّهِ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِكَايَةُ عَنْ اَللَّهِ اَلَا اِلْخْلَاصُ سِتْرٌ مِنْ سِتْرِ جِي اسود عنه
 قَلْبِي اَحْبَبْتُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِمَعَاذِ اَخْلَصَ الْعَمَلُ سَجَرِيكِ الْقَلِيلِ مِنْه وَاِنْ جَمْلُهُ اَمْرٌ
 باخلاص و نتیجه آن قبول طاعت و معیادنی که اخلاص است اخلاص است بحمد الباعث للواد
 و رضایه الاشرار فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَادِقًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ
 رَبِّهٖ اَحَدًا و کمال اخلاص صدق است زیرا که صدق اعلی مرتبه اخلاص است و در صحیف
 سابق نیز درین باب ذکر می رفته است **هفتم** توکل است قال اسد تعالی وَ عَلٰی اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا
 اٰی وَاَلَا تَوَكَّلُوْا اَعْلٰی اسد و قال اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ وَاَلَا تَتَوَكَّلُ عَلٰی اللّٰهِ
 فَهُوَ حَسْبُكَ وَاَلَا تَتَوَكَّلُ عَلٰی اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا عَلٰی اللّٰهِ حَقَّ التَّوَكُّلِ لَمْ يَرَّ قَاكُمْ
 كَمَا يَرُّ ذُرِّي الطَّيْرِ تَعْلُوْا وَاِخْصَاوْا وَتَرَوْكُمْ بِطَانًا - جو انفراد اهل طوایر این حدیث را
 بر عموم طیر اطلاق کنند چنان نیست چه عموم طیر بر صبح از آشیانه خود بیرون آید
 و در طلب طعمه شوند و در آن جهد نمایند پس توکل را بدین قضیه اثر می باشد - عزیز من

شنبی از سزا پس حدیث از محدث استکشاف کردم جانم خداش باد فرمود ازین طیر زاغ بچه مراد است
 زیرا چه چون زاغ بچه را می آرد گوشت پاره شکل سرخ فام میباشد نزد ماده هر دو از وی نرسد
 و گردد و نمی گردند حق تعالی بکرم خود پشه را فرماں میدهد تا در دهان آن بچه در رود و او دهن باز
 کرده می باشد تا آنکه حوصله او پر می شود پس دهان باز میگردد و پشه منقطع می گردد مدتی که
 پیر صاخش بر آمدن گیرد و سیاهی در وی ظاهر می شود انگاه مادر و پدرش در می آیند و ترتیب
 می کنند و قال علیه السلام مَنِ انْقَطَعَ اِلَى اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ كُلُّ مُؤْتَبَةٍ وَرَزَقَهُ اللَّهُ
 مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جوان مردا توکل را سه رکن است **رکن اول** معرفت بارتقا
 است زیرا که تا ندانی که **لَا فاعِلُ إِلَّا اللَّهُ** و **لَا مُوجِدُ سِوَى اللَّهِ** هرگز توکل درست نبود و آن
 توحید است **رکن دوم** تقویض و انکاشت **رکن سوم** ثقه است و طمأن قلب و این
 مسیر نشود مگر با تقطاع نظر ظاهر و باطن از کل ماسوی الله و بهذا بهم التوکل رزقنا الله و ایاکم
 التوکل رزقنا الله و ایاکم التوکل رزقنا الله الحقیقی بمنه و کرمه **هشتم** محبت است ای در رخ
 و نهارد در رخ عزیز من ازین مقام خود چه نولیم و چه اختیار کنم **۵** حدیث عشق بگفتار در نمی گنجد
 بیان شوق با اختیار در نمی گنجد حدیث بخبری و قضیه مستی به سبب مردم بسیار در نمی گنجد
 و قال عز من قائل - يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ - و قال اللَّهُ آمَنُوا اسْتَجِابُوا لِدَعَائِهِمْ و هذا خبر عن بعض
 والعشق عبارة عن افراط المحبة و شدة المحبة عبارة عن افراط - و قال علیه السلام حکایة
 عَنْ اَبِيهِ اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى عَبْدِي الْاَشْغَالُ جَعَلْتُ يَتَمَتَّةً و ارادته فی ذکر فی فاذا غشفتی
 غشفت - و قال علیه السلام - مِنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ و قال الصديق
 رضی الله عنه مَنْ ذَا قٍ مِنْ خَالِصِ مُحَبَّةٍ اللَّهِ مَنَعَ ذَٰلِكَ مِنْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَحَتَّى
 مِنْ جَمِيعِ الْبَشَرِ و قال الحسن البصري رحمه الله مَنْ عَرَفَ اللَّهَ أَحَبَّهُ و الْعَارِفُ
 لَا يُحِبُّ إِلَّا اللَّهَ و قال الله تعالى فی کتبه السالفة من علامته محبتی عند ربی الا ان يكون
 قلبه الی و قال مَنْ احَبَّنِي كَثُرَ ذِكْرِي و قال عز من قائل لداود علیه السلام اِنِّي حَرَمْتُ عَلَى الْفُلُقِ

ان یدخلها محبتی و محبة غیرى و لذّا قال فی کتابہ الکریم ما جعل الله لرجل من قلبین فی جوفه و قال عیسی علیه السلام حکایتہ عن ربّی اذا طلعت علی قلب عبید و لم اجد فیہ حب الدنیا و الاخره ملائکة من جبرئیل - درین باب نصوص و اخبار و آثار محصور نیست چه مقام محبت عالی ترین مقامهاست و فاضلترین منازل سلوک و هر مقامی که پیش ازوست مقدمات اوست و هر چه بعد اوست لواحق و متممات او در یغاندانی که مستحق محبت بحقیقت بجز خدا می غرض دل نیست و وجود محبت در غیری جز و هم و خیال و مجاز نبود اما محبت رسول و پیغمبران دیگر و اولیاء از جهت محبت خدای جایز است و دوست دوست هر آینه دوست بود از رسول بشنوی گوید یحبّ یحبّ الناس و لغا و یحبّ لعلّ او اتک من خالفت من خلقت حاجم فدانش با دبیچه عبارت حال خود عرضه داشت بعلیت در هر چه بنگرم همه در چشم من توئی ؟ خواهم بدیده جمله جهاں را فرو برم ؟ در یغایر چند سخن درین محل بیشتر نویسم بیشتر است عنان قلم فرایم گردانم کلمات چند موجز و مختصر حالی بر اندازده فهم برداری تحریر کنم و دانستن این باب بحقیقت بر عقول و خواطر مستحیل است و خود عقل را در وی مجال و مدخل نه و قلم و زبان از تحریر و تقریر عاجز اند بعلیت که گفت من خبری دارم از حقیقت عشق ؟ دروغ گفت گرا از خولیتن خبر دارد ؟ من عرف الاسرار و من عرف کل لسانه - جوالمردا این مقام را مراتب درجات بسیار است اگر همه خواهند که بنویسند نتوانند و لو ان ما فی الکسری من عجرة اقلام و البحر یمدّه من بعد سبعة امجر ما لفدت کلمات الله اما از جهت آنکه بفهم تو نزدیکی بود و هر چند مرتبه و درجه بیان کرده آید در یغایر نیز - این را بر وفق مرتبه و پیچاده درجه بیان کرده است و ما بها را اختیار کردیم ان شاء الله تعالی -

مرتبہ اول الفت است و بی سیمان القلب الی الملوّف و آن را پنج درجه است -
درجه اول نظر در افعال و صنایع اوست ان فی خلق السموات و الارض و اختلاف اللیل و النهار و الفلکات الّتی تجرّی فی البحر لیمایفّع الناس و ما انزل الله

مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَّاءٍ فَاحْيَا بِهِ الْاَرْضَ فَاُخْرِجْ لَهَا رُحُودًا وَتَبْتَ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ
 وَلَقَدْ رَفَعْنَا الرِّيَاحَ وَالسَّحَابَ الْمُسْتَخْبِثِينَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضَ لَا يَبْتَ لِقَوْمٍ يُعْقِلُونَ
 شعر و فی کل شیء آیه بآیه و تدل علی آنکه واحد و آن بمنزله آل باشد که کسی بعضی صفات
 صاحب خبی پیش یکی گوید و بدان سبب دوستی او در دل بچند و طلبی در خاطرش پیدا آید -
 بلیت حدیث حسن او تا که فرو خوانند در گوشت و در آمد عشق یکباره سیر در عقل و از بهوشم
 و رجه دوم کتمان میلان است و تحمل مشقات اینجا الیف بچاره میل دل خود را و محن عذاب
 و جهد و تناب که اختیار خواهد کرد بهوشد و احوال خود را بنهان دارد اگر چه رخ زرد و چشم
 ترش ظاهر کند شهر سیفی لها فی مضمحل القلب و الحشا و سریره ستر لوم تبلی السرا و سر
 بلیت هر چند می دارم بنهان در سینه سر تو چو جان و لیکن نمی گردد عیال از چشم و از رخسار
 و رجه سوم تمناست عزیز من درین مقام قربت و آرزوی دیدار کند و نداند بلیت
 هزاران سر در آنجا پائی مال است و نظر در وی درین جا خود محال است و درین مقام
 نه از جان اندیشد و از بلاک پر سیرد گوید هر چه با دایا دلش از جان خاسته و جانش از
 خانمان پرداخته عرض دارد شعر تعاللت کی اشجی و ما یک علته و تریدین قلی قد ظفرت
 بذلک و لکن سارنی ذکر یک بی مباره و لقد سترنی ایتی خطرت بهایک و جانمن اگر چه
 وصول متعذر و مستحیل است هم آخر در آرزوی مردن خوشتر بلیت اگر فرما در حاصل نشد
 پیوند با شیرین و هم آخر جان شیرینش بر آمد و تمنانش و رجه چهارم اخلاص و استخبار
 آس و دوست درین مقام الیف خواهد که از حال خود اخبار کند و از احوال مالوف استخبار
 از سر دیوانگی گاه راز با صبا گوید و گاه جواب از نسیم جوید و نداند بیت محمود در آن کوی
 صبا بار نیاید و بر باد شد آن قصه که بر ما و صبا شد عزیز من این بیت گفته شیخ
 و غلام منست متعنا الله به شعر کفی خزنا انی مقیم ببلده و وانت باختری ما الیک
 و معلول و ان لم یکن منی و بیک مرسل و فرج الصبا منی الیک رسول و رجه پنجم

نضرع است درین مقام الیف بتضرع و ناری پیش آید و زبان ابتهال تعلق نماید خواهجہ سری
 رحمۃ اللہ علیہ گوید وقتی در طلب خلوت بر سر کوہے رفتم آوازی خریں شنیدم بر اثر آن رفتم
 جوانی دیدم سرے بر خاک بنیادہ دہلے بباد دادہ بر فتنے ہرچہ تمام ترمی گفت اَلْهٰی سَيِّدُیْ
 وَمَوْلَا لَیْ قَدْ سَكَنْتِ الْاَصْلَوَاتِ وَالسَّكَبَاتِ الْعَبْرَاتِ وَصَلَبْتَ الْقُلُوبَ الْمَسْرُورَاتِ
 وَالظَّقَاتِ الْاَلَسْنَ بِاخْتِلَا فِي اللُّغَاتِ فِي اَوْقَاتِ الْخَلَوَاتِ وَكَلَّمَهُمْ مِّنَا دُونَ نَابِیْ
 وَلَیْنَا جُؤَلَتْ فِي جَمِیْعِ الْحَالَاتِ فَلِسَانِیْ كَلِیْلٌ وَبَدَنِیْ عَلِیْلٌ فَاَنْ قُلْتُ اَنَا سَيِّدُیْ
 مِّنْ لَّفْسِیْ وَانْ قُلْتُ اَنْتَ اسْتَضَعَرْتَ لَفْسِیْ وَانْ غَالَتْ طَلَّتْ بِحَالِیْ فَاَشَاكَ
 مِّنَ الْمُعَاظِمَةِ فَهَآ اَنَا بَيْنَ یَدَیْكَ نَاصِیْتِیْ بَیْدَیْكَ وَالْقَیْتُ مُقَالِیْدِیْ اِلَیْكَ
 وَطَرَحْتُ كُلَّیْ عَلَیْكَ فَاَنْ لَمْ تَكُنْ لَیْ مِّنْ لِّیْ مَرَا اِسْ حَالَتِ وَمَقَالَتِ هٰی اَشْرَكَ دُوْنِیْ
 یافتم کہ در سبج خلوت نیافتم ابیات مرا تو غایت مقصودی از جہاں آید و ست بہ ہزار
 جان گرامی فدائی تاں آید و ست بہ گرم تو در کشائی کجا تو اتم رفت بہ بر آستان کہ میرم
 بر کیاں ای دوست بہ دل شکستہ جانے بنیادہ بر کف دست بہ بگو بیار بگویم بگویم بگویم بگویم
 تہم بیوس و جانم بریر خاک شود بہ ہنوز مہر تابش در استخوان آید و ست بہ

مرتبہ دوم صداقت - وہی استوار القلب الوفاء والجفاء والمنع والعطاء
 وآں را نیز پنج درجہ است درجہ اول صفاست وَعَلَا مَنَّهُ بُغْضُ النَّفْسِ وَالْهَوَا
 وَخَالِفَةُ الْمَرَادِ وَالْمَنَىٰ أَوْ تَرْكُ السَّهْوَاتِ لِبَعِیْنِ الرِّضَا وَالْخُرُوجُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا
 عَزِیزِیْنَ اِنْجَابِہِمَ نَقِیْتُ دُوسْتَ رَا لَمَعْتَ دَانِدُ وَغَمَّ رَا شَادِیْ اَلْكَارُ وَبَلِیْتُ زَبَرَ كُنْ
 دوست چون شہد بہ با شوق فرو برم دگر ہم بہ شمع قلوب صفت حتی استوت بہو مہا بہ
 الی موطن فی القرب ما فوقہ قرب بہ فخلت محل الانس کشرج بالصفا بہ لما بینہا فی الحب
 فی قُرْبِہَا حُبُّ بہ ہَا ضَوْرُ مَوَکِبِہَا فَضَارَتْ حَبِیْبَہُ فَعَفِی سَمْعُہَا لِلْحُبِّ مِنْ سَمْعِہَا طَلَبُ بہ
 ہر دو در پنج کر تو رسد بر دل خریں بہ آن محض راحت است مرا عین عافیت بہ بہ

درجه دوم غیرت است۔ جوان مرد درین محل منحور گردد و از غیرت نخواهد کس نام محبوب
 بگیرد و نگیرد بلیت من باد نخواهم که وزد بر چو تو باغی به تا از چه لیس می نرساند بدماغی به
 در آخر این مقام از خود نیز بر محبوب غیرت کند۔ در لغت از خواجہ شبلی بشوئے گوید اللهم
 احشونی اعمی فانک اجل واعظم من ان تزلت علی منصرع از خویش
 بغیر هم که در تو نگریم به نه بینی درین مقام می فرماید اولیائی تحت قبائی لایعرفم غیری
 بلیت چشم بدوخت در همه عالم با اتفاق به تاجرد و نکته نکند مستمند دوست به شعر
 کان رقیباً منک برعی خواطری به آخر برعی ناظری و سانی به خار مکت عیناً بعدک منظر
 وجد تک مشهودی بکل مکانی به آید دوست اگر چه این کیفیت مقامی دیگر است که بعد ازین
 ذکر کرده آید ان شاء الله تعالی اما حالی رفزی اینجا بنشته آمد و درجه سی و دوم اشتیاق
 درین مقام آتش شوق و آرزو زبانہ زند و شعله در گردش و فی فواد المحب نار ہوئی
 آخر نار الجحیم ابرو به بیچاره وار فرماید بر آرد بلیت مشتاقی و صبوری از حد گذشت
 مارا به گرتو شکیب داری طاقت نماند مارا به شعر اما اشتیاقی تخمک لایوصف به و کرے
 جفونی بعد کم لایعرف به فعلا ام احوالکم صبوۃ به واذوب شوق من اسای و تلف به
 بلیت کازم را اشتیاق تو جامع بلبل رسید به واز تو هنوز مرده و صلی نمی رسد به شعر
 اذا الشوق اقلقنی الیه به ولم اظفر الی و صلی لدی به کبیت مثاله فی وسط کفی به فقلت
 لمقلتی شکی علیہ به بلیت من نام ترا بر کف خود بنگارم به بس دیده بران نام نهم خوانم
 و درجه چهارم ذکر محبوب است من احب شیئاً اکثر ذکره۔ قیل لبعض العارفين
 عند مرضه اطلب لك طبيباً فقال طبعی ذکر حبیبی تجبوا بهرگاه که بیمار شد می شفایش
 از نام لیل بودی۔ بلیت اسی نام تو ام سفار امراض به واز یاد تو ام حصول اغراض
 شعر و الله ما طلعت شمس ولا غربت به الا و ذکرک مقرون بانفاسی به غریز من در مقام
 گوید شعر ولا سمعت لشراب المار من عطش به الا رایت خبلاً لا منک فی الکاس به محب

در جمیع احوال همه وجوه در ذکر محبوب بود و نخواهد که بزبانش جز نام دوست رود **بلیت** ای نام
 تو راحت زبانم به و از یاد تو پر شکر دامنم به اگر بر سر من تو تیغ رانی به جز نام تو بر زبان نرانم به
 و **رجه پنجم** تخیر است - در یغما مصطفی بآل حلالیت می گوید یا دلیل المتحیرین جو انحراد
 این معنی در ابتداء حال بود اما در انتهائی فرماید رب زدنی تخیر ایچ دانی که ازین مقام تا انا
 مقام چه فرت لبس رفیع مقام است که انا مقام اخبار ممکن نیست زمان قلم آنجا
 اکتم است و قلم زبان آنجا الکن - ای دوست حضرت محبوب چو لبس بلند قدر بود و وصل
 مستحیل جز حیرت و دهشت دیگر چه توان بود شعر قد تخیرت فیک خذ بیدی به یاد لیل المن
 تخیر فیک **بلیت** تویی سلطان ملک حسن من بیچاره درویشیم به بجز حیرت دیگر نبود نصیب
 جان به خوشیم به هر **رتبه سیوم** مودت است - و بی بینجان القلوب و الصفا
 بالهوی و این را نیز پنج **درجه** است و **رجه اول** نیاحت و اضطراب است عزیز من
 مقام همه نوحه و زاری و فریاد و بی قراری بود **بلیت** در فراق تو ای بت مهر روی من
 نوحه بر تنم هر مویی به **شعر** بجزیل الحکم لکیتب الفواد به تراه مجد لانی لطن واد به
 بنوح علی معاصی قادیات به یکدر ثقلها صفوا لوداد - و **رجه دوم** بکاست
 عزیز من گریه از شرائط محبت است و کان علیه السلام دائم الحزن و البکاء و قال
 فی دعائه - اللهم ارزقنی عینا باکیا **بلیت** جانان من از فراتو چندان گریسم به کای
 آب چشم من همه روی زمین گرفت به **شعر** عرفت هوا لانی الست برکم به فلا احد
 قلبی ولا احد بعدی به فقد سال دمی انجز و مهاجر بی سوا حله فی لجة البحر و المدد به
 و **رجه سیوم** عزت است درین مقام صاحب و داد مسکین بر اوقات عزیز خود
 که ضایع رفته است حرمت میکند و بهر لحظه که بی محبوبش گذشته است و درندامت
 می باشد و نیز بر یاد محبوب حسرت کند یا حسرتا علی ما فرطت فی جنبه السد و هر ساعتی
 فریاد بر آرد **بلیت** عمری که بی تو می رود از فرگ بدتر است به روزی که بی تو میگذرد

روز محشر است؛ لیل و نهار اینجا و آنجا و از تحری ناله بلیت آخرای شاخ و تر و تازه نوبر تاخت
 خارجت خورم و جانب خرابینم و **در چه چهارم** تفکر در محبوبیت از قرآن بشنوائی فی ذلک
 کَلَامُ تَقْوَمِ تَفَكَّرُونَ در اینجا چه دانی که چه فرموده است پیغامبر ص فرماید تفکر ساعت
 خیر من عباد ستمین شته جو اهر دا تفکر موجب قربت لان التفکر فی المحبوب یوجب القرب
 الیه و قال بعض العارفين التفکر یصلح المحب الی المحبوب **شعر** آیا بدر الزمان ملک قلبی
 ففیک تفکری و علیک حتی بلیت نخواستیم جز تو یک ساعت تفکر در گذر کردن به که در هر دو جانب
 جانان ندارم جز تو دلداری؛ **در چه پنجم** مراقبه محبوب است و بی من استقامات و فضیلتها
 عزیز من آن شنیده که وقتی امیر المومنین علی رضی الله عنه نماز میگذارد دیدند رویش زردت
 و دلش خفقا گرفت و بیوش افتاد و چون بهوش آمد پرسیدندش گفت راقبت الله
 فی صلواتی فاستحیت من تقصیری در اینجا این مقام چگونه بیان توانم کرد اگر چه آنرا در کتب
 سلوک درجات و مراتب معین کرده اند اما والله اگر کسی را دولت مراقبه دوست روی
 نموده بود بعد چه سخن تواند گفت ای برادر وقتی در دلش شاید در خلوت خود مشغول
 بود آتش از سرش نجاست و طاقیه بر سر تمام لبوخت و سر درویش آبله افتاد بدلت
 در آن زحمت بماند این حال ظاهر او بود اما از حال باطن او چه خبر توان داد **بلیت** سحرگه ششم
 در دل فروزد؛ اگر من دم زخم جانم لبوزد؛ وقتی مگر همو را در مراقبه حال بود که بیشتر
 ارفاح انبیا و اولیا و اربابان تهیت نمودند - حق تعالی از آن مراقبیه بخشید بخدمه و فضله
 عزیز من مقصود من درین صحیفه مراقبه محبوب است که بس عزیز مقامی است - در اینجا این
 دو بیت کاشف این اسرار افتاده است - **ابیات** در دل همو در جان همو کفر همو ایمان
 همو؛ در دم همو در مال همو پیدا همو پنهان همو؛ در ره همو در خانه ام مولس همو؛
 چشم همو گوش همو جسم همو جانم همو؛ کنت له سمعا و بصرا ویدا و لسانا **مرتب** چهارم **سوا**
 و هو ان یهوی قلبه الی المحبوب دائما و این آں هواست **شعر** قد لست خیر الهوی

کبریه فلا طلب لبها ولا راق به الا الحبيب الذي شغفت به. فانه رقتي ورتياقي به واين مقام را
 پنج درجه است و درجه اول خضوع است و قال بعض العارفين ومن شرط الهوى لزوم
 خضوع العبودية و قال الحسن ما علم في وسائل الوصول احسن من الخضوع على بابيه شعر ايا
 معشر العشاق بالمدح خير وانه اذا حل عشق بالفتى كيف يصنع به بداری سواه ثم يكتم سره به و يخضع في
 كل الامور ويخضع و درجه دوم بذل محبت است در طاعت دوست فوق الطاعة نه بنی که
 پیا میبرد در نماز شب چندان با استادی حتی تو زمت قدامه زیرا که در نماز با انگشتان بای
 با استاده و گاه خود را بیا و بختی و بذر مشغول شدی شعر خادم یغیبه الرحمن به و ان شئ
 نیام به لذة العوض على احضان عينيه حرام به و له حفن قرع و فواد مستهام به و له جسم علیل
 فی الهوى غیر ملام به بلیت هر دل که لعشق مبتلا شد به کان غم و محنت و بلا شد به ممکن
 نبود که راست گردد به قدی که ز عاشقی دو تاشد به بیگانه شد از نشاط هر دل به کو با غم عشق
 آشنا شد شعر بذلت محبت فی حب لیلی به الا با طاقی لا تخدعنی به بلیت مرا تا جان بود عشق تو
 بازم به مرا تا سر بود کوی تو سازم. و درجه سوم صبر است در شداید و محن درین
 مقام با محمد گوید و اصبر علی ما اصابک ای علی ما اصابک من محبتی ان ذلک من غم الا
 عزیز من الصبر مفتاح الوصل و قال انت الله مع الصبرین. در یغاه لیس للمسلمین
 الا الصبر و المحبوب لیفعل بالشار آری دوست در جفاها را محبوب صابر بود و لیکن از
 دوست هرگز صبر نتواند مصراع صبر از دوست مفرمائی که آن توانم به عزیز من الصبر
 تجرع البلوی من غیر الشکوی بیچاره بلامارا درین مقام بجان خرد و در دمارا چون شربت
 فرو خورد و دم نرنزد زیرا که ابیات سرسیت در حروف محبت برای ما به عشاق از دود دیده
 کشد ابتلا را با به که زهر را نصیبه خلق حسن کنیم به که تیغ بر حسین زند کبریا ما به ما پروریم دشمن
 و ما می کشیم دوست به کس را چرا و چون نرسد در قصار ما به اره بتاک ذکر ما فرو کشیم به
 عجبی کشیم و دم نزنند در بلا را ما به قال علیه السلام اذا حب احد عبدا ابتلاه و ان صبرنا

وقال الصبر سر من اسرار المحبت وکنز من کنوز الهوی آری چون نه پای گریز بود و نه دست
 بضرورت صبر باید کرد بلیت گریز دل از تو هست ورنیت جز صبر که چاره دگر نیت
 پروانه شمع بر خطر بود کنون چو بسوخت بر خطر نیت در چه چهارم تضرعت - والتضرع
 الی المولی عز قال الله تعالی - ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً - جواں مرد عاشق بچار
 را درین مقام دستگاه فریاد است زیرا که چون نه پای آں دارد که در صحراء وصلت پوی
 و نه دست آں دارد که از گلبن قدرت نسیم جوید نه جسم را طاقت آواز و نه روح را توان
 پرواز جز تضرع و زاری نمودن بر دوستش میچونود بادل بریاں و چشم گریاں با انواع تضرع
 عرضه میدارد **شعر** بای فاجی الارض البغی وصالکم و انتم ملوک بالمقصدم نحو
 بلیت چون نیت دست زورم و بازوی طاقتم اینک ره تضرع و زاری گرفته ام
 در چه پنجم رضا است و تسلیم درین مقام هر چه از دوست آید بدل راضی بود و در آنچه دوست
 خواهد تسلیم دارد و قال بعض العارفین ومن شرط الرضا ان یكون العبد بین یدی مولاه
 کاملیت بین یدی الغافل لقیبه کیفیثاء در یغاشینده که شیخ الاسلام خواهد قطب الدین
 نجیب یار بدین بیت نقل کرده اند بلیت کشتگان خنجر تسلیم را به هر زماں از غیب جاد میگردد
 وقال الله تعالی رضی الله عنهم ورضوا عنه لان الرضا من اعلی المقامات بلیت ای سر و
 بلند بوسمانی در پیش درخت قامت است از رای تو سرمنیواں یافت و از روی
 تو در نمی لواں است چه نیت بکر شمع خون مار نیت با دوات بجل زماں پیوست و گرسنم بر آستان
 دیگر چه کنم دری دگر است **شعر** ته بنجم شغف است - قال الله تعالی قد شغفها حباً
 و آنرا نیز پنج درجه است **درجه اول** مطاوعت او امر محبوب و امثال به مثال او است
 طوعاً و رغبتاً و اوحی الی داود علیه السلام - هل رأیت الحبيب یخالف اوامر المحبوب لان
 المخالفة توجب البعد و الیجران اعوذ بالله منها **شعر** کو امرت بما امرت بما خاف
 لما امرت به و لو امرت لبغای دمی سفکت دمی لما امرت به بلیت تو بادشاهی من گدا

ہر حکم کنی باشد روا: من بندہ فرانت را مال تاجہ فرمائی کہم: از قرآن بشنومے گوید فاستقم
 كما أمرت و آن امر دانی کہ اہم و تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبَتَّلْہٗ می فرماید پردہ اینست را کیسوزہ از
 حجاب غیبت بیرون آئی انگاہ آرزوی وصال ماکن دَبَّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ای الرب
 والبدن یعنی رب الملک والملکوت مالک الغیب والشہادۃ لا الہ الا هو فاتخذہ وکیلاہ میت
 در دل چو شراب وصل مے ریزی: باید چو خمار گیردت مگر نیزی: با وصل منت اگر شستی با
 باید کہ ز سر چہ جز منت بر خیزی: در چہ دو دم محافظت باطنست از غیر محبوب۔ قال۔
 من حفظ باطنہ عن الاغیار ملأ راسہ قلبہ بالانوار۔ جو اگر خدا ان اسد و تَرْجِعْهُ الْوُتْرَ۔ یعنی
 لیگانہ است لیگانگی میخواید لان الحبس مل والضدان لاجتماع از قرآن بشنوقل لوکان
 فی الکفر ضلالتکۃ یسئون مطہینین لَنَزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَلٰٓئِکًا نَّسُوکًا جواں مردا
 از نیجا مبرین گشت کہ پیغامبر مملک بود بر صوت بشیر انگاہ نزول بر بودنی بل محض قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن معاشر الانبیاء ارواحنا اجسادنا اجسادنا و ارواحنا جوارعنا
 و نفخت فیہ من روحی کہ روح اسد خادم او بود لیکن بر صورت بشر زیرا کہ بجانب بشر آمد
 تا از جهت ظاہر ایں بود و از جهت باطن آن باشد درینا نمیدانی در یکدل دو دوست
 و دوستی در یک نیام در نیاید۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِمَرْحُلٍ مِنْ قُلُوبٍ فِیْ جَوْفِہٖ بَلِیت
 یکدوست پسندہ کن چو یکدل داری: برگزیدہ مردماں عاقل داری: و نیز دریں مقام
 اسرار خود از اغیار نگاہ دارد۔ لان الاسرار صونو ما عن الاغیار کما قال علیہ السلام۔
 استودھبت و ذہابک و مذهبک جاہم فداش با و تاجہ اسرار است کہ دریں
 حدیث بیان کردہ است۔ درینا اصحاب طواہر ازین صلیت چیزے دیگر مفہوم است
 و مقصود چیزے دیگر است و من ترا از سر ایں حدیث قدری با گاہا ہم سرت گردم بگو
 دل بشنوعزیز من مذہب عبارت از کمال مرد است در محبت و ذما ب مسافرت است
 سوی دوست درینا و نہار درینا چوں خلیل اسد در مقام حبیب اسد نبود فریاد بر آورد

انی زہب الی ربی۔ جو انمرد عاشق چیارہ راہ معشوق را بر غیر خود بی کورے کند و گوید **بلیت** ختم
کتاب دوششم من بہم روی زمین گیر و پختہ بخیری دامن آن نازنین گیرد بہ نہ بینی کہ او صلی اللہ علیہ و
ندہب شریعت بہر کس نمود و ندہب عشق منن ظاہر نکرد و دعا می گوید استر نی لستر کجبل
و **درجہ سوم** معاوۃ اعدا دوست است درین مقام دشمن دوست را دشمن دارد
و با مخالفان محبوب مخالفت نماید از رسول بشوے گوید لغادی بعدا تک و مخالف من
خالفک **شعر** و ما القلب الامرا عم رفار اصحابہ صفینہ لن دار لا لو یخینا عدو لمن
عادت وسلم یسلمہا و من قرب لیلی احب قریبا بلیت من دشمن را دشمنم چون دشمن
باش کسی بہ جز آنکہ بادیوی بود یا غول یا دیوانہ بہ **درجہ چہارم** محبت محبوب است
سینا مبر سیف مایہ صلی اللہ علیہ وسلم اسألت حبیبک و حب من احببتک زیرا کہ دوستی
دوستان دوست دوستی دوست نخب نخبک الناس شعر و من ہوا اک اموی من ہوا کا بہ و
لیس ادری من ہوا کا بہ **درجہ پنجم** اخفاء احوال است کہ میان عاشق و معشوق رود قال
الشہلی من شرط المحبۃ کتمان الاحوال **شعر** لعلنا نبتہ سعدی بہ تجدانی لبتہ سعدی شجھا بہ
قال بعض العارفين لولا الدموع الفاضحة لکتمان الحال من منازل الرجال **شعر** کتمت
محبک حتی نمک نکر مہ بہ حتی استوی فیک سری و اعدائی بہ **بلیت** نعمت ہر چند می پوشم
بدامن بہ فضیحت مے کند چشم رواج بہ رخ زردم ندارد دقاقت سحر بہ بروں مے انگند
راز نہاغم بہ **مرتبہ ششم** خلعت است۔ واخلعہ ماخوذ من التخلیۃ ای من تخلیۃ
القلب عما سوى المحبوب و آن را اینتر پنج درجہ است **درجہ اول** معانیت و شانت
جو انمردا محب در ہر مجلس کہ نشیند ہر اکینہ از اغیار چشم زند و از دیو مردم تمام اندیشند بود
ما کان من رسول ولا نبی الا اذا حننہ المفی الشیطان فی اقمیتہ۔ وکیل
لکل حمزہ مکر **شعر** ترکونی واخلفونی احب بہ غرضا بلو شاة و لغرائی **بلیت**
چنان در ماندہ ام جانان من از دست سخن چپایا بہ کہ لب بستہ ام اینک تو گوی خود زبانم

درجه دوم صدق است. قال بعض العارفين مراعاة الصدق في السر والعلانية يوجب المحبة
 وقال بعضهم المحبة صدق والصادق حبیب الله وقال الله تعالى والذی جاء بالصدق و
 صدق به شعر علیک بالصدق وانه احرقک الصدق بنار الوعد و درجه سوم
 اشتها را است و تشهیر جوهر و محب درین مقام از انانیت بیرون آید و متی و کیف را ترک
 ترک دهد شهرة و خمول را فرقی نداند کل بعض العارفين ان الصوفية يشتهرون انفسهم في الدنيا
 فقال اقد و آبی بکد شهارة و لجر بالباس و لغمان بالکرم و تجلی فی الفقر و لکن بالهم و لکن
 من حظ الشهرة و انفسهم و یحتمون فی قلوبهم و هم بذلك لا یسعدون و نیز نشاید محبوب خل
 محب خود را شایع کند و او را شهرة گرداند قال بعض العارفين فی دعائه اللهم استرني
 فاجیب یا فلان الحق لا یستر شی درین مقام آفات بسیار است و درجه چهارم شکوی
 است کما قال یعقوب علیا السلام انما شکوا بشی و حزنی الی الله قال محمد علیه السلام اللهم
 لك الحمد واليك المثلکی در اینجا المحب کیف شکو من حبیبه و لکن شکو بطریق الذل و
 منه الیه لا الی غیره مصرع از دست تو قصه هم بدست تو دهم به شعر و لا خبر فی شکوی
 الی غیره مشکلی به و لا بد من شکوی اذ اطمینان صبر به رب انی متشی الضروانت ارحم الراحمین
 بلیت بهو است و دل ببلانهم ز برای جان بغنا کنم به متو گویم قصه درد خود چو تو بشوی
 دو اکتم به شعر الی الله شکو ما لقیتم من البلاء فان الیه فی الامور شکایتی به و درجه
 پنجم حزن است و کان علیه السلام دائم الحزن و قال ان الله یحب قلبا حزینا لاجله و قال
 جل ذکره انا عند المنکسرة قلوبهم لاجلی شعر یا سامع الشکوی اغث مثلثه و صت
 الفواد موصل الاخران به بدعویک حین خلا الصوت موح به یا عالم یا الله و الا اعلان به
 آما سے دوست این اندوه چو کوه رانزد یک عاشق شکو به بنود بل بدین اندوه
 خوشا و شادان باشد و گوید بلیت جز عشق تو عیشها فراموشم باد و حزن تو بجا آید
 در آغو شم باد اگر چه هر دم از آتش اندوه می سوزد لیکن با طهر و رغبت با ناله

الموقدة التي تطلع على الأفق هي سارذو چگونه سازد که این غم جان اوست و حیات جز درین
 درد و اندوه نیست **بلیت** مرا غم جان است و بی جان چو نتوان زلیت به کسی تو غم ندارد
 جان ندارد **شعر** و آخر قتی علی ایا من الغر قلب ولم به اقص من ساعاها تا و طوی
 نادیت من حرقی منها و من قلبی به و من اسای و من خرنی و من ضرری به ما حلت عنها
 و الاحالت محال می به و حال حالی بهاد اضفة العمری به هر شبهه **سپه** محبت است درین
 و نه ار درین که من مستمند ازین مقام چه توانم بنشت و ازین مرتبه چه خبر توانم کرد این منزل
 بغایت شریف است بجهنم و محبوبه آنجاست و آن را نیز پنج درجه است **درجه اول**
 حسن اخلاق است به در خلاد ملا و شدت و رخا غریز من اینجا اقبال و افعال حرکات
 و سکنت محب همه تسخیر و مرضی گردد و خصوص از غیر محبوب بیاطن مستوحش و تنفر باشد
 چشمش جز دوست نه بیند و دلش جز محبوب نداند از هر که هست کسر شده بود مع بد اچون با خلق
 نشیند از آن روی که مخلوق محبوب است مکارم اخلاق مبذول دارد اما از جهت محبوب
 گاه چشم دل را حسد کند و گاه دلش از چشم نگیرد و نه دل خواهد که چشم بد و نگردد و چشم
 خواهد که دلش بداند و ذلک من احسن الاخلاق و اثر ف الاوصاف **شعر** ف با لکات
 و ارحم و معه الباکی به و سل منازل سلمی این سلما کی به با طبة المعنی و صلها ابدان به
 ساعة الا بکر اک به لا سمعت بوصل منک یا لیلی به فالقلب یحید عینی عن ذرو بیاک به
 و الطرف یحید قلبی حیث انت به به کلاهما صارا محوذا ببلواک به **مصرع** دل از دیده
 پوشد و دیده ز دل پنهان کند **بلیت** برویش تا نظر کردم دل از کونین برکنم به برین
 از همه عالم پوشد بادوست پیوندم به زبستان وصال او اگر چه بنتم خطی به بتشریف
 خیال او بجا اند که خرسندم به **درجه دوم** ملائمت و اظهار در عالم سکرو حیرت کما
 اخبر عنهم سکاری و حاری درین مقام محب ایچاره بدوش بود و از جام مالا مال محبت
 بیوش نه از سوائی اندیشد و لوانه وار بیرون افتد و مستانه سر و خرابات هندی گوید

بلیت عشق تو مرا باز خا ماتی کرده و زنه من بچاره بسا ماں بودم : مع هذا لا يخافون لومة
 لائمه و درین مقام بعضی اسرار نیز از وی بیرون افتد و شاید که بفرمان محبوب بود حاتم
 صبر بدر و از خانه تنگ و نام بیرون آید و گوید بلیت دل دیوانگیم هست و سر بی باکی که کار
 شکیبائی و اندوه مہنگی به دست در دل کن و هر پرده اسرار که هست به بدرای سینه که در
 دست ملامت خاکی به جواهر دانه رسیده هرگز رسیده نبود تا زهر بلار اچون شربت نیاش
 و خدنگ ملامت را چون شیر فرو د خورد هرگز لیکامی نرسد لطم ای دل بهوس بر سر کار
 نرسی و ناغم غوری لبمگاری نرسی : چوں شانه بزر آره تا تن نهنی به هرگز لب بر زلف
 نگاری نرسی به و نیز اید و ست درین مقام هم نوازش بسیار است و هم گذارش بسیار
 گاه بدست لطف بنواز و فرمان دهد لولاک لما اظهرت الربوبية گاه با تش قهر بگذار و گوید
 لَوْ سَأَلْنَا لَنَدَّ هَبَّتْ بِاللَّيْلِ أَوْ حِينًا لَيَاتْ گاه از اوج رفعتش جلوه دهند که وَمَنْ
 يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ گاه در حضيض دلش اندازند و گویند لَبَعَثْنَا
 فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَبِيًّا و گاه گویند اصْطَنَعْنَا لِنَفْسٍ و گاه فرمایند لَنْ تَرَانِي گاه
 مثال دهند اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً و گاه فرمان فرمایند وَعَصَى آدَمُ
 رَبَّهُ فَغَوَى و قتش از چیزی منع کنند و آن مراد بود و وقتش بچیزی امر کنند آن
 مقصود بود و گاه بدرجه اش رسانند و گاه دستدارش اندازند اما اگر محب کامل بود
 در همه حال نظر از دوست برگیرد و در جمیع احوال مرید محبوب باشد **ش** حرا دید و صال
 دیدید بچری به فاش ترک ما را دیدید به بلیت اگر مراد تو ای دوست نامرادی ماست به
 مراد خویش ازین پیش من نخواهم خواست و در چه **یوم** مشا به غیو نسبت ای
 دوست محب درین مقام مالک مکاشفه گردد و محبوب بعضی از اوصاف و افعال
 خود بروی ظاهر گرداند و دلش از انوار محبت منور گردد و سرش محاذی لوح محفوظ
 گردد و جو اهر درین مقام نیز مکر و افتنان بسیار است بچاره محب اینجا مضطرب گردد -

رباعی آنکس که ترا شناخت جال را چه کند به مشتاق رخ تو خانماں را چه کند به دیوانه
 کنی هر دو جهانش بختی به دیوانه تو هر دو جهان را چه کند به چه سر تا درس منزل خاک شود
 وجه جابه‌ها که اینجا هلاک گردد مانند ری نفس یا بی آدین تموت زیرا که هلاک عاشق اینجا
 بر انواع است نداند تا کجا گردن زنند و از چه جانش فرو در آورند اگر عنایت محبوب نگیری
 فرما بد چشم از غیر بردوزد ما ذا غ البصر و ما حلفی بصورت دولت قاب قوسین آد
 ادنی نقاب بکشید و سعادت الدنوا الی سرباب رخ نماید مصراع چو از جمله
 بریدم من ترا ام به و اذ عتزلتمو هم و ما لعیدون ایا الله فا و ذوالی الکصف
 ای الی کف الوصال و رجه چهارم آرزوی ملاقات در لغیا هر چندش خون ریز دیا
 بروار بلائ آویند اشتیاقی که آرزوی ملاقاتش بیشتر بود بلیت گرم صد دل بود دهم
 شود صد پاره از غم به جنت هر زمان شو قم بیدارت بود افزون **شعر** و لو قطعتم
 اربابا اربابا ما از دست الا جاتا بلیت دل بسوی دلبری هر خط ما را می کشد به آنجا که ما را می
 این مل بها نجامی کشد به موسی میں درس مقام میگوید ارباب انظر ایلک اگر هفتاد
 بارش شربت ضربت کن ترانی در کاش بنا کامی فرو نختند اشتیاقش را فتوری نبود
 و آرزویش را قصوری نه آری بچاره مشتاق را اندیشه روو قبول نبود و از قلعی و اضطراب
 که باشد گوید بلیت اگر بتیر زنند و یا به تیغ کشند به هیچ ضرب و سیاست ز تو ندارم
 دست بلیت من از تو صبر ندارم که به تو بنشینم به در کسی نتوانم که بر تو بگذریم به
 و رجه پنجم استیناس است درس مقام طلبا لاس و التماس تھا بود عزیز من و من علامه التماس
 باحبیب و التوحش من غیره و قال علامه الاستیناس مراقبه المحبوب فی کل حال بلیت
 دلم تا تو ای من آشنا شد به زهر چم بود زان بیگانه گشتم به مرا تو مونس جانی و جانان به ندیدم
 روئے تو دیوانه گشتم **شعر** ند غبت او حشت جمیع الوری الا انا و الله انستنی به
 سنگت فی قلبی ولا ینبغی به ان یقال للساکن او حشتی به هر تیه **شعر** عشق است

والتشوق عبارة من افراط المحبة وشدتها **بلیت** کتاب حسن توفیقی قضا میخواند در گوشتم پشدم از
خویش بیگانه نه عظم ماندنی هو شتم به جوامع و اعشق همه بخیر لیست و از بخیر بی خبر توان کرد **مصلح**
خیال العشق صعب من ثقلها به بدان خود که رسید و از آن شربت که چشید عشق آتش است که خرمین
وجود لبوز و باد لیست که نهال هستی از پنج بر اندازد **بلیت** عشق آمد و خانه کرد خالی به برداشته
تبع لا ابالی به جوامع و اعشق سرمایه سالکان صادق است و پیشه کسادان متدارک عشق دل جان
محبان است و جان و دل مشتاقان ایمان بحر عشق کامل نبود و الذائق امنوا الله حبیباً
و ان المحبة اذا شئت و قوتی تمیت عشقا - عزیز من عاشق باید بود و صحبت عاشقان
باید گزید چنانچه شیخ الاسلام نظام الحق والدین بجایب خواجه ماذکره السلام بالخیر اشارت فرمود
اند **بلیت** با عاشقان نشین تو سم عاشقی گزین به ای سر که لیست عاشق ما و مشوق من به
لیکن عشق آمدنی نه آوردنی والله یؤتی الملک من یشاء **بلیت** اجد عشقش توجه دانی
که حلیت به عشق چو قرآن ستم آموز لیست به و این مرتبه را پنج درجه است **درجه اول** -
فقدان دلست و من لیس مفقود القلب لیس لباشق زیرا که آنکه دل دارد یا خبر از دل دارد از
عشق بی خبر است - **بلیت** که گفت من خبری دارم از حقیقت عشق به دروغ گفت گراز خو
خبر دارد به درینا آن عزیز چه خوش گفته است **بلیت** زدلم لثاں چو خواهی که ز دل خبر ندانم
نویگو که دل چه باشد من از و اثر ندانم به عزیز من بهر وقت که سلطان عشق بر تخت
جان نزول فرمود دل رخت هستی خود بر گراں نهاد و بساط نشاط و خرمی را طے کرد -
بلیت عاشق محو انش آنکه ز جانش خبر بود به باخود ز بهوش و عقل و روانش اثر بود به
و قیتم روی را دیدند که بر خار مغیلاں نشسته و چشم سوی آسمان داشته و مبهوت مانده
بود از و بالحاج تمام پرسیدند که ترا چه رسیده است فقال فقدت قلبی فقیل له ثم
ما ذا و بکا وقال وجدت ربی فشق شہقة عظيمة و مات رحمة الله علیه **بلیت** بارغم عشق
فلک نسجد هرگز و از جور تو هیچ دل نر خد هرگز به و از عشق تو عاشقان چنان جان بدینند

کا بجا ملک الموت گنجد ہرگز **شعر** الانی اسد قلبی فانه فی فتنی انجیہ اوکا و محابہ بقیضی بہ عذبت
 فوادى مدغیر وصالہ فی بعضی من الہجران میکی علی بعضی بسئل ذولہون عن العاشق
 الصادق فقال اذا رايت رجلاً مفصراً الوجه مفقود القلب مغلوب العقل شدید البکاء
 طالب الموت والنفار ومع ذلك مراعى الادب متفق الاوقات فهو عاشق صادق
 جو امر داغش بادشاہ ہے است کہ جز قلب دوستان نشکند و در ہر شہر دے کہ نزول فرماید
 خراب گرداند ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها۔ خاک مہتی برباد دہد و آب روی
 ہر باکی را در آتش ریزد تحت و تاج شایان را تاج کند و ننگ و نام را بیک سوزد
 وَجَعَلُوا اَعْمَرَةً اَھْلَہَا اِذْلَہً وَکَذَلِکَ یَفْعَلُوْنَ مرغی است کہ خرازد دل دانه
 نگردد و جز در جان آشیانہ ناز و ملیت کہ سرت ز عین عشق چونکہ پدیدار شد طی
 طرقت لبوخت عقل نگوں سار شد بہ بردل ہر کس کہ نافت یک سر موزیں حدیث بہ
 صومعہ ہجانیہ گشت خرقہ بنزار شد بہ ماہ رخا ہر کہ دید زلف تو کا فر بماند لیک ہر آنکس
 کہ دید وئے تو دیدار شد بہ در لیا دریں بیت سری عظیم است و لایحوز کشف و رجمہ
 و ورم تاسف است۔ زیرا کہ عاشق بی دل دریں مقام بے معشوق خویش ہر دم از حیات
 خود تاسف بود و ہر طرفہ العین بر عمر خود در فوس باشد از ان شاہ کغانی شنو میگوش
 یا اسفا علی الیوسف و ابیضت عینا من الحزن فمکو کظیم۔ **شعر** فوا اسفی طال الداء
 و تصرمت حیوئی بہ و ما فضیت منکم لبانی بہ خون بجای آب از دیدہ بارد و دمام روز و شب
 در اندوہ و اندیشہ گذارد۔ **شعر** فواد حشی یا طاعنین عن الحمی بہ و و احسرا تل عودہ
 لتدینہا بہ و بل نلتغی لبعہ التفرق والنای بہ و لیکن عن ملک النفوس اینہا بہ ہر خط کہ
 بی تو مرا می رود ز عمر بہ و اندازان حیات مرا مرگ خوشتر است **شعر** لیکن مضت ساعۃ
 فی الدہر واحدة بہ بغیر و صلکم و اصبعة العمری بہ **در جہ سیوم** و جدا است و وجد
 حالے است بوالعجب کہ بزبان آن را تقریر نہ توان کرد نہ لفظ تحریر نہ لفظ لبس رفیع و مبتی

بس شمع است تو هم دانی که حال چگونه در قال آید انشا الله که از انت نصیبی بود آنگاه بدانی
 که حلیت و چگونه است عزیز من بر صاحب و جد همه دنیا چون حلقه خاتم تنگ گردد و در هیچ
 مقامی قرار نپذیرد فریاد بر آورد **شعر** طال شوقی یا سرور و بهجتی و جدت همی بالذی انت
 تعرف و وصارت علی الارض خلقة خاتم و ولی منک و جد دایم لیس بوصف - **درجه چهارم**
 بی صبر نیست - عاشق درین مقام از طاقت طاق گردد و سوخته اشتیاق به قرار و آرام شود
 ولی سر بر بزم باشد از آتش شوق در جوش شب و روز در خروش بود و گوید **شعر** الصبر غنم
 مذموم عواقبه و الصبر فی سائر الاشیا محمود و **بلیت** تا بود مرطاقت بودم بشکلی بای به چ
 کار بجای اما اکنون من و رسوائی و سر بخت صبرم را بچید و بیرون شد دل و ای سر صمیم
 باز وی توانای و جوان مرد عاشق و صبر ضدان لایتمحان و الجمع بدینا لیس با مکان -
 در لیغا از برتر کمینی یا تحمیر آنچه خبر داری - **بلیت** ولی که عشق صابر بود مگر سنگست و ز عشق تا
 بصبوری هزار فرسنگست و **درجه پنجم** صبا بقت جو امردا عاشق درین مقام مدهوش
 بود و از غلبه عشق بی هوش علی الدوام چشمش گریان و دلش بر میان باشد هر که بنیدر چشمش
 کند و هر که داند شفقت فرماید محبوب دارد در هر کوی دوا و ولی دل و سامان در هر صحرائی
 پویان زرد رخ و گریان رخ بود از هر چه جز محبوبش پرستی نداند و هرگز جز نام معشوق بر زبان
 نراند بیچاره و ار گوید **بلیت** ز اینها که خوانده ام همه از نا برفت و الا حدیث دوست که تکرار
 می کنم و از سر دیوانگی با سنگ و گیاه حکایت کند و نسیم صبا را پیغام گوید **شعر** مالی
 رسول و تحکی صبا بابت الهوی و تقول و کلی الیک حشاشه مفرحته و کیف الوصول
 و ما الیک بیل و ملات محاسن القلب و لاجمی و الاوفیه من هواک قتل و عزیز من از
 پیغام بر بشنو فرماید کل امری عبت علی ماتات اسی محبت ماتات و الله فردا اهل عشق جز نبوی
 زنده نشوند و جز بنام معشوق سر از گور بر نهند **مصراع** از بهر تو میرم و از برای تو زنده
بلیت بوی محبوب چو بر خاک احبا گذرد و نه عجب باشد اگر زنده کند عظم ریمیم و

مرتبہ ہشتم - تنہم است درین مقام طواف بندگی و عجز گردن عاشق کنند و زنجیر قیادت
و یجا رگی برپائی او بپندارند و ارگوید شہر یا شیم الصبا تحمل رسالاتی : فانی میثم مستحق
و آن نیز پنج درجہ است و درجہ اول نفراست درین منزل دوست از غیہ دوست مجرور گردد
و اینجا اورا اتحاد حاصل آید - جو اہل خدا را ہم ترا از سخن نام عجب آید و العجب منک ایہا المسکین
المشغول باسوی المحبوب و اللہ لو خلق فیک الشوق الی لقاء المقصود کنت مستوحشا من الخلق
و تہرب من الابل و الولد کہرب الغنم من الاسد و تخب الغرلہ و تحل الموت و الفناء و تری
الناس یضحکون منک و یقولون موسوس مدبر علیہ مبادی الجنون و انت لا تلتفتہ باحوالہم
لا تعرف من انت و دانت و کیف انت و این انت او ہم پلیت در خویش گم کہ من چہ نامم
معشوقم و عاشقم کدام : عزیز من اینجا عاشق از خود نیز فارغ آید پلیت حدیث من درنی باز کن
کہ من نہ منم : ہمہ تو گشتم اینک حدیث شد کوتاہ : درینا و نیز در تیغ ندانی کہ آن چہ مقام
زیرا کہ اینجا عاشق و معشوق یکے گرد و لغری این مقام از جملہ مقامات بیجا مبراست از قرآن
اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادِیُوْنَکَ اِنَّمَا یَاۤیُّہُوْنَ اللّٰہُ - یٰۤاَللّٰہُ قُوۡفْ اٰیۡدِیَہِمۡ وَ مَا
رَمَیۡتَ اِذْ رَمَیۡتَ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ رَہٰی - اِنْ تَنصُرُوۡا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمۡ وَ غَزِیۡرٌ مِّنۡ دَرِیۡنِ
آیات اسرار بیجا عجب کہ لایحتمل الحال کشف اینجا کل من علیہما فان و یبقی و جہ
بیک ذ و الجلال و الاکرام تجلی فرماید و درجہ دوم استراست درین مقام ہمہ
پوشیدگی خواهند و این پوشیدگی کہ از ہر وجہ مطلوب بود و اینجا غیرت معشوق در کار
عاشق بیشتر بود و بیجا مبرگوید اما غیور و اللہ غیور متی - جو اہل خدا در قرآن با محمد گوید الحمد
لک الی ربک کیف قلت الظلم درینا چہ دانی درین حروف چہ سر راست و چہ مبرا است
اینجا کیف مد الظلم از برای استراست و حقیقت مقصود یہاں است کہ اظہر الی الزکک
و این را صنعت التفات گویند یعنی اما ج لہ النظر الیہ فی الدنیا و اخر مع المجین عن
ذکک لقولہ لم تر ربک و بنا و حق ثم قال کیف مد الظلم لیست حالہ عن الاعیان لیتقدون

که چه خواهد کرد **بلیت** ندانم بر چه گردد و آخری کار به مراد دل و معشوق خود کام به خواهر و
 معشوق بغایت در غر و حلال و عاشق بنهایت در ذل و نکال جز حیرت و دہشت و دیگر چه
 خواهد بود **بلیت** حیرت اندر حیرت است و الهی در و الهی به اندرین رُہ صد نہرا مان عقل عاقل
 مبتلاست به **شعر** محبوبک ناہونی الہوی و تو لہو بہ و ہم یک مستولون فی البستر و النجوى به
 سقا من کوئس لحت صرقا فصبحا به سکاری حیارى ما یحین بہ لیشوی به و این مرتبہ نیز
 پنج درجہ دارد۔ **درجہ اول** سوال است از حضرت محبوب بزبان القرضع و ابتهال عزیزین
 تا ندانی سوال از معشوق جز معشوق باشد **بلیت** از وی جز و برا نخواهد و الا عاشق نبود **شعر**
 شریدمتی اختیار سری به و قد علمت المراد منی به و لیس لی فی سواک حظ به فکیف ماشتت فاجرت
بلیت مرا لبان تو باید شکر چه سود کند به بجائی یاد تو یابد و گر چه سود کند به در یغا سوال عاشق
 بر انواع است بعضی سوال معین کند عبارت ظاہر و بعضی عبارت مستور عرضه دارد و بعضی
 خود سوال در باقی کنند و ہمہ خود بر دوست تسلیم نمایند کاملانند و آنها کہ خواهند بعضی دوست
 برای خود خواهند و بعضی خود را برای دوست خواهند اما بہر عبارت و اشارت کہ بود مطلوب
 شان جز محبوب نباشد و خود چگونه بود کہ دیدہ دل عاشق جز نور حضور معشوق روشنی
 نگیرد و آتش سینه او جز بآب وصلت لشکین نپذیرد و بیچارہ وار گوید **بلیت** من چون زیم
 کہ روی دگر خوش نمی کند به این چشم روسیہ کہ بروئی تو خو گرفت به و نیز از راه دلولہ بیچارگی
 گاہ گاہ از احوال خود بطریق مسالہ گوید **بلیت** مرا تا چند از خود دور داری به دلم زار و تم رنجور
 داری به چو آتش در زدی باری نیس به ہمیں باشد کہ خود را دور داری به **درجہ دوم**
 شرب شراب سبیل عشق است درین مقام عاشقان را مذاہب است و ہر یکی را طریق
 و مقام و درجہ است بعضی این شراب را بکاس در و خورند به **شعر** المی ما مثله
 الم به و سقامی ما دونہ سقم به **بلیت** از در می نوشتم ز سحیرت نباشد ہیچ خوشتر زین شراب به
 و بعضی بکاس اشتیاق نوشند و گویند **شعر** شربت العشق کا سا بعد کاس به فافند شراب

و مارویت و بعضی لکاس حزن فرد گشتند شعر کنی خزانانی اموت بعضی به بالحرزن والا حزان
یا ملتبی الی و بعضی لکاس ناسف و قلی یا شامند شعر اویشنی حبه و قلقتی یا حسرتا
کله و یا آسفان و بعضی لکاس خوف و بعضی لکاسه رجاء و هم برین منظره یکے را خضر لے و آفته
بود اما اگر بتام مشرح و میم صحیفه مطول گردد - شعر نموت و بخیا ساعته بعد ساعته بهکذا لک
العاشقین ضروب و درجه **سیوم** سکر است قال بعض العارفين من سکر لکاس المحبة
الاصحوا الالبشادة محبوبه - جو اعدا المحبة سکره فی حیره و حیره فی سکره و المحب سکران من
خماره حیران و لف صند نحیف مسکین حزین بالکی العین مصفرة الخدين مبهوت شعر
المحب سکی حماره التلف بهجس فيه الدلول فالد فف به عالوه اذبح فی لصفه و المحب لک
طازره الصلف و درجه چهارم اضطراب و بخود لیت
الکفند که طیب برای تو آرم گفت الطیب امرضنی عزیز لے را دیدند که در خلوتگاه خود دید
و فریادی کند که آنرا تمها لکاش بدو دیدند آنش گفتند آنش کجاست قهقهه بکارت شد و
و وضع یدیه علی صدره فقال نار الد الموقدة التي تطلع علی الافئدة - عزیز من بجاری
عاشقان دراز است و درین مقام شفا علیل جز بقا خلیل نبود و خاصیت محبت خود
همین است که محب پیاره را دائم در لغب و اضطراب میدارد و با انواع اسقام و آلام مبتلا
نمے گرداند شعر فاما المحب حتی یلصق الجلد بالخشاب و خرس حتی لا یحسب المنادیاء
و تجل حتی لا یقی لک الهوی به سوی مقله نبلی بها و شاجیا به پیوسته ز دوست
در بلایم به در محنت و درد مبتلایم به رنجور شدم ز دوری دوست به جز وصل که سده دهد
شفایم به از بسکه ضعیف و زار گشتم به در چشم اجل همی نیایم به درجه پنجم تلذذ است
سل بعض العارفين عن منازل العنف فقال اولها بذل المهج بالذل ذال الرضا بالقل
فقس بالعهده شعر نظرت الیه فالضرفت صبا به و قلت طرفی امن الدموع بحین
غزمت علی رومی فلما قلمتها به بلیت علیها ان ذال عجیب به عزیز من اگر چه نزدیک

بعضی عاشق بعد از آن در راحت و آسایش ناکس عقل اند در دنیا نمیدانی که بعد از
مردن قلق و اضطراب ایشان بیفزاید و درد و اندوهشان در وصف نیاید زیرا که
محل عشق دست مسکن غم و احزان دست و دل را مرگ نبود و او باقی با بقا و ابد است
بل چون مرغ روح از قفس تن خلاص یافت در قفس سوار محبوب پرواز کرد و هر آنکه
عشق بر عشق بیفزاید و شوق بر شوق مزید گردد نزدیک من این چنین از کمال نقصان بود
زیرا که عشق کامل آنست که حیات و ممات و وصلت و هجران او از وصمت از دیاد نقصان
منته بود از علی رضی الله عنه بشعر گوید که کشف الغطاء ما از دوت ایقینا - شعر
لاخر من الدنيا وحکم بین الخواج لم لثمره احدی عاشق هر چند در مقام مشاهده
رود از اشتیاق ذره نقصان نشود آتش شوقش از فتور مبر باشد و صله هجره وصل از
وصل تا هجر فرق نداند و در از خود تمیز نکند بیست جمال در نظر و شوق هم چنان باقی بگذا
اگر همه عالم بدو دهند گدا است با اگر چه هر طرفه العینی هزار شربت زهر مالامال در لوش کند
مثلاً فانه وار گوید بیست هزار شربت زهرار بمن دهی بمشک و ز عشق لغره بل من فرید خیر
جوانم در اسیری و گویا است درین مقام که با تو از آن رفی تقریر کنم در اینجا فم خواهی
کرد و آن آنست که وصال محبوب حقیقی محال نه و ملاقات ذاتی محال اینجا دردی است بی دال
و پریشانی بے سامان بیست از آتش عشق در گدازم آه با کارم چو بدین رسید انا الله
و اینجا عاشق بمرتب قرارسد و از فنا نیز فانی گردد و درین فنا بقا ابدی و حیات ابدی حیات
سردی یا بدلائی و قون فیها الموت الا الموت الاولى و قلم عذاب التحیم رباسمی تا مرز خو
فانی مطلق نشود اثبات و نفی او محقق نشود از خویش بر او که تا او توشوی و ورنه
بگزار آدمی حق نشود و درین بیت گنج اسرار است فم من فم و صلی الله علی محمد و آل
الجمعین و این همه عذاب تا آنگاه است که وجود عاشق موجود است و چون فنا و مطلق
شده باشد آنچه باشد و حکایت عشق و عاشقی و معشوقی انسان پیشتر که کس تقریر نتواند کرد

ملکیت قائم لیکن ورق سوز و سیاهی ریزد و در کش: حمید این قصه عشق است در دفتر
 میگذرد بهم مقام رضاست قال الله تعالی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ
 سَوْ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا ابْتَلَاهُ فَإِنْ صَبَرَ اجْتَبَاهُ
 وَإِنْ رَضِيَ اصْطَفَاهُ وَقَالَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ مَنْ لَمْ يَرْضَ لِقَضَاءِ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ عَابِدٍ
 غَرِيزِ مَنْ كَيْفِيَّتِ رَاضِي بُوْدن لِقَضَاءِ وَصَحِيفَةُ مَحَبَّتِ ذَكَرْ كَرْدَه شَدَه اسْتَبْدَاءِ النِّعَمِ الْبَدِ
 عَلَيْكَ بِالرِّضَا كَهْ مَقْتَضَايِ عَقْلٍ وَبَصِيرَتِ آنَسْتِ كَهْ بِهْمِ حَالِ رَاضِي لِقَضَاءِ بُوْدن عَيْنِ فَرَضِ
 وَفَرْضِ عَيْنِ اسْتِ زِيْرَا چِه بِهْرِ چِه حُكْمِ آسُوْدَه اسْتِ دَرِ اَزْ زِيَادَه وَنَقْصَانِ وَتَقْدِيمِ وَتَاْخِرِ
 وَدَفْعِ وَمَنْعِ لِقَضَاءِ وَحَدَرِ رَضَا آنَسْتِ كَهْ دَرِ كُرُوْمَاتِ طَوْعًا رَضَا دِهِي وَفَضْلًا رَاغِبًا
 اسْتِقْبَالِ مَنَائِ اَكْرَحِهْ دَرِ طَبْعِ بَشَرِي كَرَاهِيَّتِ وَتَنْفَرِ اَزْ كُرُوْمَاتِ لَازِمِ اسْتِ لَيْكِنْ اَنْزَا
 بَصَدَقِ وَيَقِيْنِ دَفْعِ كَرْدَانْدِ مُحَقِّقِ اسْتِ كَهْ لَارَا دَلِقَضَاءِ وَلَا مَعْقِبِ حُكْمِ اَمَّا مَرْتَبَةُ اَهْلِ
 كَمَالِ آنَسْتِ كَهْ دَرِ كُرُوْمَاتِ مُسْتَبْشِرِ بَاشَنْدِ وَبِهْرِ چِه بِدِيْشَايِ رَسَدَايِ رَا حُفْهْ وَهَدِيْهْ
 لِقَضَاءِ كَنْدِ وَاَكْرُوْمِ اِلَيْشَايِ رَا بِهْ زَحْمَتِ وَاَنْدُوْدَه بَكْذَرِ مَشْوَشِ كَرْدَنْدِ - ذَرِغَا اَزْ قُرْآنِ
 بِشَوَفَا وَرَبَّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتَّىٰ يَكْمُوْكَ فَيَمَّا سَجَرِ بَنِيْنِمِ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا
 فِيْ الْفُسْهَمِ حَرْجًا مَّا قَضَيْتَ وَلَيْسَلِمُوْا السَّلَامَ غَرِيزِ مَنْ چُوْنِ مَعَالَمَتِ بَا سَعْيًا
 چُوْنِ مِيَا بِدِ مَعَالَمَتِ بِنْدَه بَا خَدَا بَهْتَرَا زِيْسِ بَا يَدِ و چُوْنِ بِنْدَه رَا عَوَاقِبِ اُمُوْرِ مَبْرُْمِنِ مَنِيْتِ
 نَعْمَتِ رَا اَزْ نَعْمَتِ نَمِيْدَانْدِ اَزْ حُدُوْدِ رَضَا بِرُوْلِ بِنَا يَدِ زِيْرَا كَهْ سَبِيْرِ نَعْمَتِ بُوْدِ بِصُوْرَتِ نَعْمَتِ
 بَدُوْرِ سَدِ اَزْ قُرْآنِ بِشَوَعْسِيْ اَنْ تَكُوْهُوَ شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَهَلْ اَنْ تَكُوْهُوَ
 شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ - حَبْوَانِ مَرْدَا كَارِ لَمَّا يِ خُوُوْ بَخْدَا وَنْدِ كَارِ بَكْنَادِ دَرِ تَرْكِ مَنَازَعَتِ اَخْتِيَا
 كُنْ تَابُوْمِنِ بَاشِيْ وَالحَمْدُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ
 وَبِهْمِ مَقَامِ ذِكْرِ مَرْگِ اسْتِ اَكْرَحِهْ پِيْشِ اَزِيْسِ ذَكَرْ كَرْدَه شَدَه اسْتِ كَهْ اَمَّا چُوْنِ كِيْ اَنَابِ
 دِهْ اَصْلِ اسْتِ عَلِيْهْ نِيْزِ ذَكَرْ كَرْدَه اَمْدِ - قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَكْثَرُ ذِكْرِ اَدَمِ اللّٰذَاتِ قِلْ

ما دام اللذات فقال الموت فذكر الموت واجب لانه امير وان في ذكر الموت منفعة عظيمة
 وزینا عوام میگوید الموت ما دام اللذات و با خواص میفرماید الموت جبر یوصل الحبيب
 الى الحبيب عزیز من کدام از وصل محبوب خوشتر بود و خود موت بدین معنی همه لذت است
 و درین حدیث سرے عجبت جو انرا چنانچه نوز آفتاب بر حلقه انوار اجرام کو اکب غالب است
 و آن را مانع لذت مرگ نیز بر جملگی لذت غلبه کند هر آنکس ما دم اللذات بود و موت بر گونه
 است مرگ عوام آن انعدام صورت بشری است و درین جمله حیوانات با او مشارک اند
 و موت خواص است و آن بتبدل اوصاف بشری است از نیچای فرماید مَوْتُوا قَبْلَ
 أَنْ تَمُوتُوا - و قال فی صفة ابی بکر رضی الله عنه من اراد ان ينظر الى ميت لم يشي على
 وجه الارض فلينظر الى ابن ابی قحافة اخی دوست مرگ عوام در جنب مرگ خواص بغیث
 سهل است زیرا که در تبدل اوصاف بشری هر زمان صد مرگ است اعراض و یا اخی در
 تبدل احوال بشری باقصی الغایة جهد غائی و در اتباع امر تخلقوا باخلاق السدیل و
 جان مشغول شوی و خود را بحق سپاری و از مکائد شیطان و نفس امارت مباحش و زمان
 بوقت پاک شنج استعصام کن جو انرا در من خود چه میدانم که دیگرے را تعلیم کنم و ما
 أَوْثَقُكُمْ مِنَ الْعِلْدَانِ أَكْفَلِيلًا و آنچه حق تعالی تعلیم کرده است و بحرمت الرحمن علم
 القرآن تلقین فرموده جز اندکے بر فهم تو نه بنیشت ام زیرا که می فرماید کَلَّمَ النَّاسَ
 عَلَى عَقُولِهِمْ و نمیدانم که تو این مقدار فهم خواهی کرد یا نه و فهم کردن آنست که بعل مقرون
 گردانی و این صحیفه را از نا اهلان مسورداری و از اهل دروغ نداری ما را بد عار یابد
 حق تعالی ما را و ترا از محنت ایست لگا بدارد و نعمت فی مقد صدق عند ملک مقدر
 شمع گرداند و ذلک علی الله استغفر الله العظیم و الحمد لله رب العالمین و الصلوة علی
 رسولہ محمد وآله اجمعین ۵

صحیفه بیستم - لبم الله الرحمن الرحیم شعر فراقک یا حبیبی قد توارت بهیما

ثم خزان مستطیلاً بهیت آنجا که توئی من آدم نتوانم به و آنجا که منم تو خود نیایی دانم به فقیر حقیر
 وضعیف بی تدبیر احمد که در غرقاب عقلت دست شهوات در آشنای دارد و در پایاب عطلت
 قدم سیات در گل می سپارد سلام و دعا از سر اخلاص رسانیده و نموده احوال بعد کرم
 لغالی برکت خاک آستانه شیخ ذکر الله بالخیر بخیر است لسا الحمد والمنة مقصود آنکه صحیفه
 گرامی اخوی بعد مدتی تدبیر رسید مضمون روشن گشت مصراع روشن شده این دیده
 ازان نامه توبه سقر باد حال این بد حال اندازده تقریر و نه در وسع تحریر است جمعیتی بر پیک
 و پریشانی جمع دارد مصراع مرا لیکو که در نیالچون توانم زلیت به نه دست نگردد امان
 مقصود آنکه از حلقه بلا بگریزم یاران موافقی چون موافقت از یاران
 و هم نشینان ننزد یک نه همدی که می استیناسی بدو توان نمود نه هم قدمی که قدمی با او
 در بادیه محنت توان فرسود بهیت مرا حالیت ای جان عزیزان به مبادای بیچکس را
 این چنین حال به عزیز من قوی ضعیف نیک بد سخت سست افتاده ایم روز خوردن و
 شب خفتن کار باشد و یا کون کما تاكل الانعام درست گشته و حکم و ما خلقت الحی
 و الانس الا للعبادة و در پس گوش کرده و دیده بر جمال المال و البنون داشته و
 نقد و البات الصلح رانیه انگاشته ای در پنج عمر به بغایت عزیز باد و رفت
 خاک بر سر ما که قوی بی آبروی در آتش پرستی شکم مشغولم بجا پای خدمت شیخ اگر در
 کشش ازان سوی ظاهر شود خوردن و خفتن بر حرام گرداند و هر که با ما حکایت این باب
 کند ما او را دشمن داریم و دیوانه انگاریم بهیت کاین جامی عشق او بر هر سایه افکنده
 باد شایهی گردد او در هر دو عالم سرفراز به آری عزیز من بهیت مبر اگر در خوردن و
 باشد از خفتن به سلم گردد دشمن شایهی همیا باشدش مردن به آبی عزیز من تا در بای اندو
 را بکلف ارواح مدام و نکشی و دل و جان از سر شوق و نامرادی و دشمن کامی و نیاز
 هرگز براد دل نرسی بهیت ملک طلبش بهر سلیمان ندمند به منشور غمش بهر دل و جان ندمند

در میان طایبان نوزاد و محرمه اند به کلین و در میان طایبان در میان نهمند

یکی میاں لدرت اتی متنی الطھر و دیگر فریاد میکنند رب زدنی حزنا مصراع شتان بین محمد
و محمد و تاتن در بوی غم نگذارد و جان خود را در کوره محنت نیندازد و دل را کوفته تنگ و سندان
در دوازده نگزداند هرگز نسیم زلف عنبر سار محبوب در بوستان کعبه وصال بمشام بجهنم و
محبوبه نرسد بهیاستی باید که درین کار حجت آید بهیت ای ترا خاری بیانش گشت
دانی که حسیست به حال شیرانی که شمشیر بلا بر سر خورند به ما را درین حکایت جز حسرت و مذمت
بهیچ بردست نیست بهیت این خود چه حیاست که من دارم ای دوست به ای وای
برین زبیتن که میباید زسیت به در لغایم جو سیم که دل کباب شده و جگر بریاب گشته شمه
بیرون دهم عبارت را مسامخ ندیدم و قلم را محال نشختم و بر خیر الکلام ماقول و دل اقصا
نمودم بهیت عشق آمد و عقل کرد غارت به ای دل شنوی بدین عبارت به دل خواست که
در عبارت آرد به وصف مرغ او باستعارت به از شمع رخس زبانه زد به هم عقل بسوخت
و هم عبارت به باید که آن عزیز دست رو برو نیازند و پای هوا از دامن حرص بیرون آرد
قلاش و در صحرائی خوشخواری آخرت آن کون منبیا فقیر اشع یوما و اوجع یومین
جولان نماید و بر خصمان ظاهر و باطن تیغ ان الشیطان لیجری من ابن آدم مجری الدم فضیقا
مجاریه بالجوع و العطش ترک مازی کند تا شاید جمال انا جلیس من ذکر فی نقاب بکاید
و شاید تجرع زانی رخ نماید به رباعی ای دل بهوس بر سر کاری نرسی به تا غم نخوری
نغم گساری نرسی به مقرر باد اگر طفلی را از ایام صغر باز بر شیرینی عادت شود هرگز قند و
شکر نداند ولدت و حلوات در نیابد اما اگر چند وقتی تلخانه و زرقی در کام فرو ریزد بعد
اگر ذره شکر او را چشایند یا قطره شربت در حلق او چکانند دانی کدام ذوق یابد بهیت
ویدار بار غایب دانی چه ذوق دارد به ابری که در بیابان سرشنگان بسیار د به آن بر لور
را چون عالم بخیر بدست داده است در خطاب انقال عیال فرو نمکند و سر بالا کنند به بند
شعر الممیل للمعالی انما به لیسعی الیهن الفرید الواحد به اگر خدای توفیق بخشد

۲۲
چون شانه بر سر نهاد
هرگز بر سر نهاده
نرسد به

كاري بكن و در تحصيل حطام دنيا و كوشش كن امروز فردا غم خور و در لاف اعلالا الله در گوش كن
 و سر مه لا مؤخوذ سوي الله در دیده كش و دل بر كن يُضَيِّبُهَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا بند زير چرخي
 بكوشش دست ندهند و بترك نقصان نپذيرد و جود طلب در آن قسم از كمال غفلت و نقصان
 ايمان بود حق تعالي ما را در تضار خود دارد و توفيق عمل خير كرامت فرمايد و ان ذللك على الله
صحيقه سبت و يكم جعلكم الله و ايا من الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم
 ولا هم يحزنون - سلام و دعا از حق تعالي كند و احوال بركت شيخ مقرون بخير شناسد و بداند
 كه دنيا دشمن خداست و محبت با او كفر بود و آخرت دون حق است و سيل بدو شر است و
 كافر و مشرك هر دو دامن در بند خوف فرزندان خزن موقوف خواهند بود پس واجبست از هر خلاص
 خود از هر دو و آنچه در هر دو است مبرا گردى و بيرون هر دو طلب گارى كنى و در اشبات
 مذكور نظر فكرت گمارى و بعين بصيرت نگاه كنى تا او خدا را از كلمه ربنا الله بوى شركت و شركت
 سے آيد يعنى اثبات خودى با او گرداند اگر چه از غير شبرى نمودند ثم استقاموا اى بعد از
 انخت عن البصار قلوبهم انفسهم و استقاموا على الله فما لى الله عز و من رسول را امر
 كرد فاستقم كما امرت و تو ندانى كه اين امر كدام است از قرآن بشنو و تَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتَلًا
 اى انقطع اليه انقطاعاً كلياً و تا از غير محبى كه از خود نيز منقطع نشوى انقطاع كلي نبود و امر
 محل ماند حاصل الامر بايد آيه - كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فان در ميث چشم دارى كه درس آيه
 بواجب اسرار و رموز است و مَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالَمُونَ در حكم مولوا قبل ان مولوا
 ميش از مردن بميرد و از علم خود بيرون رود تا معلوم گردد كه يعقوب و جبريك چه باشد انگار
 از خوف و حزن امين گردد و بليت نامرده بمر اى برادر پنازنده شوى بجان ديگر
صحيقه سبت و دوم فَلَا تَمُوتُ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْمِينِ عواقب امور برادر دى بخير
 باد مكتوب مرغوب اخوى متضمن خبر خير و سلامتى رسيد مضمون معلوم شد ذكر كرس در باب
 تحصيل علم دينى بود على الخصوص اصول بغايت پسنديده افتاد و عزيز من پيامبر ميق

العلم علان علم الابدان و علم الادیان اگر چه علماء ظاهر این حدیث را بعلم طب و فقه حمل کرده اند اما
 نه چنان است جو از خدا شنب و دوشنبه شانزدهم ماه شعبان عمت میانه سراس حدیث مشکف شده
 است از تودریغ مدارم بدانی که مراد از علم ابدان فقه است که بجوارح لعلق دارد چنانکه نماز و روزه
 و قرآن و اول باید سالک ظاهر را مستقیم کند تا باطن رسد و علم ادیان علم قلب است **الْأَلْفُ لَدُنَّ**
الْخَالِصِ دَرِّینِ خَالِصِ جَزْ عِلْمِ قَلْبِ مَعَالَمِ بَاطِنِ سَوَا بود و رسول ازین علم چنین بیان میفرماید
 ان من العلم کهدیئة المکنون لا یعلمه الا اهل المعرفة بالله جو از خدا علم قلب ابدان
 شرط است فی الحکله علم یا کسب حاصل شود یا ببطار باری عز اسم کسب لعلق تجدد و تودرود
 عطای بغایت حق کسی بترک برود و عطای بترک زیاده شود کسی لضیب عام و عطای لضیب
 خاص است عزیز من علم رکنی است اصلی و اصلیت قومی از رسول صلی الله علیه و سلم بشو
 الناس عالم او متعلم و سائر الناس کالصح - انی برادر اول علم حاصل کن -
وَالَّذِينَ اَوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ بَرِّسْ كُونَهُ اِنَّمَا يَخْتَفِي اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ چگونه
 خشی و کد تخش الله - واسه اگر ذاتی ذره از غیر حق خاشی بود منور انما خشی الله - تمام
 نبود بدان انما کله محصر است یعنی خاشی نبود مگر عالم و عالم نبود مگر خاشی کقولک لا عالم
 الا زید و لا زید الا عالم عزیز من بر حکم نص اگر شخصی هدایه و بزودی را سبق گوید و کنوز و
 اشارات را شرح نویسد و روی خشی نباشد عالم گفت مگر بطریق صورت یعنی عالم العی
 بودند اصطلاحی و همین صاحب بزودی و صاحب کشف در تصنیف خود آورد و توار قرآن
 بشنوی و نماید مثل **الَّذِينَ جُمِلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَجْعَلُوْهَا اِلْمَ يَعْلَمُ بِهَا مِثْلُ**
الْحَمَامِ اسفار آه و حدیث آن مرد که بدین روایت بسنده کرد **مَنْ لَعِلَّ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا**
نَّكَرَةً وَمَنْ لَعِلَّ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا تَرَهُ طَمَّ بَرِّسْ پیغام فرمود فقه الرجل معروف است
 و مطلوب علم ابدان علم ادیان است امروز از آن اسمی در ستمی مانده است **بلیت**
 معدوم شد مروت و منور شد و فایز برود و نام ماند چو سیم رخ و کیمیا - عزیز من

عالم بحقیقت خبر حق نیست که العلم یطلق علی الکلمات و الخبریات و غیر او عارف بود نه عالم که معرفت
یطلق علی الخبریات یعنی بالعلم یعلم المحتاق و غیره فلا یوصف بذلك الا ذاتہ تعالی اگر اسم
عالمی غیر حق اطلاق کنند مجاز باشد و حسن ادب آن بود که نگویند و ہم از اینجا است که صوفیای
کسی را عالم نگویند بل عارف گویند ای عزیز علم برای عمل باید تا ازان علم لذتی حاصل شود
که مَنْ عَمِلَ بِمَا عِلْمٌ وَرَثَهُ السَّعَادَ عِلْمٌ مَالَا یَعْلَمُ - ورنه برای افتخار و اکتساب حطام دنیاوی اغو
بالمد من الجاہل المعرور بعلمه البائع دینہ بدیناہ و عمل باید از سر طہارت ظاہر و باطن بود
و ذروا ظاہر الاثم و باطنہ - و این طہارت جز بتک ماسوی السعد حاصل نیاید کہ انحصار
المشیر کون مجتہد آی در لغ و نہار در لغ طہیت عملی نگوئیم بجاں چو عامل آید بہ خیر
بہ پیش خواہد کہ ہمہ شکستہ دارم یا سبحان السعد از غرض کجا افتادم - بدانکہ بہترین علوم
علم معرفت ذات و صفات و افعال حق است و ہوا لکبریت الاحمر و الاسیر الکامل در لغیا
نیکو دانم کہ آن کسی نداند و او را جزا و کسے نداند و او را جزا کسے نشناسد و آنکہ از وی چیزی
دانست یا اثرے شناخت خود او نماید **طہیت** ای ہر کہ ترا شناخت از دست برفت بہ
دیوانہ شد و والہ و سرست برفت و او خود گنجما ند کہ گویم اوست بہ اورفت بجز تو ہر چہ
بود است برفت - جو ائمہ دینی جو اسم ازین باب چیزی بنویسم اما حدیث من عرف ربہ کل لسان
دست و زبانم بیکارجی کند - **مصرع** کجا ما و کجا شہر بدائن و بر من خود این معنی
چہ نسبت دارد و مر ازین باب بتشتن شرم می آید اما حدیث شمر الناس من اکل وجدة
می فرماید چون برکت نظر آفتاب اثر خدمت شیخ ذکرہ السعد بالخیر ترا ذرہ ازین علم بشو
شدہ از نصیب خود بیارای بخشی و این اشارت قبول کردم و از حق تعالی اعانت خواہم
اکنون بشنو سخن چہ کہ از کسی شنیدہ و در پیچ کتابے ندیدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قل
ہو احد احد - آنکہ ہو ضمیر شان است ای ان السعد واحد لا ثانی لہ - آے برادر میان و احد
واحد چندان فرق است کہ میان السعد و الہ از قرآن بشنو - و الہکم الہ واحد - و قل ہوا

حوآن مرد درین دو آیت چندان اسرار است که هیچ مخلوقی تحمل آن نکند حالی یکفرق آنست و احد
 چیزی را گویند که عند الحس مفرد و عند العقل مرکب بود چنانکه زید اگر چه عند الحس شخصه و احد
 است ولیکن عند العقل مرکب الاجزاء است و احد آن بود که من جهت الحس و العقل مفرد بود
 و تجزئی نباشد فی الحال جلگی اجسام مرکبه الاجزاء از ماده و صورت و موصوف و صفت اند
 به انچه گوئی کل شئی که طول و عرض و عمق فهو جسم غریز من اینجا بدین لفظ نفی جسمیه
 کرد از ذات پاک خود یعنی بذات پاک وی تجزئی و تبعیض روانیت حل جلاله و عم نواله
 و اینجا است چون احدیت او بر دل یکے تجلی کند اثنیت آن از میان رخت بر گیرد بلیت
 چون آفتاب رخس بمیدان شرق تاخت به سیارگان زبر تو او مضحک شدند بلیت
 منیدش ازین حدیث و در پوش کفن به مردانه و دوست خویش انگاه برن به در شهر بوی
 یا تو باشی یا من به کاشفته بود کار ولایت بدو تن به الله الصمد یعنی مفعول من صمد الیه
 ای قصد ای هو السید الذی خلق السموات و الارض و هو کل شئی و هو علی کل شئی قذیر و اینجا
 نفی عجز و اثبات قدرت کامله خود کرد و در طی این معانی شناختم که حق و حی و قیوم سر است
 که کشف آن مستحیل است لَوْ اَنزَلْنَاهُ هَذَا النَّظْرُ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا
 مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ بلیت کے بود کیں نقاب بردارند تا بدانی تو طعم زهر آفتند به باش
 تا بمجاہدہ و ریاضت کامل چشم دل تو کشاده گردد و بصیر بصیرت باطن تو بنیا گردد و آن گاه
 بزبان دل بگوئی - بلیت پناه بلندی و پستی توئی به همه نیستند انچه هستی توئی به لم یلدانہ
 لم یحلس و لم یثابہ و لم یث کل حتی یکون من جنسہ صاحبہ و لم یکن له صاحبہ و لا ولد
 اینجا ترا نفی اضافت اعلی باعلی معلوم گردد بلیت نہ هیچ کس بتواند نہ تو هیچ کسی به کجا
 روم چہ کنم و بکن لگاہ کنم نہ صبر آنکہ می بیتوام قرار بود نہ روز آنکہ زور در فراق آہ
 کنم و لم یولد و صفا بالقدم و الارزلیۃ ای برادر بدانی کہ تولد بعضی از بعضی ہر چه محمد
 است در وی مقصور است و ہر چه مولود است محدث است چنانکہ گوئی کل مولود محدث

مولود کاین موجب کلی است و مثبت عام نیز گویند و نیز کل موجود لیس بقدم توان گفت و این البه
کلی است و نافیه عام نیز خوانند و اینجا نفی اضافت اعلی باولی است و بدین لفظ مقرر گشت
که آنه قدیم لایه لایه و لا نهاییه لآخریه سبحان من ضلت العقول فی بجار عظمت و جلاله
و کلت الالسنه عن استیفاء وصف غزته و جماله **شعر** و کل من اعرف فی لغته به اصح
منسوب الی الحمی به آی برادر سر که بدین کلمه رسید رسید و بر که درین دریا غرق شد آشناسد
و بر که درین بادیه نیست شد مهت گشت کل شئی با لک الا وجهه خود را درین مقام ظاهر کند
اذا تم الفقر فهو الله اینجا غمزه زند فحسانی ما اعظم شانی نقاب غزت بکشاید و تو ای اعظم
من لوازم محمد درین محل رخ نماید و لیس فی الوجود الا الله و لا مولود سوی الله دستگیری فرماید
پس اگر منصور و ارانما الحق گوید معذور بعلیت از سبکه دودیده در خیالت دارم به در هر چه
کنم توئی پندارم به در اینجا منخواستم اندکی کشاده تر نویسم این بیت مانع شده **شعر** با
ان یا جویبار خدایم به و کناد مار الباجین تباع به انشالله تعالی اگر خصیت یا هم
بنویسم و نیز بکه توان نبشت بعلیت قدر گل و مل باده پرستان دانند به نی شکند لان شکند
دانند عزیز من در هر کلمه ازین کلمات چندان اصرار است و الله اگر بنویسم کس قات
آن ندارد و من خود نتوانم نبشت و صد هم چون عزیز من و کو آن مافی الکسریض من
شجره اقلام و البحر لیس له من تعب سبعة البحر فالفدت کلمات الله و هم بخدا
اسرار با اهل توان گفت خصوصاً برنا اهل و اسرار آبی خود چگونه توان گفت و این در خود بیدار
الما س توان سفت بعلیت جلتما لعلنا سر سعدی به بخدا ای لب سر سعدی شجیجا و هذا الخطنه
الفقیه الرسمى انه طامات غیر معقوله و لیس کذلک بل ہی حاله الابدیاء و الخواص من الاولیاء
سبحان الله از مقصود و کجا رتم و استغفر الله لعظیم ای عزیز من و فقک الله چون دستی
که جسم نیست و قدیم است معلوم شد که عرض نیست فحصل من ذلک انه واجب الوجود بل
جلاله لا یقع فی شئی من المعقولات العشر و کل ما سواه کیون صادر عنه فبان من هذا جمیع

افعالہ پلینت موجود ہر انچہ بہت ازاوست؛ فی بلکہ ہر انچہ بہت سہ اوست؛ وَلَمْ یُکُنْ
 لَہٗ کَلْفُوۡا اَحَدًا دَرِیغًا چہ دانی کہ ایں چہ ترکیب و کلام عبادت است۔ غریز من ذات مقدس
 او جو بہر نیست بدلیل آنکہ ترا در احد گفتم کہ احد چیری را گویند کہ خدا بحس و العقل فرو و مجر
 بود و جو بہر فرو و مجر است دردی تجزیہ و تبغیض نبود لفظ احد بروی نیز واقع گرد و جو اخر دا
 بدی آیت جو بہر نیز ازاں ذات مقدس جل جلالہ و علا و تقدس نفی کرد یعنی هیچ خبر مرا و
 کفو و مثل و ماثل نیست لان الکفو یا لوازی الشیء و المثل یا لیشاء بہ الشیء و الماثل یا یوضح
 الشیء لیس کشکے شئی و ہوا السمع البصیر و اینجا نفی اضافت مساوات است و ترا اینجا بطلان
 مذہب مشبہ و معطلہ مبرہن گردد انشاء اللہ تعالیٰ غریز من اصطلاح اہل سلوک جو صہر
 توان گفت و ہذا لیسر بجز کشفہ جو امر داین سخنان اہل معرفت است و میان ما و معرفت
 بینما ببرزخ لایسغیان لایعرف اللہ غیر اللہ خاک در دیدہ قدسیان کردہ است آرس او خود
 بنود غنی است و از وصف و بیان غیر خود مستغنی **شعر** و لوجہا من و جہا قمر و لیعینا
 من عینا کحل؛ در لیل ہزار در لیل العمر قصیر و الوقت ضیق و القضا ^{نظیر} غیر ائمہ ہوش می کند
 زیادت نتوانم بنشت غریز من اگر دریں دریا فضل اللہ یونہیہ من لیشاء و تا ندانی من
 از نیں چیری می دانم و ما قدر و اسحق قدرہ میدان و لا احصی ثنار علیک مے خواں۔
 استغفر اللہ و التوب الیہ من جمیع ما کرہ اللہ قولاً و فعلاً و خاطراً الحمد للہ رب العالمین۔

صحیفہ ہدایت سیوم مرادات دارین اخوی بخیر حاصل باد بنشتہ بودی کہ معنی
 لیس فی الوجود الا اللہ چیری بنوائسند بدانکہ ایں ندانی تا لم یخیش الا اللہ بر دل تو بجلی نکند
 تا لا فاعل سوی اللہ ترا سخ نماید غریز من اینجا در خاطر گذرد کہ مذہب جبریتہ است زیرا کہ
 در اں عالم کہ توی نہندہ بفعل خود مختارست اگر چہ بحقیقت نہ فاعل است و نہ مختار
 و نہ قادر است بر هیچ کار و اں اختیار کہ تو او را بدان سبب مختار مے گویی و در اں مضطر
 است کہ بد انچہ در ازل حکم رفتہ است نہ تواند کہ نکند لا ارادۃ لفضائہ و لا معقب حکمہ

کردن و ناکردن وی اضطاری بود و ربک یخلق ما یثار و یختار ما کان لهم الخیرة در یغاسم تو
دانی اختیار اضطاری را اعتباری نبود فیهما بین که از راه عجز چه میگویند و للعبد ضرب
اختیار و ان کان ضرور یا غیر من یغایم بر می فرماید صلوات الله علیه و سلم اذا ذکر القدر فاسکوا
والا ینجی بیانی کرد می که عالم عقول را بر هم زد می و معاذ الله که من رعایت این مذهب طبلان
کنم و تو دانی اگر چه بوده است جو آنرا سران مذهب آنست که هر ایشان را بزرگی بوده است
بمقام اعلی رسیده که او را پسندند و کیفیت او را در اینست محو کردند لجهو الله ما یثار مسکین
خود را شناخت و بخود سپرداخت و وجود را عدم محض انکاشت نظر شیشه از خود برداشت
بلایت ای هر که ترا دیده خود را گم کرده و ای هر که ترا شناخت مخفی کرده و در آن گم شده
که برز با نش رفته که لا فاعیل سوی الله دستوری ساخته اند و از آن مذهبی باطل پرده
اندر باغی دیوانه بهار دید گفتا که دی است و در شیشه گلاب دید گفتا که می است و
هر کس بزبان حال سری گفتند چنین هر کس از آنجا است که وی است و کل انما ترشح
بما فی غیر من تا قوی تو در میان است هر آینه فعل ترا بتواضافت می کند از قرآن بشنو
عَفَا اللَّهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتُ لَ هَؤُلَاءِ تَرَاهُمْ يَنْتَهِبُونَ مِمَّا قَدَرْنَا مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَذُوبُهُمْ لَ اللَّهِ رَحْمَتٌ عَظِيمَةٌ و تَكُنَّ اللَّهُ رَحْمَتٌ عَظِيمَةٌ در راه تو ای یار چه کفر است
و وی من بنتم و هر چه که آن بهت تویی و آن عالم دیگر است و اینجا ترا مسلط حلول
و اتحاد در خاطر گذرد کلاً و حاشا آتی غیر از معدومی را با موجودی و محدثی را با قدیم
چه محل و کدام نسبت بلایت چه نسبت با تو ام ای یار چالاک و که تو مهربی و من یک فیه
خاک و لیکن برای تو مثالی سازم تا بفهم قریب تر باشد جو آنرا بعضی حکما گویند
اثر حرارت که در عالم سفلی است از کره اشیر است و آن آتش در مقعر فلک قمر است و
گر می وی با شعاع آفتاب زمین می رسد و زمین چون غایت کثافت است نفوذ نمی
کرد باز میگردد و از زمین تا شانزده هزار گز در ارتفاع هوا را گرم می کند اگر تو قطره آبی

در مقابل شمع آفتاب بداري چنانچه آن قوت ناري که باوي است دروي عمل کند بي شبهه
 بخارش گرداند و در برابر دو چو از انچه بود لطيف تر گردد و اثری بیشتر کند و از کره زمين
 بگذراند باثير رساني شبهه صفت آتش گیر دليس تمام آتش گرداند موصوف بصفت او
 شده و در اسم واحد داخل گشته و اگر درين محل ترا از و پرسند هر آينه آتش گوی نه آب
 عزيز من اگر اينجا تفکر کنی اذاتم الفقر معلوم گردد و ليس اگر ازاں قطره اثری در عالم سفلی
 ظاهر گردد چه گوی از آتش است یا از آب جواهر و آتش ازاں عزيز تر است که بذات خود
 درين قطره حلول کند و ايس قطره ازاں ذليل تر است که عين آتش تواند شد اما از حيث
 تناسب اوصاف اتحاد تواند بود و آن بحقيقت معنی انصاف است نه اتحاد و الشياں جابلا
 که از انصاف تا اتحاد فرق نمی تواند ذلک مبلغهم من العلم و مؤيد ابن معانی قول آن بزرگ
 ان الاشياء المتشابهة لبعضها بعض و تشاق فتا تفت و اذا تالفت صارت شيئا
 واحدا فاذا الجوهرة الالهية الذی فی الانسان و ينطق به القرآن و نفخت فيه من روحي اذ
 صفا و کمل اشتاق الی ما يناسبه و رای بعين عقله الخیر الاول المحض الذی لا يتوهم
 ماده فاسرع الیه و حنیذ لقیض نور الخیر الاول الیه فبصره الی معنی الاتحاد جواهر و از
 ظاهر ايس کلمات و مقدمات که می نویسم بوی کفر می آید اگر چه حقيقت ايمان و اسلام
 در بطون ايس سطور است **رباعی** ای در یغا آن شرعیت ملت رعنائی است پلتم
 بیرون آن اسلام و آن ترعنائی است به ايس همه شور است کاندرا راه آن بت دانستند
 کفر و ایمان هر دو اندر راه مایکتهای است به عزيز من معنی ايس کلمات بکدام زبان بر که
 توان گفت سری که از تحمل آن آسمان و زمین عاجز اند چگونه کشف توان کرد بلیت کرا
 خود طاقت آن کار باشد نه هر کس محرم اسرار باشد به بدان اید که الله چون ذرات
 قطره متخیل است ماییت نماند و اثر نارس از و ظاهر شد بضرورت آن اثر را اضافت
 بنا کنیم نه بمار از اینجا ترا معلوم گردد که مخلوق با اخلاق الله چه باشد اینجا فیل غلی ربه

للعجب جعله دکا و خم موی صغقا بدانی که چه بود جوامع را تو چه دانی باعث سجده ملائکه از
 راجه بود و مانع سجده مرالین راجه بود اینجا عقل مبہوت می گردد و عاقل دیوانه میشود
 بلیت که از خود طاقت این رفرا باشد به که اینجا عقلها دیوانه گردد و در قرآن خوانده -
 فَتَقْتَنِبُ قُلُوبُنَا لِحُجَّتِ رَبِّنَا نَمْنَمُ بِحَدِّهِمْ وَهُمْ فِي آثَانٍ تَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ هَـ
 قرآن خوانی چه کثاید قرآن دانی میاید تو کجا و قرآن کجا - عزیز من خدای نور و قرآن نور
 محمد نور و نور دانی چه داند بحدی ای الله لِنُورِهِ مَن جِئْنَا بِهِ لِنُورِهِمْ وَهُمْ فِي آثَانٍ تَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ هَـ
 نهاده اند و تو آن را آتش میگوئی یا نه اگر چه آن ذات آتش نیست که در کره آتش است
 بل جسم است که صفت و س گرفته است تخلقا با خلاق اسد اینجا ترا رخ نماید و سبحانی
 ما اعظم شأنی نقاب بکشاید و در اینجا ترا اعراض بخاطر آید که گوی اجزاء اند است که در بلیت
 چراغ است سلمان جواب آن اعراض و کلمه القتها الی مرقم و روح نشسته و من درین کتب
 بر قول آن بزرگ اختصار کنم که علامت الهی فی الفناء - الفناء دباب خطه من الدباب الاله
 الا من الله ثم دباب وجوده و خطه رویت من الله فیتقی رویت ما کان من الله فیتقوا الله
 من رویت فاذا کان كذلك لا یلکون مع الله غیر الله شعر مرانت ام انا هذا البین
 فی البینی به حاشاک حاشاک من اثبات اشین به بینی و بینک اینتی یزاحمنی به فارخ بلفظ
 اینتی من بینی به برادر عزیز را آنچه در مکتوب مشکل شود بنویسد تا جواب آن کشاده و شانی
 نبشته آید انشاء الله تعالی و ما یعقلها الا العالمون و استغفر الله العظیم و صلی الله
 علی محمد و آله اجمعین هـ -

صحیفه بلیت چهارم لسم الله الرحمن الرحیم - برادر عزیز دینی خواجه عزیز الدین
 دام تقواه را در رضای ایزدی بیش بقا باد مقرر داند احوال بخیر است نبشته اخوی
 رسید مضمون روشن گشت همان چند کلمه از مکتوب سابق مشکل است یعنی اینتی البین
 الا الله و معنی اذا تم الفقر فهو الله و سبحانی ما اعظم شأنی و لوائی اعظم من لوائی محمد

وليس في حقيقى سوى الله وانا الحق ايس كلمات ولعبنى احاديث كه هم برين جمله مروست چه باشد
 عزيز من ميش ازين بر تو بنشته بودم اما معلوم نكرده باشى و مرا هر بار مثل از حق تعالى شرم مى آيد
 احيار من الايمان زيرا كه ايس كلمات اهل معرفت است و من از ان جزائى نميدانم و آن مرد
 سخنى كه ميش از معرفت گويند اعتبارى ندارد و از معرفت خود چگونه توان گفت من عرف ربه بكن
 لسانه - و از چه وجه خبر توان كرد و کدام عقل و عاقل در ان مترت رسد - مصراع اينجا
 نرسد ز ورق هر سوداى به اما حديث گفت كثر اُخْفِيَا فَاَجَبْتُ اَنْ اَعْرِفَ مَرَاغِثَا
 كرده است بليت گستاخ تو كرده بر لب خود و درى من بچاره لبا لب تو و اجازت ميكند
 بر حكم و اما السائل فلاتهنر - بدان قدر كه توفيق بيايم بنويسم اگر چه بعضى كلمات و اشارات كبر
 خواهد بود از زياره فائده خالى نباشد اكنون كه عارفان بر چهار قسم اندى عوام دوم و دوم
 عوام **سپوم** خواص **چهارم** خواص خواص - عوام عوام اهل تقليد اند و ايمان
 تقليدى بيشتر اعتبارى ندارد و ايس طائفه اكثر در غل و زلل اند بيشتر ايس قوم جز مسلماني
 ظاهر ندارند و ما درين محل ذكر ايشان كنم اما عوام دانشمندان ظاهر دانند كه ايشان از
 راه استدلال و براين نظر لمقصود كنند از وحدت بكثرت روند ازين جهت نظر ايشان
 بر فعل و صفت و موصوف افتد مثلا حظ بنيد و آن را از قلم تصور كنند پس در انامل نظر
 كنند پس در دست پس در قدرت پس در ارادت پس در مرید پس در ذات مرید اينچنين
 قوم بضرورت گويند ليس في الوجود الا الله و صفاته و افعاله - عزيز من يا صرة بصيرت
 ايس طائفه بغايت قليل و ضعيف است ايشان را بظاهر اگر چه مومن گويند اما بحقيقت
 كامل نباشند و قرآن از حال ايشان خبري كند و يَقُولُونَ ثَلَاثَةً اَنْتَ اَوْ خَيْرُكُم - و ايس
 قوم بيشتر اند عزيز من نزديك اهل ظاهر شريعت صفت عين ذات نه و فعل غير ذات است
 و نظر در عين كفاست **سپوم** خواص و ايس ائمه طريقت اند و ديده ايشان بينا
 بود ليكن بسبب غبارى و بخارى بغايت روشن و صافى نباشد و بنسبت طائفه اول

اندک تر باشند و نظر از فعل بردارند و در وجود جز صفت و موصوف تصور نکنند یعنی بر صفت و ذات
 و آن را بر طریق ماده و صورت لازم و ملزوم دانند و گویند لیس فی الوجود الا الله و صفاته تجوزا
 هر دو قسم بظاهر بینند و بیاطن نه و در شریعت مسلمانانند و در حقیقت نه از قرآن بشنوه و
 قال الله تعالی استخذوا لهین الشین انما هو اله واحد ای برادر نزدیک علما صفت اگر چه
 غیر نبود عین نیز نمی تواند بود و چون عین نبود نظر درو شرک بود و چون در حقیقت نظر کنی یکی
 کافر است دوم شرک و مایه من اکثرهم بالله الا وهم شرکون - مگر آنکه ازین در مایه
 پیرافات بدست صدق و یقین عبور کند و ازین عقبات پرنکبات بپار توحید و تکلیف حکم
 و ذکر و اظهرا کلام و باطنه منفی ماسواه بگذرند الگه شاید در سلک اهل ایمان مسلک
 گردند قسم چهارم خواص خواص است و این موم اهل حقیقت اند و نظر ایشان بعبادت
 بنیاد بصیرت در غایت صفا و چشم ایشان جز بر ذات پاک نیفتد و هر چه جز حق است از نظر
 ایشان محوشده باشد و خود را نیز گم کرده باشند نیز بان ایشان جز لیس فی الوجود الا الله
 نرود و اینچنین شخص در اعصار و امصار نادریود چنانکه در ربع مکون امروز شیخ ماست
 ذکره الله بالجیز از قرآن بشنوق الله ثم ذکرهم عزیز من قرآن ازین گونه از این
 سه طایفه خبر میدهند ثم طالع لغنیة و منهم مقتصد و منهم سائق بالحق
 در لغت از این سائق چه خبر شده است و السائقون السائقون اولئك المفسرون
 حوآن مردانے فرمایند و در چه قرب توجه دانی و چه معلوم کنی که قریب الشئ - یاخذ حکمه
 چه باشد - و الله اینجا علمها بر هم زخم اگر ذره بیرون دهم سجاده شیخ الشیوخ قطب العالم
 نصیر الحق والدین که می شوریدم تا چیزی از قریب الشئ یاخذ حکم بیرون دهم خدمت شیخ
 را حاضر دیدم که انگشت مبارک بدان پاک گرفته بود گفتم منع میفرماید و هم آن را الله تعالی
 از بعضی کلمات در آخر مکتوب ترا چیزی روشن گردوزیرا که بلیت سریت درین جامی
 که جزمزد اند؟ کاین سر نه آنت که بر کس بخواند؟ رسول علیه السلام رمزی از مقام

این طاقص بیرون داده است که آن من امتی رجالا منزلتکم منزلی یوم القیمه غریز من
تو از کجادی که منزلت رسول نزدیک حق حسیست تا معلوم کنی که منزلت ایشان چیست
لیغبطهم الانبیاء یوم القیمه جو افراد رسول می گوید انا من السدره لیا والی که چه گفته است
آدم و من دونه تحت لوائی یوم القیمه حسیست و این چه مقام و کدام منزلت است ازین
کشاده تر نتوان بنشت جو افراد شرح مقامات سلوک از رسول بشنوا اول نظر چو در فعل
کرد فرمود اعود بعفوک من عفاک یعنی از فعلی لعفلی التجا کرد پس نقصان وقت تصور کرد
و از اینجا ترقی فرمود نظر بصفت افتاد گفت اعود برضاک من سخطک یعنی از وصفی بوصفی
پناه خواست و آن را نیز کمال نقص دانست پس ترقی کرد و نظر بر ذات افتاد فرمود اعود
مک منک اینجا منقطع شد و از ذات بذات گریخت پس اینجا فانی شد گفت لا احصلی
شمار علیک پس در ذات محوشد گفت انت کما اثنت علی نفسک غریز من نه بنی که چگونگی
ترقی می نمود و ترقی میکرد تا هر چه خبر ذات بود نظر از آن همه برگرفت ما زانک البصر و ما طغی
جو افراد این مقام مقام سلوک بود اما از مقام جذب در حاله مجذوبی برخیله اشارت میفرماید
یا یونر دیا لوزا لنور یا منور یعنی اینجا اول نظر در ذات کرد و هیچ وجودی را جز او موجود تصور
نکرد زیرا که هر چه جداست موجد است نه موجود پس آنچه دیگر دید از وی دید و از آن او دید
چون نظر دوم در آنچه از آن بود کرد و آن صفت وی بود لوزا لنور گفت و نظر سوم در آنچه
از او بود کرد یعنی در افعال صادر از او گفت منور لنور پس هر سه مقام همورا دیده غیر را
در آن دید خود خیال جمال غیر را چه محل عبیت هر دیده که ای جان جهان دید ترا بد در هر دو
جهان در نظرش هیچ نیامد و از دیدن اغیار دلش چشم بدزدید زیرا که شود سوخته گر چشم
کشاید جو افراد بزرگی سوگند بر زبان می راند که چهل سالست تا جز خدای چیزی ندیده ام
می میدانی که این کدام نظر است چشم دلست که جز خدای کسی را موجود ندانست اینجا حکایت
دلست و مقامات روح که چشم سرتوا اعتباری ندارد چون حضرت نبوت را در هر سه مقام

نظر اتحاد بود و وجود همان یک وجود نظر همان یک نظر باشد درین مقام فتاوح و اتحاس نمود گفت دیت
 اجعلنی نورا پس محو شد و نور محض گشت قرآن از آن خبر داد قل جاء کلمه من ربک انزلنا
 مبینة ازینجا است که سایه او بر زمین نیفتادی خود دانی که نور از سایه نبود جو انوار خدائی نور
 و قرآن نور و رسول نور و نور همان یک نور الله نور السموات و الارض اینجا عاشق و معشوق
 یکے بود و عاقل و معقول و عقل یکی شود و لیس فی الوجود الا الله تجلی فرماید بلیت گفتم که پیامبری
 تو یا پیر گفتا که دینی ز راه بگیر چون نیک بدیدم آن نمک بود و او من و پیر پیر شد و بود
 درینجا جو انوار سنو یکم ایتنا فی الافاق بر عوام است و فی الفهم بر خواص است او که گفت
 بت ثابت بر خواص خواص است اما سترانه لکل شیء حقیق خود متوأم که بیان کنم چا حاطت
 با همه چیز صانداست و او بذات با همه چیز است و هو کوننا کونکم - و کان کون من تجوی
 ثلثة اکاد الهمم و بودن او با همه انشاء الله ترا حضور بگویم که بجه طریق است شعر
 و ما کل اسرار القلب مباحته الی الکت و لکن تلقی و نقول درینجا و هزار درین عقل
 نمیکند از که در فی انفسکم افلا تبصرون چیز نویسم و یا نشینکم فیما لا تعلمون را بیان
 کنم با سر رب الغرة که درین دو آیه چندان لطائف و عجائب است که اگر مرے بیان کنم کس
 طاقت آن ندارد اسرار الوالعجب است و کتمان آن فرض رسول می فرماید استر و هیک و یا بک
 و مذ هیک جان من فداء او با و که چه رموز در طی این حروف بیرون داده است او چیز دیگر
 فرمود خلق خیر دیگر فهم کرد بلیت صیا و هو صید محمودانه همو ساقی و حریف و می و پیامنه
 همو روز ما بود که درین بیت و درین شده بود انشاء الله عشق بر عقل غالب آید و نداء
 جاء الحق و زهق الباطل در دید نگاه شاید که جمال این معانی از پرده تحریر نقاب
 بکشد و شاید این رموز جلای رخ نماید شعر العقل عقلیه الرجال و العشق محمل العقل
 العقل یقول للاتخاطب و العشق یقول لا تبال انشاء الله چنین بود پیغامبر صلی الله علیه و آله
 هر روز مهتا و مقام ترقی فرموده و هر آینه ادنی را بمقابل اعلی نقصان و گناه تصوف فرمود

كه ضرورت مستغفر گشتي چنانكه مي فرمايد **اِنَّ اَلَيْعَانَ عَلَى قَلْبِي فَاسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً**
 والا او معصوم بود و خطاب ليغفر الله لك ما تقدّم من ذنبك و ما تاخر مخاطب در پس صورت اگر
 نه آنست كه من بستم پس تحصيل حاصل آيد جو انفراد هميشه در طلب فريده بود و بر فريده ميشد
 و چون بدرجات كمال ترقى ميكرد از مقامات ناقصه مستغفري شد قرآن از ترقى خليل الله
 بهي گونه خبري دهد و كذا **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ** ملكوت السموات و الارض در پناه او
 الوهيت و ربوبيت بيرون نمودند مع ذلك بنارتي گفت اما شايد خليل الله در ابتداء خلقت اين
 گفته بود زيرا چه دوست در آغاز دوستي اگر بر مثال دوست در عالم مثل چيزي بيندازد و عليه حال
 و شدت اشتياق دوست تصور كنند **ميت** از غايت شوق و اشتياق رويت به در هر چه نظر كنم
 بدانم كه توي به چنانكه ملائكه چون **رُسُودُ نَفْسٍ فِيهِ مِنْ رُوحِي** در آدم ديدند بي توقف سجده كردند
 استاد را واسطه حجاب شد و نظر در صورت كرد گفت **عَا مَحْدِلُ مَلِكُ خَلَقْتَ طَيِّبًا - جَوَانِدًا**
فَاِذَا سَوَّيْتَهُ وَ نَفَخْتَ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا اِلَيْهِمْ سَاجِدِينَ در پناه او جاز
 البقي عني البصر و چنين نبود زيرا چه حقيقت معني آنست **فَقَعُوا السَّوْحَى لَهَذَا اسلَحِلْ**
 و اينجا سجده مراد را بودند آدم را ظاهر وجود آدم او را در بلاد است و از ليس في الوجود الا الله
 غافل گشت و چون حكم بنفاذ رسيده بود آنجا ندانست كه ميوست و همه اوست و آل نظر او را از
 سجده مانع گشت و از آل سعادت محروم گردانيد و آل بلا او را از تصرف خود رسيد زيرا چه نيت
 او در نيت او باقي بود تا گفت اما خير منه غرض من عاشق كامل آنست كه در وجود جز معشوق
 نداند از محبوب پارسيدند كجا بودي گفت بيلي گفتند چه كردي گفت بيلي بدبي منظر چه پارسيدند
 گفتي بيلي آري او چون همه بيلي گشته بود بضرورت بيلي گفته انشاء الله آنجا كه بيان آن مقام
 كنم اسرار همه آنجا بنويسم - جو انفراد در پس مقام استاد و شاگرد آيد و شاگرد استاد و اسد و كوني
مَلَكُهُ مِنْ كَيْتَاءَ - نَحْنُ نَا اَيَّةَ اللَّيْلِ وَ جَعَلْنَا اَيَّةَ النَّهَارِ مُبْصَرَةً اينجا معلوم شد
 تا بداني كه سعادت نفخه الهی كه و نفخت فيه من رُوحِي در جمیع البشر موجود است لا اله الا الله

چه اين فقه بعد التوبه چهل آيد عزيز من مراد از اين تسويه تسويه اعضا نيست بل كه تسويه اخلاق
و بنا بر اين محال كشف و نيز آيه قلما تلغ شده و استوي آئينه حكما و علما اين سر
بر صحرانهد وليكن اين سر جز محرم نماند سبحان الله از غرض كجاست نعمت جو افرو خدا قلما اجتن عليه
الليل را ي كو كبا نه آن شب بود كه تو ميداني تو آن ستاره كه تومي شناسي عزيز من ترقى
بود از ادنى سوي اعلى و ظهور نورى بعد نورى اما در اين مقام محو نبود بضرورت و جهت و بهي
گفت عزيز من در مقام محو و بهي كجا اندزير كه در اين مقام جزا لذي نديدي آنجا همه او بود
نه اين بليت نام و ز خود فنا مطلق نه شود اثبات و نفى او محقق نشود - لوحيد حلول نيست
نا بودن است و زنى بگزاران آدمى حق نشود نگاه كن كه از مقام محبت تا منزل خلت چند است
كه عرش تا شتر است

سَنَّا بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدٍ - عزيز من سالك صادق را بهمين حال است هر لحظه كارش در ترقى
روزگارش هر دمى مترقى جو افرو خدا آتس هر روز از مقامى بمقامى شيب تريم و دانيم كه بالاتريم
وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُخَيَّرُونَ صُنْعًا عِيت سناگر در سن تاب مگر بود كسم بهر خد كه بيشتر يوم
باز پس آرسه چون نذار قلشفنا عمت عطاءك فبصرتك اليوم محل بد و در
معلوم كود و مسلماني يا كافرو الله مسلماني نه كافرو از كافرى خود چه خبردارى بخداى سالك صادق
را چندين مقام بايد گذشت تا بكا فري رسد نگاه از اين ظلمات كفر صبح صادق ايمان بدد و از
جلباب كافرى عروى اسلام رخ نمايد جو افرو خدا قلما اجتن عليه الليل را ي كو كبا از اين حال خبر
ميكند و توجه داني كه نه حجاباں و را را العرش چه باشد و از نور سياه و سپيد چه فهم خواي كرد
بخون جگر سالك در اين مقام رسد انگاشايد فقه انا شهب فمابثام جان او رسد كفو
اسلام صفت لبش نند در مقامى كه لبش نماند هر دو با موصوف محو شوند و بمجا الله الباطل -
و بحق الحق بكلماته در اين مقام روشن گردد و تا ترا از كفو ايمان خبر باشد از اين عالم بچي
به بهي كه آن بزرگ بران بزرگ چه نبسته است كه الدخول في الكفر الحقيقي و الخروج

مفسر تائيد صحيح فقه و بيان اعتدال جرات بجايت كرد خد اى اسلمه سالك محروم
درى كشم - در دست فوايلى - ۳

عن الاسلام المجازی دان لا تلتفت الا بما كان ورا را لشخص الثلثة حتی یکن مسلما و کافرا و ان
 گشت و را بر ندا فلست مومنا و لا کافرا و ان گشت تحت بذانانت مشرک مسلم و ان گشت جاهلا
 من هذا فلا قيمة کاستی بلیت ترا بخانه آگاهی نه از خویش به که آخر آگاهی بر خیزد از تو
 چنان مستغرق آن نور کردی با کز آن لذت زمستی دور کردی به در انجا کفر و ایمان سهو گردید
 بجز حق هر چه باشد محو گردد به آوا تم الفقر فهو اسد ترا انجا بخ نمایند و لیکن نماید تا شاید لاله
 الا اسد نقاب عزت نکشد بد و اسد که نکشد تا عروس لاله جمال بی مثال نماید و هرگز نماید تا در
 مقام سبحانی ما عظم شانی نرزد لکنی و در خانه نوای اعظم من لوازم محمد ساکن نشوی و انا الحق بعد
 وقت نو نگردد کرات از زبان خواجه خود شنیده ام که می گفت اسد و لا سواه هیچ دانی که در
 کدام مقام هست و کس خود از آن مقام چه خبر توان کرد و کدام عقل در توان یافت لا یعرفهم
 غیری دیده اغیار را ازین جمال محروم گردانیده است - عزیز من در اینجا گفت لا یعرف اسد
 غیر اسد و در اینجا گفت لا یعرفهم غیری هر دو یک معنی دارد تفاوتی نیست - جوالم و ان قرآن
 بشنو ان تخلص و الله یضمر کلمه تحقق است که باری عز اسمه از استفسار بغیر منزه
 است و مستغنی و ما النصر الا من عند الله اما چون رسول از کسوت بشیرت بیرون آمده بود
 و محو گشته بر آید و این شده بود و این او خود را در محمل او یاد کرد یعنی نه اوست که همه منم بلیت
 اینجا همه وحدت است ای دوست به در عالم نادویی بنات به گوش دار که چه گفته است
 من رانی فقد رای اسد قرآن بدین گوی و او که من تطعم الس منول فقد اطاع الله
 و ازین کثاده ترجم از قرآن بشنو - ان الذین یبالیعون نلت انما یبالیعون الله و ریعنا
 چه اسرار است که این آیت بر صحرانها ده است بلیت آنها که بوده است همه گشت
 موی به مار البیان هیچ نموده است و وی به تمید انم که چه فهم خواهی کرد زیرا چه آن معانی
 که در کسوت حریف است جز بر دل پاک تجلی نکند که الطهور شرط الایمان و دل جز بزرگ
 ماسوی اسد پاک نشود - جوالم مردا ابتدا را این کار طهارت است چنانکه ظاهر نمازی وضو

درست نیست بی طهارت قلب ذکر و انیت جنب را چوں بگوید نماند باشد جنابت با
بودیم چنین چوں در دل جز حق بود خفیت باشد هرگز قلاح نیاید قداً فلیح منی شرکی - چوں
شرکیه یافت اینجا ذکر اسم ربه فصلی - شود عزیز من میدانی فصلی چه باشد یعنی چوں طهارت
حاصل شد انگاه مرایا دکن چنانکه جز من در دلش نبود فصلی یعنی بسوزد و محو گردد تا جز ناکور
نمود رحمت انیت بر بند و وصحت توحید نزول فرماید چو انحراف چگونه در دل غیرا و بودان
اَلْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا عزیز من می فرماید وَاذْكُرْ اِذَا سَلَّيْتَ
بِیچ دانی چه فرموده است یعنی اذکرنی اذالنیت غیری تا انگاه غیر او را و خود را نیز که نو
از روی ظاهر غیره فراموش کنی یاد او حرام و شرک محض بود **صلیت** بایا و خود مریا و خدا
شرک بود تا من نشوم ز خود جدا شرک بود چو انحراف قلب المومن عرش الله و التَّحَنُّنُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى دانی چه باشد و از کجا دانی که تو کجا دل از کجا بپایان ببرد ختم لا یغیا
آری توجیه که عرش حییت والرحمن علی العرش استوی - کیست و لکن لیعنی قلب عبد
المومن مرآة المومن چه باشد چو انحراف کشاده تربشتن ازین ممنوع چه کنم اما اگر کسی در مقام
المومن مرآة المومن رسد - المومن نیظر بنور الله شود انگاه داند که المومن مرآة المومن
چه باشد و بی لیم و بی بصرو بی طبش و بی نطق حییت پس هر چه از دور وجود آید
از بود بل همه حق بود و هم از حق بود و قَدْ مَاتَ اِذَا مَرَّ مَاتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَحِيمٌ -
خواهی که سخن ز جان آگه شنوی ؟ و اسرار درونی شهنشہ شنوی ؟ گم کرد ز خویش تا تو
از هستی خود بی خود همه انی انا الله شنوی ؟ بدان ایدک الله چوں شخصی فانی شود یعنی
از انیت بیرون آید و در وصف ذات باری محو گردد اتحاد صفت حاصل آید و اندک ایس
اتحاد میاں دو چیز بود که چوں هر دو یکجا فرام آید گویند اتحاد است چنانکه اگر قدر
خاک در آب اندازی اگر چه از روی ظاهر هر دو یکی شده باشند اما مناسبت بینهما
ظاهر بود و در میان اتحاد آنست که در اصل آن هر دو یک اند بینهما مناسبتی نه مناسبت

همین اینست بود چو آن محو شد آن خود همان کی است در یغا این اسرار حضرت آبی خود کشف کرد
 است که انسان سری و اسر صفتی و الصفة لا ینفک عنی درین مقام لا اله الا الله درست
 آید **مَحْجُوًّا اللَّهُ مَا لَيْشَاءُ وَبُيِّنَتْ** در بمقام بیت جاغم ستم زن ازان بگزرند تا با تو کی
 شود و دوی بر خیزد درین بیت سری عجیب فهم من فهم کل مَنْ عَلِمَهَا فَإِنْ وَفَّقَا
 وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَاکْرام همین معنی دارد جو الحمد **قَلَمَّا تَخَلَّى رَبُّهُ لِلْجَلَلِ**
جَلَلُهُ ذَكَرًا وَخَرَّمُوسَى صَعِقَاهُ عزیزین تجلی اگر چه انواع است ولیکن ازیں
 بیرون نیست یا تجلی ذات یا تجلی وجه و هر آئینه بر سر که متجلی گردد **مُحْكَمَةً جَعَلَهُ ذَكَرًا وَخَرَّمُوسَى**
 صمعه و اینجا چون متجلی علیه محو شود بے شک جز متجلی نبود جو الحمد **إِنِّي أَنْتَ نَارًا دَانِي**
 چه بود **قَلَمَّا جَاءَ هَاؤُدَى مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ** چه شد
مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَأْمُوسَى إِلَى أَنَا اللَّهُ چه معنی دارد اگر چه کشف این اسرار مباح
 نیست هم از برای تفرس بگویم عزیزین **إِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ سَيِّئَةً** او بود و آن بقدر
 مبارکش و آن شجره جان عزیزش و آنی انا الله سر آن شجره است پس بحقیقت همه او بودند
 این **إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ السَّادِدُ** اینجا بدانی چه باشد و نیز ای برادر تان دانی که آن جبل کوه سنگی
 بود و تجلی بر سنگ بود و بیوشی ازان جهت بود در یغا که چشم دل بشیر خلق از جمال
 عروس معانی قرآن محبوب است که **إِنْ لِلْقُرْآنِ لَبَطْنًا وَلِبَطْنُهُ لَبَطْنًا إِلَى سَبْعَةِ الْبَطْنِ** عزیز
 من شخصی که کلام پاک حق بی واسطه شود و طاقت داشت چگونه و کاکت سنگی و او را بهوش
 گرداند لیکن چنانکه کلام با او بود تجلی هم بر دل او بود و ذکر جبل باطنی از قرآن بشنو و تکرر
الْجِبَالُ تَحْسِبُهَا جَا مِلَّةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّيْحَابِ اما هیچ دانی که بعد افاقت توبه انحراف
 بود عزیزین فرمان یافت که سوی دل نگاه کن که از غایت شوق عجلت کرد و درل نظر کرد
 چو آن محو گشت و از خود فانی شد و در عالم اتحاد رفت بعد از اقامت دانسته که نظر بر غیبه او
 کرد خطا بود توبه کرد یعنی دانسته افاقت موجب فرقت شد و آن از جهت یک نظر شد که

در غیر کرد پس توبه میکرد و مسلمان میشد که مگر باز در عالم میبرد. **حلیت** حیف است قوی حیف
 تو اینجا و من اینجا : را راست قوی زار دل اینجا و تن اینجا : و از کجا بزند که آن نصیب باز
 البصر و ماطنی آمده بود **حلیت** از دولت و حالش دانی که بخش یافت : آن کش بخیر خیش
 در دیده نور نیست جواخرا آن کلام نه گویش ظاهر شنید بل همه گوش و چشم و تمام دل شده
 بود عزیز من اینجا چنداں درد و اندوه دارم که هیچ نمیدانم که چگونه و چه نویسم اگر نام زده
 گم شده یا بمشاید شمه با او بگویم و بشنوم و با تو خود نتوان گفت **حلیت** غم دل با تو چه گویم
 که نداری غم دل : غم دل با که توان گفت که در وی دارد : جواخرا **إِنَّ اللَّهَ يُحْوِلُ**
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ تیغ دور و یمنی زند این آیت همه اسرار الهی کشف کرده است و کمتر
 کیسه معلوم کرده باشد و من خود کاشده ترازی نشستن نتوانم که **حلیت** **وَلَوْ شِئْنَا لَنَذَّهَبَنَّ**
بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ و ما راز نهاد رسل بر آورده است من خود کیستم و چه **حلیت**
 آن زده که در شمار نایمانیم : ما نمیم که در هیچ حساب نایم : **الْقَصَّةُ** بطولها **مصرع** قصه
 چه کم در از کوتاهی به : عزیز من آن همه که نهم شمه از بوستان معرفت و قطره از بحر محبت
 عرفا نیست از آن بزرگ شنیده که عرف ربی برقی و آن دیگری فرماید عرفت الله بالتمسک
 والله تفاوت در مقام و بزرگوار همچنین است از عرش تا شری عرف ربی برقی و اگر
 و عرفت الله باسد و گر - اما بر دوسر و نفخت فیه من روحی بیرون داده اند لیکن ادا از درجه
 خود و این از محل خولش نظر آپ در صفت است و نظر او در ذات شتان بینما - عزیز من
 اگر و نفخت فیه من روحی بنودی ادا که شناختی و خود انداز که بود که سلطان لا یعرف
 غیره اینجا بسیار است ایستاده است در این رسول چگونه فرست انسان سر بیرون داده است
 که من عرف لنبه فقد عرف ربه - عزیز من رسول صلی الله علیه و سلم در حق فرمود که من را بی
 فقد رای الحق - درین مقام فقد عرف ربه می فرماید زیرا چه الوهیت دیگر است و از **حلیت**
 دیگر اینجا سر به بوالعجب است و چه دانی که چه فرموده است و نفس یعنی روح حقیقی را

بار بوبیت چه مناسبت است تا از معرفت آن معرفت رب حاصل می آید و اسرار قلم
 نمی رود که پیش ازین بنویسم و نیز فقد عرف رب سبب قصور با صبر بصیرت تو فرموده است و لا
 در اینجا بر اهل کمال می فرماید من رانی فقد رای الحق و اسرار تحت این کلمات چندان اسرار است اگر
 یکبار از صد بنویسم از آنکه ظاهر کس طاقت آن ندارد و نیز کمتر کسی معلوم کند **مصرع** خرد
 اینجا شود مخون مطلق و خود من ازین مقام پیش ازین نتوانم بنشت و سالک را خود همین قدر
 کافیت و اگر سلوک کنی و از غر اجمعت اینست خلاص یابی جمال شادان سطور خود با صبر
 بصیرت بینی از گفت و شنید غیره فارغ گردی غریز من می گوید که درغ نفسک و تعالی تا
 با خودی و چون بخودی اوی و اسد و اسواه درین مقام است اکنون غریز من رمز از
 عالم توحید و حریفی از دفتر اتحاد بنویسم و بالو گویم که الفناء فی الفناء چگون بود و اذا تم الفقر
 فهو التفر و سبحانی ما اعظم شأنی و لواهی اعظم من لواحم و اما الحق و من عرف نفسه فقد
 عرف ربه و من رانی فقد رای السعیه باشد و ترا میثا لها عقلی بر لانی باز نمی آید
 آن را فهم توانی کردن و لیضرب اسد الامثال للناس لعلهم يتذكرون - اگر چه همین معنی در
 مکتوب و مکتوبات دیگر پیشین بنشته ام و لیکن دائم فهم کرده باشی حاله کشاده تر نویسم
 بدان نور اسد قلبک روغنی که در چراغ است و آتش که در سر پلیدی بهیجا مغارت ظاهر
 است اما از جهت باطن و من و جبهه دون وجهیه مناسبت تمام است اینجا چون آتش سر
 پلیدی در روغن عمل کند و آن را سویی خود جذب فرماید در روغن چون بدور سید بر آئینه
 حکم اگر گرفته چه گوی آن آتش بود یا روغن جو اخردا جذبه من جذبات الرحمن تو ازین
 عمل التقلید اینجا ترا سیاست کند پس بدانی که انی لاجد لفسن الرحمن من جانبین
 چه باشد جو اخردا فارسلنا الیکها روحنا ذکر است و نفخت فی من روحی و گردوغا
 خواستم تا روزه از و نحن اقرب الیه منکم - و لیکن لا تبصرون بکوا با سر
 و نفخت فی من روحی چیر بیرون و هم حدیث ان الاسرار صولوا عن الاغیار انگشت

منع در دمان غیرت می کند که اهل بسیار است در اینجا شنیده که مریدان گویند پیر پستی خدای پستی
 دانی که چه باشد هرگز ندانی و اینجا است که مریدان صادق محبت از سبب پستی اهل طواهر
 در خلوت گاه خود سوی پیر می آکنند و در بلا اگر چه بظاہر روی سوی کعبه کنند لیکن روی
 باطن ایشان جز طرف پیر نبوده بلیت موضع شادی توئی و معدن جود و کرم به قبله ماروئی
 است و قبله هر کس حرم در اینجا این بیت چه خوش گفته است بلیت کعبه و بتخانه عجب آید
 و پس به خیر گویا بروی آن یار کو به هم برین معنی خواجہ جن که یکے از پیوستگان حضرت شیخ
 شیوخ شیخ نظام الدین است گفته بلیت هر قوم راست داهی دینی و قبله گاہ به من قبله
 راست کردم بر سمت کز کلامی به زیرا چه آن مفقود و مطلوب ایشانست جز در پیر نمی گنجید
 خَيْرُ الْوَالِدِ مُسَجِّدًا - سِر - هَمَّجِدَ الْمَلَأَ لَكَلَهُمُ انْجَابًا دانی که او بود نه این و سوی ام
 بود نه جاب این - جو امر دانا بد ترا اینجا در خاطر گذرد مگر این اتحاد ذاتی باشد تعالی
 عَنْ ذَٰلِكَ عَزِيزٌ مَنْ تَوَازَعَكَ خَيْرٌ نَدَايَ وَمَنْ يُوْنِي الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا
 كَثِيرًا این مثل آنست که ممکن است زمین آتش شود و آتش زمین گردد و هوا آب شود و آب
 گردد و آن اتحاد ذاتی نبود بل اتحاد صفت است - و حکما این را تبدل و استحالت خوانند و اینها
 هر دو در صفت بودند در ذات و من اتحاد ذاتی در اجسام و جوهر منع کرده ام خصوصاً
 با ذات واجب الوجود جل ذکره و اگر گویی اذاتم الفقر فهو اسد راجه معنی تواند بود بدان
 اندک اسد اذاتم الفقر فهو اسد گفته و گفته است اذاتم الفقير راجه فقير دانست و
 فقر صفت است پس آنکه آن صفت بجز ترک ماسوی اسد تمام نبود چون ماسوی از میان
 خواست جز به نباشد پس از نهال او نذرانی انا اسد بر آید - جو امر دانا بشریت جز صفت
 الوهیت نمونگر بود لِحَقِّ الْحَقِّ وَ يُبْطِلُ الْبَاطِلَ آری چون لاهوت در ناسوت بخانی در
 بجایار روی بعدم نهی فَاَصْلَحَ هَشِيمًا نَدَّ رُوْحَ الرَّبِّ يَاسَح - وَ كَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 مُّقْتَدِرًا چه دادم ازین آیه چه فهم کرده - نه بینی چون آفتاب سراز افق بر گیسرد

کو اکب همه ناپدید گردد و بمن الملائک الیوم لله الواحد القهار درین حالت همه
 آفتاب بودند ستاره عزیز من اگر حجاب زمین در میان بنو دے هرگز هیچ ستاره در عالم
 ظهور نیافتی اگر چه میان تو و او حجاب بسیار است اما حجاب بزرگ همین اینست هست
 و اینجای سری عظیم است بلیت در بیخ این را از اینجا گفتنی نیست به در اسرار شامان شفتی
 نیست به جو اهردا او ترا می فرماید و قاتلوهم حتی لا تلوهم حتی لا تلوهم فتنه و لکون
 الدین لله و این قال ترا بالنفس خود و اوصاف بشری پیدا کرد تا فتنه نوی تو
 منقطع و منقطع گردد و همه لله بود و چون لله بود همه الله بود و فتنه عزیز من درین مقام
 اتحاد صفت ثابت گردد زیرا چه فارق بینما جز و جوب خاص ذاتی نیست اما جعل الله
 آدم علی صورته ای فی کل نیست الیه من الاسماء و الصفات ماعدا الوجوب الذاتی و لذلک
 جعله خلیفه فان لم یکن بصورة من استخلفه لما صحت الخلافة له و لا بد له ان یقوم بجمیع
 ما یتحتاج الیه من استخلفه علیه و الا فلیس بخلیفه علیه فانما صورته الظاهرة من حقائق
 العالم و صورته الباطنة علی صورته الحق تعالی فهو الحق الحق و من ذلک اذا شهیدنا اذا
 شهیدنا نفوسا و اذا شهیدنا نفوسنا شهیدناه مصراع انا من اهو و من اهو انا
 و لذلک قال من عرف نفسه فقد عرف ربه و الله درین چند سطور چنداں جواب هر امرار
 است که ما یعلمها الا العارف بالله من الراستخین فی العلم مصراع اگر عقل تو آن
 فهم کند مرد توئی به آسے برادر اگر ماد و چراغ محاذی یکدیگر بداریم نور هر دو چراغ یکدیگر
 زیرا چه بحقیقت حال یک نور است که در دو چراغ است و اینجا عجب سری بوالعجب
 و فرست - جو اهردا صفات ماری عز همه ازلی است و چون نظر بر اصل کنیم جمله یک
 بود و آن یک از جهت ظهور آثار مختلف ترا متعدد و تعدد درین حضرت مجال است -
 لانه تعالی احدیه الذات و الصفة یعنی بالحیوة لعلم و یقدر و یرید و یتکلم و یسمع و یمصر
 یا لعلم و یقدر و کذلک فی سائر الصفات یعنی بحصول بکلو احد من صفاته ما یحصل بجمیع

لان ذات کلمات حیوة و کلمات علم و کلمات قدرت و کلمات اراده عزیز من این کلمات نه آنست که کس شرح
 تواند کرد آری لایفی بشرحه المداد و لا الاقلام و تعجز عن ادراکها عقول الخواص و العوام الامم
 اطلقة السعیه و اظهره علی ذلک کمال فلا ینظر علی غیب احد الا من ارضی من رسول ^{کمال} کلصل
 ذلک الا بعد ما جاوزت مراتب العقول و المعقول و المنقول جو افراد بدین زبان و قلم چه بفرست
 و تحریر تو انم کرد **بلیت** شده بیکار در وصف جمالش به زبان در کام در دست انامل به
 بدان ارشد که اسد هر چه خبر و صفت اوست و اثر آن صفت محدث است و محدث در غایت
 عجز و ضعف بود و چون قوی بر حسب قبول و قابلیت در ضعیف اثر کند بر آئینه او را محو گرداند آن
 الملوک ادا و خلوا فیه افسد و مها و جعلوا اغرة اهلها اذله - عزیز من آفتاب همه وقت
 تا بانست اما هر سنگی لعل و عشیق تواند گشت عزیز من تو آئینه را صیقل کن تا خود آفتاب در تو
 متجلی شود الگه بدانی که میگویم و چه مینویسم - جوان مردا چون اثر صفت اولی در محدث
 اثر گردد قوت گرفت هر آئینه مضحک گردانید پس اتحاد ازلی با ازلی حاصل گشت چنانکه
 میای این و آن تعریفی نتوان کرد که آن کفر بود از قرآن **لَشَوَاتِ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ**
بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُؤْتُونَكَ الْكُفْرَ قَوَائِمًا إِنَّ اللَّهَ وَرُسُلَهُ أُولُو دِينٍ درین مقام
 جدای نبود که همه خدای است **بلیت** در عالم وصل و توحید ای بنود به سوز دل عاشقان بای
 بنود به چو رفت ز تو توئی و تو محو شدی به بے شک شبیه من بجز خدای نبود توحید
 درین مقام است و کلمه توحید اینجا درست بود و چون مرد تخلفوا با خلاق اسد کامل گشت
 بر آئینه جذبه من جذبات الرحمن او را بر گرفت فلما بلغ أشده و استوى ألبانه
 حکما و علما پس حال او آن باشد که روغن چراغ را آتش سر بلیت جذب کند و یا اثر
 از اشیر در قطره آبی موثر آید و کذلک الحدید همی مع بقار وجوده الحدید یسمی ناراً -
 عزیز من حکم مر غلبه را است تو هم دانی که غالب کدام است و من غلب سلب دانی که
 چه باشد و اینجا سری عظیم است و بر آئینه سبحانی ما اعظم ثانی و لواهی اعظم من اعظم

و اما بحق بدانی در پس مقام بود است عزیز من فرمان هم بریں جمله است وَ تَبْتَلِ الْاَيُّهَا
تَبْتَلِ الْاَيُّهَا و این درست نبود تا از کل ماسوی السد قطع نگردد و چون شد هر آئینه همه او بود
نه این جو افر و مجنون دگر است و مجذوب دگر مجنون آنست که دماغ او سبب اخلاط
سوخته و با سبب دیوی و یابری خلل پذیرد و عقل او پوشیده گردد و چون آن را بعلاجی
دفع کند باز بعقل خود باز گردد و سخن آن شخص هرگز مرتبط نبود مگر نادر و شاید از وی
سخنی بیرون افتد که موافق مطلوب سامع بود و آن از انجاست که حواس بشری او گم
شده است بدان مقدار هر آئینه روحانی صفا یافته بود و نیز شاید که از القاء آن دیو
پری باشد که بر مسلط است اما مجذوب بر دو نوع است یکی مجذوب مطلق دوم
مجنون معتد مجذوب معتد بنی نود یا ولی صاحب دعوت زیرا چه بنی دوی بر دو
مجنون اند لیکن بقید بعضی از بشریت معتد اند تا مقام دعوت و هدایت معمر مانند
الشیان را بدینا و اهل آن چه کار بودی چنانکه رسول مصلی السد علیه و سلم را چون جذب
غلبه کردی خواسته که بر مایه حق تعالی حکم کرده تا دست مبارک بر سینه پاک ام المومنین
سبنهادی و فرموده کلینی یا حمیرا و حدیث حُتِّبَ الیَّ من دیکم ثلاث معروف است
جو افر و همین حدیث دلیل است که این معنی بر تیره بود تا روز وفات او را عذاب سخت
می نمود تا گفت من بشری بخروج الصفر بشرت بدخول الجنة در دنیا تا چه حد مرگ را آرزو
میکرد اما مجذوب مطلق ولی صاحب سکر است ظاهرا و سیمه مجانبین ماند و باطن او بنور
علم باشد و این شخص را بل عجب احوال بود که عقول از ادراک آن عاجز و قاصر بود مثال
سدا لامر من قبل و من بعد بدست او و صند و لَدَيْهِ طَلَّتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْاَرْضُ و او را بود
از غرض کجای فتم نور السد قلبیک که ماه میج نوری ندارد و معلوم است که اندازه قبول
و قابلیت چگونه آفتاب خود را در وی نمی نماید پس المومن مرآة السد چه دانی و از قلب من
عرش السد چه خبر داری و از اکثر حصن علی العرش استلوی چه معلوم کرده باشی

عزیز من عرش معنوی قلب مومن است و لکن لسیعنی قلب عبدی المومن و الله اگر الرحمن علی
 العرش استوی نبودے ہرگز دل را دریں عالم استوی نبودی تو چہ دانی کہ تو چہ چیزے و خود را
 چہ شناسی **ہدیت** ای آئینہ جمال شاہی کہ توئی؛ ای نسخہ نامہ الہی کہ توئی؛ خلق آدم
 علی صورتہ اینجا تجلی فرماید **ہدیت** دل عرش خدائی بے نیاز است؛ کا بجا نہ سجود نی نماز است
 دل آئینہ جمال شاہی است؛ دل معدن جوہر الہی است؛ جو ائمہ را آن بزرگ در مناجات
 گفت یارب ما الحکمۃ فی خلقی فقال رویتی فی مرآۃ روحک عزیز من کل شیء مالک الا وہ
 اینجا چہ غمرہ ہا رسنیہ دوزاں باشد انی لا اجد نفس الرحمن من جانب الیمین چگونہ درست
 آید و دریں محل ترا در خاطر آید کہ میان لاہوت و ناسوت چہ مناسبت جو ائمہ را دریں ہیج
 شبہ ہدیت لیکن اگر ناسوت باشد ناسوت موجودی در میان دو عدم است ہیچو طہری
 میان دو دم یعنی اگر عورتی دور و زدم دید و دور و زندید باز دور و زدم دیگر دید این دو
 میان را اعتباری نبود ہم چنان ناسوت ہیج اعتباری ندارد و الاحمال کہ در آن حضرت
 کار سے بے نسبت تصور تواں کرد ای عزیز تو درون پرده انا معرضنا الامانۃ علی کما
 و الارض محروم شدہ و عروس و نفخت فیہ من روحی ترا جمال نمودہ و نور خلق آدم
 علی صورتہ بر تو تجلی نہ فرمودہ و سر من عرف لفہ فقد عرف ربہ بر تو کشف نگشتہ۔
 جو ائمہ را خفاش مسکین از ضعف بصر ضیق حدقہ طاقت نور آفتاب ندارد بضرورت
 روز را شب انکار و **ہدیت** تواز کوری را آفتابی نہ بینی بگنہ بر تو باشد نہ بر آفتاب
 عزیز من تو دانی کہ عیسے را از کجا روح اللہ گفتہ اند و بعضے خود او را از چہ جہت اللہ خوانند
 اسے در یخ مثل مادرین معانی مثل آن کوہ را آن است کہ در شہر الیثاں پہلے در آمد و الیثاں
 برای معرفت او بیرون آمدند و ہر یکے از الیثاں عضوے از آن پیل بگرفتہ و مساسی کرد
 پس ہر یکے آنچہ بخت معلوم کردہ آن را اسے و صفتے وضع کرد و بحقیقت ذات واحد
 بود اما بینا یا دگر ند و آن چشمتے دگر است روزے کہ آن چشم در من کشاید ہرگز از من

سخن نشنوی و نہ آوازی بر آید امید دارم کہ چنین بود **ملیت** رفوی کہ مراد بل بر من
 در گیردہ از من ہمہ من بکرم برگیردہ او من شوم و من او سے خواہم من بہ این خواست اگر
 نجات بود برگیردہ جواں مرد سلطان المحققین مولانا حجۃ الاسلام سے فرماید الفانی
 فی التوحید الذی یکون مستغرقا بالواحد الحق حتی لا یلتفت الی غیرہ ولا الی نفسہ لانہ من
 حیث انہ ہو غیر اللہ وان لم یحققا لمعنی الغیرۃ واینجا عجب سرسیت از ورائی پردہ شمع
 بیرون دادہ است اما توجہ دانی و از کجا فہم تو انجارسد عزیز من گفتہ کہ قوی و ضعیف
 بر حسب تناسب و تشاکل اثر کنند و ضعیف بر اندازہ استعداد و قابلیت قبول فیض قوی کند
 ہر آئینہ موصوف بصفت او گردد و مسمی ہم باسم او شود لابل ہمو گردد نہ بینی کہ روح حیوانی
 کہ در دل است آن بحقیقت روح نیست بل بنجارسیت لطیف از احاطہ متولد شود و حیات
 و قوام این بنجار کہ موجب حیات و قوام بدن است بواسطہ روح محض است کہ از خزانہ
 وحدت است و در تن مکانی معین ندارد بل نہ دروں است و نہ بیرون و چگونگی وی
 بر عقلہا پوشیدہ است من عرف نفسه فقد عرف ربه اینجا محقق گردد و لیکن چوں آن
 حقیقت دریں مجازا شر کرد و ایں صفت او گرفته ہر آئینہ از ایں در اسم و وصف مباہت
 و مغائرۃ ہر خواست ایں ہمہ او گشت و نام و نشان ایں محوش **ملیت** بی نام بدم
 زرد و توین پگشتم زخم تو بی نشان سم بہ عزیز من دانی کہ روح کہ نام است قل الروح
 مِنْ أَمْرِ رَبِّي - و ایں امر حسبیت **الآلہ الخلق** و **الامر** از بنجاد است کہ از عالم خلق نیست -
 جو امر دلس جزا اثری خاص صفت ذات الہی نبود و محل تجلی اوست زیرا چہ طاقت
 تجلی الہی جز صفت الہی را نتواند بود و ان محاور ضحاح بشریہ جز بدیں صفت نباشد
 آدم الفکر فہو اللہ دریں مقام است جو امر دال اہل ظاہر گویند معرفت روح محال است
 چہ حق از وی بیانی نفرمودہ است و ایں جز سبب قصور عقل بعضی بنودہ است والا
 و ائمہ اینجا کسی است کہ او را در بدایت سلوک عالم ارواح کشف شدہ و روح خود

و دیگر ارواح را معائنہ و مشاہدہ کرده است و توجہ دانی که این چه مقام است و نہا عند
اہل السلوک من ادنی المقامات و فی الجملہ انہیں کثاہہ نہ نتوانم بنشت فہم من فہم - عزیز
مولانا حاجت الاسلام می فرماید کہ سالک را پیش از آنکہ منازل راہ سلوک قطع کند باید
کہ نود و نہ نام باری غر اسمہ نام او و اوصاف او شود و درین آسامی و اوصاف سالک
صحو شود پس بہ او باشد نہ این تخلقوا باخلاق اسد ظاہر گردد و من رانی فقد رای اسد
اینجا رخ نماید سر سجانی نا اعظم شانی منکشف گردد - جو امر خدا اگر فری این سر انا خلقنا
مِنَ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ بِيَدِهِ دہم واسد عالمہا بر ہم زند بلیت نہ ہر کس بود لائق سر شاہ
بگو بر کہ گویم من این را ز آہ و جابل دانکہ مراد من انہیں دانست اتحاد است ذلالت
مباحہم من العلم آری بچارہ از اتحاد تا الصاف خبری ندارد و این عالم تصاف
والا ضادی را تا خود اتحاد نیست و بحقیقت ذات او را با صفت خاص خود و صفت مخصوص
را با ذات و اثر را با صفت و صفت با اثر خود اتحاد حقیقی است و اینجا سر ما عظیم است فہم
من فہم در لغت و ہر ار در لغت کہ این مکتوب خود بغایت کثاہہ بنشتہ ام و نہ انم کہ فہم
خوای کرد و من بخون جگر می نولسم و از ہر ارگونہ اسرار کہ در جباب ہر گشتہ از کلمات متطو
یکی ہم تمام نگفتہ ام و نتوانم گفت کہ علماء ظاہر طاقت شنیدن این ندارند عزیز من
بعضی برین کلمات بخند و طامات دانش و بعضی کزاف و ہدیان خوانند و بعضی کفر
لصور کنند جو امر خدا اینجا ضرورت کہ عارفان ضحکہ جاہلان باشد اِنَّ الَّذِيْنَ اٰتَوْا
كَالْوَاقِعِ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لَيُضْحَكُوْنَ - وَاِذَا مَرُّوْكُمْ بِنِعْمَةِ رَبِّكُمْ وَنَسِيتُمْ
اِلٰى اَهْلِيْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ اِنَّهُمْ قٰلُوْا اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَضٰلُوْنَ اِمٰمِی برادر
آن روز را باش فالکوم الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ لَيُضْحَكُوْنَ عَلٰى اُولٰٓئِكَ
بِنَظَرٍ و ن جو ان مرد شاید آن قوم نامعلوم از غایت قصور فہم عدم معرفت بر قل
عارفی فتوی دہند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہا میفرماید کہ من اگر آیہ تینزل الام

بنین را تفسیر کنم صحابه را شناسار کنند امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه می فرماید اگر من سرای
 آیه بیرون دهم صحابه را عابد و شن خوانند و امر و پیغام بر فرموده است آنانندیه العلم و علی
 بابیان بر کس آن علم داشت که علی داشت در حدیث است **كَلِمَاتُ النَّاسِ عَلَى قَدْرِ حَقِّهَا**
 زین العابدین چه خوش فرمود **بیت** انی لاکتم من علی جوهر پاکیلایری الحق ذو جلال فیضین
 و قد تقدم فی هذا ابوحنیفه الی التحسین و وصی قبله الحسن ابی رب جوهر علم و انوار به
 لقیل لی انت ممن لعید الوثاب و لا سخل رجال جابلون دمی بیرون آفتاب یاتونه
 حنا عزیز من انگشت سوزان را اگر از تو پرسند چیست سر آینه آتش گوی اگر چه
 بحقیقت آتش نیست بل چهری صفت او گرفته است بضرورت آن نماده و او گشته بود
 و این بحقیقت انصاف است نه اتحاد و بیشتر اسرار خود نبشتن راست نمی آید انشاء الله
 تعالی بعد ملاقات بحضور تقریر کنم عزیز من نیکو بدانی مفارق میان خود و حق تویی هست
 یعنی مفارقت ظاهر خلقت و اوصاف بشریت و لا الحق لایستمره شی اگر خود را از میان
 برگیری او بودند تو یقین دانی او نباشی تو ادعی مولانا حجة الاسلام می فرماید **الذکر اذا**
انحى فی الذکر و خفی الذکر عنه حتی لا تحس شی من ظاهرم و باطنه بل یغیب بالکلیه
عما سواه و یغنی عن الفناء ایضا یحصل من ذلک وجوداً حقیقیاً و بقاءً ازلیاً
قل الله ثم ذرهم - درین عالم باشد **بیت** بدل گفتم هزاران آه بگیر به بگو افتاده
 کای دل خواه بگیر به حجاب اعظم در راه تو من به خدا و ندا حجاب از راه بگیر به جواد
 تو هم سلوک کن ان الله محیب معالی الهم ستمی در کار کن سرمه من طلب تهم اللیالی
 در عین طلب کش و از مانده بخور کرائی غذا گیر و از خلوت و انزوا و تنبلی الیه
 تنبلاً - لباس ساز و مرکب را نقد وقت تصور کن و بر سجاده انا جلیس من ذکرنی
 بشین و از ماسوی الله روی بگیرد ان تا و الذین جاہدوا فینا لنهدینهم سبلاً - ترا راه
 نمائی کند و چشم دل کشاده گردد تا هر چه از مکتوبات من ترا علم الیقین است **الیقین**

كرد و بنشته خيم شود و ايس معاني جز بعنايت اسد دست ندهد كه **فَاَكُنْتَ نَدْرِي فَاَكُنْتَ**
وَكَلَا اَلَا يُجَانٍ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُودًا فَيُحَدِّثُ بِهِ هُنَّ لَيْسَاءٌ مِنْ عِبَادِنَا -
 عزيز من ايس راه عاشقان جان گذار و بي دلاي باگ باز است ره من و تو نيست بيت
 مقلد را دريس ره جاگد نيست ؛ ره پاكان سرانمازان شيد است ؛ يكي ديوانه بديل
 و بر افتاده پاي در گل بالستي كه معلوم كند چه بنشته ام و الا بايس گوش و چشم ظاهر نه
 وصف عروس معاني ايس كلمات تو اس شنيد و نه جمال او تو اس ديد **فَنُظِمَ** تو كر بر آسمان يا
 در زميني ؛ بدس چشمي كه داري همچ زميني ؛ و گر در جو بهر چشمي شود باز ؛ دو عالم بر تو نشاند
 زانراز ؛ در اس ساعت كه آس چشم آيد تپش ؛ دو عالم در تو گم كرد و تو در خویش ؛ تو هي آس
 جو هر غيب اربداني ؛ كه برتر زيس جهان و آس جهاني ؛ فرشته گريه بيند جو هر تو ؛ هميشه سجده آرد
 بر در تو ؛ عزيز من از فناء فناء معني بشريت مراد است نه صورت كه چون تصرف تو در نماند تو و مر
 يكسان هاشمي رسول مي فرمايد موثو اقبل ان تموتوا نه بيني كه در باب امير المؤمنين ابو بكر چي فرمود
 است كه من آراؤ ان ينظر الي ميت نميشي علي وجه الارض فلينظر الي ابن ابی مخنفه - جو انظر
 حيات حقيقي جز بدین محات نبود و بقار معنوي جز درين فنا نباشد برادر عزيز را سر چه درين
 مکتوب مشكل ماند بنويد تاشافي بر بنشته آيد اشار اسد لعلالي و استغفر اسد من جميع ماله
 قولوا و فعلا و خاطر و صلي اسد علي نبينا محمد و آله جميعين -

صحيقه است و تخم در بعضي از معاني برادر عزيز ديني را در رضا ايزدي لقا
 باد بر حكيم التماس اخوي نخني چند در بعضي از معاني **كَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** خواهم بنشت اشار
 لعلالي معلوم كني و آس را بعل مقرون گرداني و ايمان جز بدس كلمه درست نيست - تدال
 اسدك اسد رسول مي فرمايد **أَلَا يُؤْمِنُ بَصْنَةِ وَ سَبْعُونَ شَعْبَةً** اعلاما **كَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و آوا
 امانة الا اذی عن الطريقة كلفتن نه اندازه هر كسي است ظاهر لفظي ميتوان گفت آيا
 بر شرطه كه آمده است نه در ليخا و نهها امانة الا اذی عن الطريق بيچ مے دالي كه چه فرمود

جواں مرد یعنی هر چه جز خدای است تا آنکه خود را نیز از میان راه برگیرد اذیت غیر اسد
 از طریق حق دو کین تا کلمه لا اله الا اسد درست آید والا اسد مقلدی نه محقق ای دوست
 اما طه اذیت ماسوی اسد از طریق اسد فرض راه است زیرا چه تا ادنی بدست نیاری
 با علی نتوانی رسید چون ادنی آنست که طریق اسد را از اذیت غیر اسد پاک داری بے این
 بکلمه لا اله الا اسد که علی است برگزینی و مَا يُؤْمِنُ اَلَّذِي هُمْ بِاللّٰهِ اِلاَّ وَهُمْ يَمُنُّونَ
 بدان نور اسد قلبک اله اسمی است عام که بر حق و غیر او تو آنچه معبود سازی اطلاق کنند
 و الله اسمی خاص است که جز بذات حق اطلاق نکنند والا برای اثبات حقیقی از پس نفی
 مطلق بود و نیز الا اینجا بمعنی غیر است نه بمعنی استثنا یعنی لا اله الا اسد و سباحت
 در اینجا بسیار است و هذا خبر عن نفی الغیر و اثباته سبحانه و تعالی فمن تحقق بهذه المقامات
 لا یسمع الا من اسد یا اسد و لا یشهد الا باسد و لا یقبل الا علی اسد و الا باسد فهو بحق عیاسوی
 ثم ان هذه المقالات تقتضي التحقّق بهما الفناء و البقاء باسد عزیز من خود بیشتر اسرار
 بهدیرین سطور است - جواں مرد آنکه گفتم هر چه آں را تو معبود سازی اله تو آں چیز بود یعنی
 در حکم و فرمان هر چه باشی معبود تو همان تواند بود از قرآن بشنوا قُرْآنُكَ مِنْ اَنْتَ
 الْهَکَ هُوَا و بهر اصنام نیز اطلاق می کنند در قرآن است قالوا لا تَذَرُنَّ اَهْلَكُمْ
 عزیز من بحقیقت میدان که تا تویی تو در تو باقی است خود پرستی نه خدای پرست و
 شرک نه اسلام از خلیل اسد بشنو میگوید وَ اجْنُبْنِي وَ بَلِّغْنِي اَنْ لَّغَبْدًا اَصْنَامُ
 در اینجا این نه آں اصنام است که تو می دانی زیرا چه مسند علة خلیل اسد خود از آن مبل
 بود یا قَوْمِ اِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا لَشْرِكُوْنَ و این معنی خود پیش از آن حاصل داشت و تحصیل
 حاصل لغو بود اما ای دوست نبری از اصنام باطنی نه اندازد هر کسی است جواں مرد
 و جهت و همی انگاه درست آید که در آلهی محو شود و چون محو گشت در و ما انا من
 المشركين آن گاه صادق باشد جواں مرد اصنام باطنی زشت تر از اصنام ظاهر است

زیرا چه قباح و بطالت اصنام ظاهری روشن است اما قباح و بطالت آن اصنام
 از وسیت النمل پوشیده تراست و کمتر عقلی آن را تصور تواند کرد و جز بغایت اسیر
 و توفیق بدان واقف نتوان شد از اینجا که تویی غیر اولی و غیر بابا و چه جمال و الجمع بمنیما
 بدان که او مسجد را خانه خود می خواند و مشرک را آنجا روانی وارد آمد المشرکون نجس فلا
 تقر بوا المسجد الحرام و بهتر از این شنو که ترا از ذکر خود منع می فرماید اِنَّ الْمَسَاجِدَ
 لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا اول ترا عرش خود گردانیده است - قلب المومن
 عرش اسد - خیر خود را در اینجا چگونه گذارد و در یغاندانی که بیت برای عرش بود و عرش جز
 برای بادشاه نبود و لکن یعنی قلب عبیدی المومن فاجعل الله لیرجل من قلبین
 فی جوفه دانی که حیث آری بیت اسد دیگر است عرش اسد دیگر است بیست ای دل
 تو بجان بگو که بر خیزد کاین جایی تو نیست جایی جانانست و جواں مرد تا در توانا را دت
 و اختیار اثری باقی بود از جمال لا اله الا اسد محرومی همه خود را در باقی کن تا عروس کلمه
 تو حید به تو رخ نماید و هر چه جزا اسد است از پیش دل تو بر خیزد اُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ
 حَقَّاه آری امروز بر سر است خود را مومن می نامد اصراع باش تا فردا شود نیک
 از بدت پیدا شود شمع سوختی اذ تجلی الغبار افرس تحنک ام حمار در یغاندانی
 شرک بیرون آئی که اِنَّ اللَّهَ یَدْعُی مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ و از نفاق تبرمانی که اِنَّ الدُّنْیَا
 فِی الدَّارِ الدِّیْنِ مِنَ النَّارِ عزیز من تا در تو ایمان حقیقی نبود سر کل شیء با لک
 الا وجهه بر تو نکشاید تا ندانی که ازین با لک با لک ظاهر تو میخواهند با لک استیت و است
 تو مطلوب است زیرا چه این با لک سبب بقار ابدی تو گردد و درین با لک الا وجهه
 تجلی فرماید و سالک چوں درین مقام رسد اگر بر چهار بال شمشک زنده و بر کونین بلبل
 الملمات الیوم ندا فرماید چه گویی که جز بقدر الواحد القهار توان گفت در یغاندانم که چه
 می گویم و اگر درین هوشیاری بودی خود بر گز چنین گستاخیها نکر می بیست گر عاقلی

تو گفتم کنی : راه سرگرفت و گوی محکم کنی : دل سوخته چند فرا هم کنی : برگشته بگری و ماتم
کنی : آی در پنج هزار در پنج این کلمات اهل معرفت است و عارف کیست من عرف رب کل
سانه در کمال معرفت عجز مصطفی بین که لا احصى ثنای علیک و بر حکم لا یعرف سواه میگوید
أَنْتَ لَمَّا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ - غزیز من العجز عن درک الادراک اورا که کمال معرفت همین
است مصراع معلوم شد که هیچ معلوم نشد : جوامع را هر چند بنی یا ولی یا ملک
بشناسد آن شناخت بر اندازه حوصله او خواهد بود و آن بی شک متناهی است پس
معرفت ذات نامتناهی از کجا اینجا در ولایت که هیچ در مان ندارد ولایت در ولایت را
در دل در مانش نمی بینیم : آن قلمز انده را پایانش نمی بینیم : چند ازین حکایت نویسی و
مضه خوانی کنیم خطه ماتم عمر ضائع شده نیز باید داشت که استغفر الله العظیم صلی الله علیه و آله
محمد وآله اجمعین -

صحیفه بیت ششم بجانب خواجه خیرالدین - لبسم الله الرحمن الرحیم الغنی

اوقات برادر دینی خیرالدین دام تقواه با انواع عبادت معمور باد بحجرت من قال وَ اَللّٰهُ
عَلَمِیْ وَ اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ مقرر خدمت اخوی گردانیده می آید که غنا بذات پاک باری عزرا نعم
اصلی است و در آدمی فرع و فقر در آدمی اصل است و بذات پاک او اصلار و انبوه و انوار
است پیغامبری الله علیه و سلم از جهت ظاهر اصل اختیار کردند فرع اما آدمی باید بهر دو
موصوف بود اگر چه اهل ظاهر را این معنی محال نماید چه هر دو ضد یکدیگر یاند و اجتماع ضدین
در یک محل اندر یک زمان محال بود و این چنین نیست زیرا چه آدمی را صورت و معنی است
معنی الهی است و آن باید بصفت غنا موصوف بود که غنا در وی اصل است و صورت و معنی
بشریت و این باید باصل خود آراسته بود که آن فقیر است تا حکم کل شی بر هیچ الی اصله
مقرر باشد جوامع را غنا باطن و فقر ظاهر را فنا نبود و عکس این اعتباری ندارد
که الغنی غنی القلب لا غنی المال قَالَ جَلَّ ذَکْرُهُ وَ وَجَدَكَ عَالِمًا فَافْغَنِيْ اَعْنَاهُ بِالْفَنَاءِ

والصبر علی الفقر عزیز من فقیر باید صورت باشد نه معنی که آن صفت اهل کفر است مقصود آنکه
 مسلمان باید فقیر صوری و غنی معنوی بود و آن معنی جز بترک دنیا دست ندادن پس هر که بدینا
 نیز نزدیکتر از حق دور تر و هر که را محبت مال بیشتر معرفت حق کمتر قال علیه السلام کثرة المال
 یورث قساوت القلب والاشتغال به یوجب البعد من السجود الحمد ترک دنیا بر مسلمان
 واجبست عزیز من الدینا مغوضه السدس هر که با دشمن خدای دوستی کند دشمن خدای
 بود و دشمن خدای مسلمان نبوده یعنی که دوست دوست دوست و دوست دشمن دشمن
 و الجمع بین اینها اهل است ای دوست نظا هر سه وقت فقیر و مسکین باش الصبر علی الفقر خیر
 من الشکر علی الغنی نظر در دعا رسول کن که چه می خواست اللَّهُمَّ احْبِبْنِي مِسْكِينًا
 وَ احْبِبْنِي مِسْكِينًا وَ احْبِبْنِي فِي زَمْرَةِ الْمَسْكِينِ عزیز من اگر فرمودی که احبب المسکین
 فی زمرة مسکین را چه شرف بودی و خصوص که میگوید و احببنی فی زمرة المسکین سبحان
 این چه بندگی حسن ادب است آری ادب نبی ربی فاحسن نادیده ای همین اقتضای کند
 حوائج مردا بر مرارت فقیر باید کرد و ملک بر نعمت فقر شکر میاید گفت تا بر فرید گردد کثر
 شکر ثم لا ینبأ نکتة و شکر در چه اذ انتم الفقیر فها السدس انداختن قلب توبه گردد
 و از مرتبه قلب بمنزله تمکین رسد باید که ظاهر و باطن توبه و اصل آراسته شود تا اصل
 حقیقی شوی عزیز من طوبی فقر بغایت بلند است جز بدست نامرادی میوه او نتوان خورد
 و منزل مسکن سخت دور است جز بیای شکستگی نتوان رسید تا توانی مال جمع کنی که
 ترا پریشان کند و اسباب دنیاوی را تفرقه کن تا خاطر تو جمع گردد و خدای طلب باش
 نه هواخواه از غیر حق تبرا نمائی خاک طمع در دیده حرص انداز سر شهوات زیر پای کن و
 بر تخت القنایه مکنه لا تفنی جلوس فرمائی و دوست در چنگ و من یتوکل علی الله
 زن و بر همه اهل دنیا متو قیع الیس الله بکاف عبداً سرفرازی کن و فراغ را غنیمت
 شمر و در وجود جز حق مان و همه خود را بخدای تسلیم نمائی این نامه انیت را بشنو تا مرین

بحق باشی انگاه جمال شاهد لاله الاسد را مشاهده کنی انشاء الله تعالی استغفر الله لعظمی
وصلی الله علی محمد وآله اجمعین -

صحیفه بیت بیستم - علی - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اَیُّهَا اللَّهُ
يَا اَخِي اَعْلَمْتُ بِقَدْرِكَ مَا اَتَشْتَغِلُ بِالدُّنْيَا لَتَقْفُلَ عَنِ الْآخِرَةِ وَبِمَقْدَارِ
نَيْلِكَ الدُّنْيَا ذَهَابَ اخْرَاجَتِكَ لِقَدْرِكَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا اَصَابَ عَبْدٌ
مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا اِلَّا اَنْقَضَ مِنْ دَرَجَاتِهِ عِنْدَ اللَّهِ وَانْ كَرَّمَا عَلَى اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ كَالسَّائِرِ اِلَى الْمَغْرِبِ بِقَدْرِكَ مَا لَيْسَ يُرِيدُ عَنِ الْمَشْرِقِ فَلَا تَحْبِبْ الدُّنْيَا
وَإِنْ كَانَ لِسَيِّدٍ اِلَّا أَنْ حُبَّهَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ كُفْرًا يَا اَخِي مِثْلُ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ كَمِثْلِ ضَرْبَيْنِ تَسْخُطُ احَدُهُمَا بِرِضَى الْآخِرَةِ فَلَا تَقْرُبْ مِنْهَا
قَلِيلًا وَتَبْعُدُ عَنْهَا كَثِيرًا يَا اَخِي اِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا مُنْذُ خَلَقَهَا بَعْضُهَا لِمَا
وَمَنْ أَحَبَّ لِبَغِيضَتِهِ فَهُوَ مَبْغُوضُهُ وَقَالَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ مَنْ أَصْلَحَ
وَأَمْسَى وَفِي قَلْبِهِ مَقْدَارٌ ذَرَفَ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا لِحَبْلِكَ مَوْمِنًا يَا اَخِي
اعْمَلْ فِيهَا عَمَلًا صَاحِحًا وَاخْتَرْ عَلَيْهَا الْآخِرَةَ وَلَا تَرْكُنْ إِلَيْهَا الْبُتَّةَ
وَكُنْ فِي تَحْصِيلِ طَاعَةِ اللَّهِ وَمَرْضَاتِهِ وَاحْسِنِ إِلَى عِبَادِ اللَّهِ كَمَا احْسَنَ
اللَّهُ إِلَيْكَ وَعَلَيْكَ بِحُسْنِ الْاَخْلَاقِ وَالْإِتِّفَاقِ وَتَرْكِ الْمَعَاصِي -
بِالْإِتِّفَاقِ وَاللَّهُ الْمَوْفِقُ وَالْمُعِينُ ٥

صحیفه بیت بیست و ششم بحسب حاجت عجب دینی محب الله سید شمع کثبت فی
نوادى نار شوقی به لها کتب و فی دمعی سحاب به قلو لا انار بل مع طرسی به و لو لا
الماء لا حرق الکتاب بلیت مسلمانان غم دل چون نولیم که می چسبند بخون دیده
مکتوب به آید که اسد و آیاناب و روح منه بعد تبلیغ سلامی شائسته و ابلاغ دعای پاسته
نموده می آید احوال بعد فضل اسد بمیان انفس نفیبه خدمت خواجه ذکر اسد بالخیبر

بخیر است سدا محمد و الشنا مقرر ضمیر آن بی نظیر یعنی برادر دینی محبیر سلمه اسد و الباقه فی وحا
 گردانیده می آید مکتوب اخوی بعد مدتی مدید بکسر سلامتی برادر سے شکر حق گفته آمد و از مضمون
 آن معلوم شد که آن برادر را تعلقی سوئی این برادر است هر آینه از آن معدن اخلاق همین
 متوقع است باید هم برین منطیاد دارد و فراموش نگردد **بلیت** فراموش مکن مقصود
 آنست : فراموشی نه شرط دوستانت : اما بعد فاعلم یا خنی العزم قصیر و الأثر عسیر
 و المقصد بعید و الفاصد قعید و الملک مخوف و الساکت عکوف فاین النزل و کیف
 الوصول عزیز من هر کاری را شرطی است که بی مراعات آن هرگز بدان نرسد پس هر که این
 راه را بے رفیق مجاهده و بی زاد ریاضت رود در چاه افتد و هر که آن قصد را بی اعمال
 عما سوی الدحیم دارد نابینا بود **بلیت** برآمده خویشتن می باید : برخاسته زجا
 و تن می باید : در هر قدمی نهرا بر بندافروشت : زین گرم روی بند شکن می باید : جوهر
 زر کم عیار را اول تا نمک نزنند و در بولته نههند و در کوره ناندازند و چند بار من نگذارند
 و در زیر تنیک و سندان کوفتش ندهند هرگز قابل انگشتترین شاهی نشود چون بعد از
 برکت شیخ آن برادر را سعادت اعتراف و انزوا که سالها باز غایت مطلوب این ضعیف
 است بی خواست طلبشده است غنیمت دارد و بجهت هر چه تمام تر دنبال کار باشد
 اما من چه کنم نه پای گیر دارم و نه دست آور و فلان باین باین ذلالت آری تا غایت
 روز هیچ نکردم بصورت هیچ نشدم و الا درین راه که رفت که نرسید و این در که زد
 که نکش و **بلیت** تو راه نرفته از آن ننمودند و رننے که زد این در که برو نکشودند :
 قال علیه السلام مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَحَدًّا وَحَدًّا وَمَنْ قَوَّعَ بَابًا وَكَلَّ وَكَلَّ وَكَلَّ وَكَلَّ
 خَبْرَهُ دَهْرًا وَلَئِنْ جَاهَلُوا أَقْبَيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا واما ما رسیدن هم از جهت
 نا اتمامی و کز رفتن ماست **مصراع** معکوس می رویم بمنزل یعنی رسیم : عزیز من
 این مسکین را خدمت شیخ بمرحمت کاری فرموده اند و هم بحق صحبت الشیخ اگر چهار روز

چنانکه شرط است بر آن بوده می آید آثار آن هر چه روشن تری باشد مشاهده می شود اما
 چون مداومت نیست استقامت نمی شود و مداومت در آن جز بلبطف شیخ میسر شدنی
 نه و لطف خدمت شیخ متعلق الهام است کائنات فانی طوق عین القوی و آن دولت
 تا کدام وقت برقع بکشد و این سعادت کساعت رخ نماید زیرا چه بی وجود مشراط مشروط
 مفقود بود و نیز بعضی اوقات بر حکم الغریقی متعلق بکل حشیش در شب هتاهل مردمان نظر
 می کنند و از آنجا برای دل مخزول مفرج می سازند و آن چوں ترکیب معدل نمی باشد
 چند آن لفع نمی کنند و بخد مت شیخ نمی توانم که کثاده تر عرضه کنم بصورت این بیت
 میگویم **بیت** بگردم تو آفتابی چه کنم اگر تبائی به دل تست ابر رحمت من نشسته در خرابی
 و از اینجا است که میان خلق بر نخب خفته خود می خندم و در خلوت براد باری داد می
 گریم جو انحراف عمر بر آمدن گرفت و در اعضا سستی ظاهر شد نمیدانم که کلید آن در کدام
 وقت بدست آید و در گنجینه چگونه کثاید **بیت** بیات ای در لعل هزارا نهار بار به
 کاری زمانیا مد عمری بباد رفت به برادران این ضعیف هر کسے تعلق بهت خود در طلب گری
 بودند و همدیسه نمودند و بدان رسیدند این ضعیف از غایت قصور قدرت نه بر اندازه
 حوصله تنگ خویش تناسل دارد و لیکن در شرائط آن کار قاصد و قوانین و اصول آنرا
 تارک چگونه محال طلبی نبوده **بیت** هر کسی در کعبه وصلش رسید به من باندم در میان
 ایشان رسید به ای برادر بر حکم الضرورات تیغ المنظورات سر در خرابی و خرابه
 خواهم نهاد و بیکبارگی بیرون خواهم افتاد و هر چه با باد **بیت** تا بود مرا طاق لبوم
 بشکیبایی به چوں کار بجا آمد آکنون من در سمدای به سر سیم را پیچیده بر دل
 دل به ای صبر بهی بودت بازوی توانائی به زیرا چه گر میچ نبود فقط وضع آجره
 علی الله خواهد بود فَنَسَّالُ اللهَ الْوَهْلُولُ إِلَيْهِ وَ حَصْنُولُ مَا كَدَيْتَهُ بِحَرَمِ مُحَمَّدٍ
 صلی الله علیه وسلم از بهر آنکه عزیز من کاری بر اصل میباید کرد و راه کاری پیش میباید

غریز من بوجد ظاهر است و کیفیت باطن و بحقیقت پیدا است و بحقیقت نهان هوا ظاهر
 لا ادراک و الباطن عن درک الادراک و سر این سخن را این حدیث بر صحرای نهد که مَنْ
 عَرَفَ لَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ - لان لفسک ظاهر و باطن و اول و آخر و اولی و ابدی بیت
 ای آئینه جمال شاهی که توئی ؛ و ای نسخه نامه آبی که توئی ؛ بیرون ز تو نیست هر چه
 در عالم هست ؛ در خود بطلب هر آنچه خواهی که توئی ؛ قال جلّ ذکره سَنُیَمِّمُ آیَاتِنَا
 فِي الْأَفَاقِ وَ هَذَا مَا هُوَ خَارِجٌ عَنْكَ وَ فِي أَنْفُسِهِمْ وَ هُوَ غَيْبٌ فِي شَخْصِكَ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لِمَنْ
 أَيْ لِلنَّظَرِ إِنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ أَنْكَ صُورَتَهُ هُوَ وَ حَكَ كَخَلْقِ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ عِبَارَتٌ
 از انت و انت له كالصورة الجسمیة الظاهرة لك و الجسمیة الظاهرة و الباطن و لَمْ يَكُنْ
 بِرَبِّكَ أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّشَاهِدٌ ای انہ تعالی حاضر مع كل شیء و الظاهر فی كل شیء
 و الشهود ضد الغیبة و ما هو غائب عن البصيرة الا انكشف فی مُرَیةٍ مِنْ لِقَاءِ
 رَبِّهِمْ جَوَانِ مرد این آیت سرور فی انفسكم اَفَلَا تُفْقِرُونَ راد صحرانها
 است لان هذا تدل علی رویه تعالی فی الدنیا و الآخرة و اگر نه چنین بودے بیچ عارفی
 طرفه العین در دنیا قرار نبودے بلیت گریست مرا قرار و آرام ؛ در هر دو جهان تمام
 بے تو ؛ اَلَا اِنَّهُ یَکُلُ شَیْءٌ مُّحِيطٌ - و اسم محیط و هذه المبالغة فی الاحاطة و حقیقت مفهوم
 از این آیه آنست که لا شئی الا هو - تجرّ من هر کرا این رخ نماید این بیت و رد او
 گردد - بلیت توئی هر چه نظر میکنم نه جز تو ؛ چون حقیقت هر چیز و هر چه هست توئی ؛
 پس هرگز آب خوش نه در دنیا خورد و نه در عقبی زیر اچه در هر چه نگر داورا بیند در
 مقام معرفت تجلی فرماید عروس محبت نقاب کشاید و اینجا خود حرام بود محب در نظر
 محبوب بغیر او پرواز و دیده خود بدود و خودی خود برباد دهند بلیت عاشق کسی بود
 که ز خود بخیر بود ؛ زیرا که عشق و بخیر بری هر دو تواءم اند ؛ زرقا اسد و ایاکم هذا المقام
 بحرمت نبینا محمد علیه السلام و آله الکرام و استغفر الله العظیم و صلی الله علیه و آله و جمعین

صحیفه بیست و نهم افادک السرایاخی ورضی عنک وارضاک ان اسر و صیف
 لفه لغالی بالرحمة والقهر و بها اثران لاثر صفة الاحدیة الذاتیة الخاصة ای نهاد صفان
 و امتحان له فانك من الرحمة النور ومن القهر النار یعنی اولی مانظر فی عالم الجواهر العلویة
 النور بعد الافلاك و فی العالم الاجسام السفلیة النار فخلق من النور محمد صلی الله علیه وسلم
 ومن النار ابلیس لعنه الله والنور الذکر و النار الانثی فبیان الذی خلق الارض و اج کلها
 ولذا قال عز وجل وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا ذُرِّيَّتَيْنِ جَوَافِرًا فرد حقیقی جزئات پاک
 باری نیست و در غیر متصور نه و چون نور که مذکر است هر آئینه عالم ملکوت از وی همه مذکر
 آمده و نار که مؤنث است از وی در عالم جن و شیاطین که صفت انوثت دارند ظاهر گشت
 انگاه اے برادر بعضی از قوت رجولیت در وجود آمدند و بعضی از ضعف انوثیت و بعضی
 از سر دو جهت تا از رواج حاصل آید - جو افراد ذات ناقص عقل یعنی ابلیس بر حکم
 اِلهی ناقصات العقل والدین از جا گشت که انا خیر منه خود را که مؤنث بود بر و فضل
 نهاد و از خرد لایزال علیم در جتبی خبر بود بضرورت مرد و شد بیست و نهمین
 بخود نهادن جای بگفته اند آنچه گفتنی باشد در قرآن می فرماید لَقَدْ لَبِثْنَا
 اِنَاثًا وَلَقَدْ لَبِثْنَا الْمَرءِثَةَ الذَّكَوْرَ - اَوْ يَزِيْزُهُمْ حُكْرَانَا وَاِنَاثًا وَنَجْعَلُ مَنْ
 لَبِثْنَا عَقِيْقًا دانی چه فرموده است یعنی یکی را از عالم جن و شیاطین آفریدم که نتیجه
 نار ابلیس است کافر آمد و یکی از عالم ملکوت که نتیجه نور محمد است صلی الله علیه وسلم در
 وجود آمد مردم مومن آمد و یکی ازین دو عالم پیدا کردم مشرک گشت و هر چه حقیم گردانیم
 آن همه معاون و نباتات و باقی حیوانات است یعنی از اینها هیچ علی از کفر و ایمان
 نراید و هیچ دینی و مذہبی در وجود نیاید پس اول چیزی که از آن آثار اثر صفت احد
 در وجود آمد جو نیز فرد بود و آن نور محمدی است صلی الله علیه وسلم که اول ما خلق الله نور
 و از وی همه جو هر زاد و اول چیزی که از اجسام در عالم سفلی هم از آثار آن ظاهر گشت

ناز بود و از وی شیطان است لعنة الله عليه و از او همه خر مهره خبیث پیدا شد پس بر که از محمد است
 مومن است و هر که از شیطان است کافر است و بر که از بر دو جهت است مشرک است و
 هر چه ازین دو چیز غالب بود حکم مر غالب راست و بالعاقبه هر که هست باصل خود رجوع کند
 کل شیء يرجع الی اصله فریق فی الجنة و فریق فی السعیر و لذا قال المؤمنین سید ظلم الله
 فی رحمتہ و للکافرین ثم ان مرجعهم لالی الحیم فاین از تاثیر دوا اثر است که مخصوص باثر
 خاص صفات ذات احدیست و درین مقام عظیم سرسیت فهم من امر دنا اگر چه یکی بفنا صر
 مومن است و آن دیگر کافرواں دیگر مشرک اما اعتبار بر عاقبت راست - تلجم سالها عاقبت
 کرد آخر کار کافر بود و امیر المؤمنین ابو بکر سالهاست را سجده کرد و بی عاقبت نامیاں او بر ایما
 ثقلین راجع آمد و هم ازین جهت چشم اهل بصیرت گریاں و دل بریاں بود و طاعت ندانم چه
 کرد و آخرین کاره مراد اهل و معشوق و خود کام حق تعالی ما و نژاد جمله مسلمانان را بکرم
 عظیم خویش حسن خانمت و خیریت عاقبت عطا کند و از زمره اهل صلاح گرداند بنده و کمال کریمه
صحیفه سی ام - برادر دینی را سکه الله سلوک طریقت اهل الحق بخیر عمر دراز باد
 مقرر داند همانچنان معلوم شد کماں عزیز را در صحف این فقیر مشکلی شده است و گمانی
 فاسد که ان بعض الظن اثم در خاطر گذشت و غنتم عن السور و آں آن است مگر از کموت
 این ضعیف بوسی حلول و اتحاد می آید عصمتنا الله عن ذلک و عفا الله عنک لقد کان لک فی
 رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجو الله قال یوم الاخرة - همانقدر از نظر
 قاصر و بصیرتی سہلست سخنانم فهم نتوانی کرد زیرا که ترا عالم و گرد و ما را عالم دیگر است فی شان
 و آنانی فی شان مجاہدہ سخت و ریاضتے بجال میاید تا در غایت صفای پدید آید الگاہ شاید که عرو
 المرحمن علم القرآن بکتابه قبل هو آیات بلیات بلیات فی صمد و الذین
 اوتوا العلم و ما این معنی بود هرگز دولت فہمنا ما سلیمان دست ندهد معلوم آن برادر
 باد که مذہب حلول و اتحاد همه کفر و زندقہ است و من در بطلان آن چند ان بنیستہ

رساله شود و درین صحیفه برای دفع خلیجان باطل تو سخنی چند بتجدید کشاده تر نویسم لعل یمن
به قلبک و شاید ازین برادر امثال ترا شفاعی بود و عزیز من پیش ازین نبشته ام آن اسما و صفات
الذات و الصفة و ذات الله تعالی منزهة عن الكثرة والتعدد و اختلاف الاحوال و لكن لصفة الاحد
الذاتية القائمة الخاصة اثر خاص و لذلك الاثر آثار مختلفة بسبب اختلاف المحال لا من جهة
اختلاف الزمان كما تقول جبار قهار ستر کریم منتقم محیی ممیت مغرمل و كذلك الباقي
فهذه يملها آثار اثر تلك الصفة المخصوصة الذاتية و كذلك لا اسم عنده ما لوصفه الحاشية
لان الانسان انما يسمى الشيء بعد معرفة اياه و لا يعرفه سواه جواد مراد اگر نه چنین بود لغد
در صفت آید و صفت الخاصة تعالت عن التعدد و الكثرة و اختلاف الاحوال المتعاقرة و ينز
شخصه واحد در زمان واحد هم غضوب و هم حلیم و هم معطي و هم مانع و هم قاطع و هم باسط
لتصور نتوان کرد چه گوی در حق کسی که مقهور است یا مغضوب حق تعالی پیش از قهر
کردن وی و غضب فرمودن در باب و س قهار است و جبار است و هر آینه پیش از جود
کرم و قهر و منع و عطایا نتوانی شناخت و از اینجا فی الاصل اختلاف لازم آید و هذا لا یلیق
بذات وجود و هو تعالی عن ذلك جواد عزیز چنانچه قول را بیت زید اراکبا را جلا صا حکا
باکیا شیخی اگر میا معطیا مانعا فی زمان واحد و حالة واحدة محال است پس نیز محال بود
و اختلاف آنجا جائز نه پس آنکه تو نود و نه نام و جز آن میدانی و آن را آسامی و آسمی خوانی
بر غلطی زیرا که آن آسامی آثار اثر آن صفت است که تحریر افتاد و اگر بنده بر حکم
تخلقا با خلاق بران مجلی مخصوص گردد ممکن است و آن همه آثار که نتیجه و اذا سئمت
و نفخت فيه من روجی است اگر از وی ظاهر شود همه حق بود و هیچ محال نباشد
چه او را من حیث المعنی و الحقيقة با اصل مناسبی هست از اینجا بدانی که در حضرت طینت
آدم بیدی اربعین صباحا و در اضافت سویت و نفخت فيه من روجی چه سر است
فهم من بعمری این آیت و سخر لكم ما فی السموات و ما فی الارض جمیعاً فمن

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ہمیں معنی را کاشف است فَسَجِدْ الْمَلٰٓئِکَہ
 کلام اجمعوں از اینجا بوده است و لکن اکثر الخلق فی عمار ظاہر و اخبار القرآن عنہم بَانَ
 اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ۔ اِن لہم قُلُوْبٌ لَا یَفْقہُوْنَ بہا و لہم عین لا یبصرون بہا و لہم اذان
 لا یسمعون بہا۔ غریز من اینجا سرسیت ملیت پیردہ از روی شہادیں رازہ دور
 کردن بنا حرام بودہ اما ای دوست بنبٹک اسدیں آثار جلگی را بسبب اختلاف تاثیر و
 اختلاف تاثیر از جهت اختلاف محل آساحی مختلف شدہ است و این ہمہ آساحی آثار آں
 اثر صفت احدیت کہ مخصوص بذات احدی است و تعالت عما یقولوا الظالمون۔
مصرع تو در شب تارے مدیدہ مہرے بہ عقول ابنیا و اولیا دریں مقام مستحضر
 غریز من بحقیقت نظر در ذات احدی کنیم من حیث انہ ہوا اختلاف و لغا سرائی کفر
 است و چون اینجا بدالستی محقق گردد کہ اتحاد حقیقی ذاتی با آن ذات احدی و صفہ
 مخصوصہ آن ذات با حلول آن بعینہ در ذات دیگری محال بود و من اعتقد بہا فہو کافر
 باللہ العظیم۔ لیکن انچہ نبشہ ام آنت کہ چون اثرے خاص انان صفت مخصوصہ در تو
 حاصل گردد ہر آئینہ ترا با آن صفہ مناسبتی خاص بود و آن صفت بحقیقت مناسب
 آن ذات است و ہر اثرے دیگر کہ از آثار آن اثر مخصوص بذات احدی از تو عالم
 ملک و شہادت در ظہور آید آن ہمہ شمرہ نسیم ذات احدی بودند از آن تو و بحق باز خوا
 نہ ہو و اینجا بدائی کہ اورا غر و جل اتحاد با خود است نہ با تو زیرا کہ بحقیقت آن غالب بود
 و ایں مغلوب و من غلب سلب پس فارق بینک و بینہ ہماں وجوب خاص ذاتی و صفہ
 احدی آمد در لغا مگر خواجہ ابوالحسن خرقانی از اینجا گفت کہ انا اقل من ربی۔ بسنتیں آں
 دو جهت را عبارت بدوستہ کردہ است تو خود طفلی عبارت مردان خدای نہ اندازہ فہم
 تو بود و ہم خدای اگر عالمی زیر پای کنی یکی دیگر بیابی کہ ترا چنین بیانی شانی کند و ہنوز
 دائم معلوم کنی یا نہ بلین زبانی دیگر است مرعاشقان را نہ ہر عاقل کند ایں حرف معلوم

ياخذ العلم من اسد بلا واسطه آری الرحمن علم القرآن عالم آن بود که از خدای بیاموزد و قالوا
 وَلَعَلَّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ اِنَّمَا يَتَّبِعُ اِلٰهَ الْغَايِبِ وَتَعْلَمُ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ اِنَّمَا يَتَّبِعُ اِلٰهَ الْغَايِبِ وَتَعْلَمُ اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ
 چون و نفخت فیه من روحی که اثر خاص آن صفت مخصوص است اینجا حاصل بود بضرورت
 فَلَمَّا تَقَنَّوْهُمْ وَانْكَرْتُمْ اِلٰهَهُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ وَمَا رَمَيْتُمْ اِذْ رَمَيْتُمْ وَاَلَيْسَ اِلٰهًا
 درست آید سبحانی ما عظم شانی وانا الحق وجز آن که در عالم فکر از مشایخ بیرون افتاد
 است بجهلی حتی بود و اگر کسی این را حلول و اتحاد گوید کافر است و بدین ایمان دارم چه
 اعتقاد بغير این نزدیکی من باطل است و آن اثر خاص را سر الروح و نفخت الالهیه
 و امانت القلب خوانند و این را بلا شک تا مخلوق ازلی و ابدی است و از وی ظهور جمیع
 آثار حق است و نفس و عقل و فعل و نور نبوی که اول ما خلقی اسد نوری عبارت از آن است
 ظهور از وی یافته و بدو قائم و روح انسانی که نفس ناطقه گویند نتیجه اوست و هر یک نوع
 با انواع دیگر مناسبتی است اما نفخه و نفخت فیه جز بعد تسویه الاخلاق تخلقوا با اخلاق
 حاصل نبود زیرا که فاذا سويت مقدمة آتت فاذا سويت فی الاخلاق الرضیة و الاعمال
 الرضیة فلما تلحق السادة و اسد نوری ائمة و حکما و حلیا و این واضح تر نیز
 از قرآن استماع کن الذی احسن کل شیء خلقه و بدأ خلق الان من طین ثم جعل
 لکم من سلاله من ما بهین ثم سواه و نفخ فیه من روحه زیرا که آن فیه نه در بدن است
 چه او را با بدن هیچ نسبتی نیست و لا تعلق له مع البدن اصلا اللهم الا بوسائط و نیز
 آیت اولی که کتب فی قلوبهم الایمان و آید بهم روح منه و این را و تعقیب است
 ای فایده هم میری جمله گواهی میدهد ای دوست جانی ارشدک اسد و اهلک متهی رضا
 بدان که عموم خلق را نه ازین نعمت نصیب است بل ذلک فضل اسد یوتیه من یشاء
 جذبه الرحمن درین مقام است آنی لاجد نفس الرحمن من جانب الیمین اینجا معلوم گردد
 در نفخ و نبراد در نفخ بعضی عقول قاصر که از نسیم آن صبا محروم اند این را اثرات الصوفیه

و محالّات العارفين خوانند عجب مدار پندار گفتند هذا انك افترته واهانه عليه قوم آخرون - جو
 فقد جاؤا ظلموا ووزروا وسيقلم الذين ظلموا اى مثقل بقلوبهم - درنيا اگر کسی را بر سر سلسله موجودات
 و قوف باشد بدانند که از واجب الوجود لا یصدر منه الاشیء و احد بغیر واسطه انما یصدر الاشیاء کثیره
 علی ترتیب و بوسائط لانه تعالی احدیه الذات و الصفة و الواحد لا یصدر الا واحد و انما یختلف
 آثاره باختلاف المحل اسی دوست همین آفتاب که ذاتی و صفتی مخصوص دارد از اثر خاص او
 بعضی ارضیات نرم و بعضی خشن و بعضی سبیه و بعضی سرخ و بعضی تلخ میشود پس چگونگی او را
 صفات متعدده است اگر چه آفتاب نزدیک بعضی جسم است و عند البعض جوهر است و انما
 عما ظاهر و جمل محض و قد تخيل البعض اهل النظاير کثیره من طریق لقدما الصفات و کذا لک من
 قال صفاته تعالی لا هو و لا غیره و نه التخیل باطل من وجوه و بالتحقیقه لصفه احدیه غیر سماء
 و لتلك الصفة اثر خاص و لهذا الاثر انما کما قلنا فقد تحقق عند اهل التحقيق المخصوصین
 لعلم الدنی ان ذاته و صفتیه لا یتغایران دلاهما کالصورة و المادة و لکن ذاته کله علم قدرة
 فعرفتنا من ذلك ما عرفنا و لا تقدركشفه و قد تزلزلت العقول و الاذهان من قولی هذا
 الا من عصمه الله و اطاعه علی عیبه - جو ان مرد این همه که بنشتم انرا عالم که منم زخمی و مثالی
 است و مقصود من درین مراسلات تعریف و تفهیم نیست و ترا و امثال ترا جز بمثالی
 تفهیم نتوان کرد لانک تحتاج الی الاستعانة بالمثال لقصور عقلک و لغتور فهمک و من خود
 اگر چه نزدیک خود سخت کتاده قریب الفهم بنویسم یا اخي هر چه فهم کنی بمقابله آن دو گانه
 شکر بگزار و هر چه معلومت نشود بدگمان مهش و بمن بنویس تا شبهه را از تو دفع
 کنم و نیز در تصفیه باطن جد و جهد نمائی تا لوح دلت از کدورات منقعی گردد و مجاری
 لوح محفوظ شود تا هر چه بر تو مشبّه شود هم از انجا باز خوانی که ادنی مرتبه مالک اینست
 و سمیت بلند کن ان الله یحب معالی الهمم و درین راه مردانه شوتا مکرره کارست بدین
 آید بلیت تا که امین سر رسد بر کنک الوان کعشق به این هوس دارند در سر ما کجا بنابر

بعضی از این و بعضی از آن

کنند و اندر یز قلم الفهم والهدایه و لیصمک من الضلال و الجول و صلی الله علی محمد و آله و صحبه
صحیفه سی و یکم - (شعر) کتبت الیک من قلب فریج به خزن مستکن مستهام
 بلیت بخدائی که روز شمر دهد بهر کسی را جزا باستحقاق به کین دل ستمند هست عظیم به
 بجال مبارکت مشتاق به محب و افرا خلاص احمد فقیر که اکثر اوقات بدعا و سلامتی ذات
 ملک صفات اخوی مدالدر عمره مشغول است سلام و دعا رساییده و نموده **شعر** کفی حزنا
 بالی مقیم سبله به دانت باخبری ما الیک وصول به احوال بعد کرم اسد ذی الجلال برکت
 شمع ذکر هم بعد باخیر بخیر و صلاح مقرون است لدا الحمد و المنة مقصود **صحیفه آنکه بلیت**
 هر شب بدعا می طلبم وصل تو اید و دست به جبهه من بچاره ازین پیش چه باشد به مدتی مدتی
 است تا هیچ در اسله گرامی اخوی متضمن خبر سلامتی که موجب تسلی باشد در رسید بالغ
 بخیر باد **بلیت** از جور یار پیرین کاغذی کنم به کوکاغذ و سر قلم از من دریغ داشت به
 و ازین جهت التفاتی و نگهانی به نهایت روستی نموده و این معنی بر قصور محبت و فتور
 مودت محمل است باید بعد ازین بدین مشابه از محبان دینی فراموش نکنند و هر چند آن
 عزیز را در امور انتظامی در مراتب از دیادی است از دوستان یاد کردن بیشتر متوقع بود
مصرع ان الکرام اذا ما اسجلوا ذکر و اب و از ان برادر نه چنین متصور است مقصود
 ماضی ازین جانب محبت را مستقیم تصور کند و متواتر بر اسلالت شریفه و مفاوضات
 لطیفه طریقۀ اتحاد سلوک دارد اشتیاق اینجانب بملاقات عزیز خویش فوق الحد و الا
 و اندر هم از دل تفحص کند که القلوب مع القلوب متشابه دامن آن را هر چند بیان کنم
 هر آینه ذوالطول و العرض خواهد بود **بلیت** قصه عشق چون سر زلفت به هر چه گویم از آن
 دراز تر است به شرح شوق کجا تواند داد به قلم کردم شکسته تراست به **بلیت** غنیمت
 دار عمر و وقت خود را به که ضائع می رود یا را روانیت به و بجهت هر چه تمام تر در تحصیل کمالات
 دینی مشغول گرد و آن را از مهمات هم تصور کند در حصول اغراض مسلمانان بوسیله

تقصیر نکند و بجایه و مال ارباب حاجت را مدد و معونت نماید و دنیا طفیل آخرت داند و دستلانی
 که بدان جانند سلام و دعا را رساند فرزند ابو محمد طال عمره بدعا مخصوص است و السلام -

صحیفه سی دوم نحمدہ بجا بن تاج الحق خواجه محمد سعادت دارین اخوی قرین حال
 برادر دینی و محب یقینی تاج الحق والدین خواجه محمد ادام اسد تقواه و مسلک به سبیل
 رضا و مناه با دکتوب مرغوب برادری رسید مضمون بو قوف پیوست بر سلامتی برادری
 شکر حق گفته آمد از اس سطور معلوم گشت که پیش ازین بجا بن برادر اغر خواجه سعید الدین
 اسعدہ اسدنی الدارین بنشسته شده است مگر بعضی الفاظ بروی مشتبہ شده است اگر چه
 تقریر بغایت کشاکی است اما اشتباه او جز سبب استغراق قلب اولشوا غل نیوا
 نیست که الاشتغال با مورا دنیا لورث فتاوة القلب و فهم معانی بر تقاسی قلب
 مستحیل است عزیز من ازک الدنیا قلیلہا و کثیرہا ولا تترکن الیہا البتہ و اجتنب
 عن شواغلہا استنفید العلم و الفهم من اسریا ایما الذین املوا ان یتقوا اللہ یمجّل
 لکم فرقا فافہمنا حاسکیمان و کلا املنا حکما و علما ہواں مردا ہر چہ علما
 طریقت نویسند جز نمیشد و تمثیل بنامش آمد ان اکلم الناس علی قدر عقولہم و انزلہم
 علی قدر منازلہم پیغامبر فرمودہ است صلے اسد علیہ وسلم مرگ را روز حشر بصورت گوشت
 آرند و در صحرا حشر لعل کنند در بعضی عقول ازین عبارت جزایں فہم نکند کہ چنانچہ در
 دنیا گوشت را ذبح نمی کنند خواهند گفتو فالہم بذلک من علیہ ان ھم الکلا
 یظنون و کما قال علیہ السلام المؤمن فی قبرہ فی روضۃ خضر و یرحب لہ قبرہ سبعون
 ذراعا و بعضی حتی بکون کالقم لیلۃ البدر و قال القبر روضۃ من رماض النجۃ و حفرة
 من حفر النیران و دانند مگر ازین ہمیں قبر ظاہر کہ آن را گور خوانند مراد است ذلک مبلعہ
 من العلم ہواں مردا المیت بعد الموت لا تحیش جسدہ بحر ولا برد ولا نور ولا ظلمۃ
 ولا برحمۃ ولا بعداب و ہو یصیر ترا با کما کان کما یکون کما زعمت و نیز این طائفہ را

چه معلوم غذاب قبر چه باشد و سوال نور چگونه بود و منکر و نکیر و مبشر و مبشر کیانند و کجا آتند
 و مر از فضل حق این همه معلوم است و اسرار اگر در فرس پیروں دهم عقل اهل ظواهر زیر و زبر
 شود و افهام قاصده الشیاء منتشر گردد و از نادانی و قصور علم در تکفیر شروع کنند و خود
 کافر شوند و هر چه گفته ام جز فربس اهل سنت و جماعت نیست و لیکن پوشیده **شعر**
 انی لا اکتف من علمی جواهره بکیلا یری الحق ذو جهل فیتقنا به رب جوهر علم لوالوح به باقیل
 لی انت ممن یعبد الوثن اب جواں مرد آں شنیده که فرموده است اصحاب الجنة جرود مرد
 دانی که حدیث یعنی اکثر اهل الجنة البله آری بیشتر نارسیدگان کودکان صفت باشند الشیاء را
 اطفال رضیع تصور باید کرد و اطفال جز بشیر و خرم خوش نشوند و **أَفْهَارٍ مِنْ لَبَنِ لَحْمٍ**
مِغَايِرَ طَعْمِهِ وَأَفْهَارٍ مِنْ حَسَلٍ مُصَفًّى آری نرز و لقره و حریر و حور و قصور و میوه و شراب
 جز این طائفه قناعت نکنند اصحاب النفوس فی الدنیا و اصحاب النفوس فی الآخرة الی
 ان یکون لصاحب النفس الیه سبیلاً - اما بالغان این راه دیگر اند از پیغامبر صلی الله علیه
 و سلم بشنوا ابو بکر و عمر پیدا کهول اهل الجنة - عزیز من آں قوم بلاغت رسیده بهشتی
 دیگر است لافنها حور و لالین و لا غسل تجلی لهم بهیم ضاحکا **بلیت** - گرچه که فردوس
 مقامی خوش است بهیچ به از نعمت دیدار نیست به لهری این مقام کهلان بود اما مقوم
 مستقر پیران دیگر است **قَابُ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ** و آن کمال محمدی است که پیر
 خالقه احدی است چنانکه خود از کمال خود خبر میدهد من رانی فقد رای الحق قرآن بران
 مثال طغرای کشد که **إِنَّ الَّذِينَ يُمَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ وَرَبَّهُمَا كَلِمَةً** المناجیه
 پرده دری میکنند و **يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيكُمْ** چندان اسرار بر صحرایانده است و تو در حق
 خود طنی داری که مگر قرآن میدانی **يُمَايِعُونَكَ** میاں تو و قرآن چون زمین و آسمان است
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيكُمْ سَتْراً وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَتْراً فَأَعْشَيْنَاهُمْ فِيهِمْ سَلاً
يُضِرُّونَ و شاه قرآن نازینی است در غایت استیلا که بهیچ ماجر می رابد و راه بنود

و جز جلال اسد برقع از رخساره او بر نتوان گرفت کھد بعضی و اندر در مقطعات تاجه عشق
 بازیهاست که جز عاشقان صادق که بچشم و محبونه صفت آن طائفه است در آن محرم نباشند
 بعیت نه هر کس داند این اسرار عشاق به برزید بال مرغ عقل فعال به غریز من بیشتر
 آنچه در قرآن است و یاد حدیث آمده جز بمثال منیت لیضرب الله الامثال للناس
 زیرا که ادراک معنی بر عموم خلق صعب است و انه لا ینظر علی غیبه احد الا من ارضی من
 رسول - قابل فهم لغایت عزیز اند و قلیل ما هم میخوانیم تا فری ز احوال قیامت و کور و حال
 و حساب و میزان و شفاعت و صراط و نامها و جز آن بر تو بیان کنیم ولیکن کودک بل طفل
 رضیعی طاقت نداری و از علم معلوم ترا خبر نیست و فهم تو بد آن نرسد و برای درک آن
 معنی کوشتی و دلی جز آن میباید که تو داری از قرآن بشنوی فرماید لَهُمْ قُلُوبٌ لَا یَفْقَهُونَ
 لَهَا وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ لَا یُبْصِرُونَ لَهَا وَ لَهُمْ اُذُنٌ لَا یَسْمَعُونَ لَهَا نه صبر
 عربی دانی قرآن داند و نه هر لغة شناس حدیث معلوم کند چه بعضی فصحاء عرب از آن
 هیچ معلوم نکردند فاذا قرأت القرآن جعلنا بینک و بین الذین لا یؤمنون
 یا لآخره حیایا متستورا راه بارها ترا گفته ام و بارها میگویم که ظاهر و باطن از مشغولی
 ماسوی اسد پاک دار که طهارت شرط راهست فانه لایمسه الا المطهرون الگه مشاهده
 جمال معانی را چشم دارد و هر چه فرموده است گوش کن و در مجاهده و ریاضت چند نماز
 و نقد ترک لمال و الامال و فقد العیال و الاطفال را سر مایه تصور کن و مراغب احوال
 و مراعی اوقات می باش که این دولت جز بدین طریق دست ندهد و السلام -
صحیفه سی و سیوم نغمه عن اسر عتکما ای دوست چند بار ترا منع کردم از کارهای
 که البته بے مشورت در آن اقدام نمودی و از آن امر و زپشمانی حاصل آمد و کرات
 گفتیم با طائفه که ایشان را در امور شرعی چند آیینی نبود بل کسانیکه اکثر احوال
 در آن یعنی مشغول اند و اوقات ایشان فجا بینیم اسد مصروف است میامیزد و در کارها

ایشان و خیل مشو اگر چه مادر و پدر است فلما تبین له آتیه عدل و الله یبصر امین
 بر مصاحبت ایشان پر حذر میباشد و با تفاق ایشان کار مکن زیرا که هوا و شیطان
 و نفوس اماره ایشان غالب است و طلب دنیا و جمع اموال و حرص و کثرت اسباب
 شهوات و محبت جاه بر دل آن فرقه بطلان که اولئک الذین ضلّ سعیمهم فی الخلوۃ
 الدنیا مستولی است و هر آینه هر چه کنند و گویند جز از جهت شیطان و نفس نبود
 و از آن هیچ خبر از اندک و بسیار نباشد بل فتنه و وبال آن دین و دنیا موثر است
 اعوذ بالله من هذا از صحبت ایشان احتراز واجب است و اجتناب از موافقت جنیال
 لازم زیرا که الصحبة کثیرة من النصب الکسلان فی حالاته کم صراح لفساد آخر
 یفسد غدوی البلید الی الجلید مریعة کالجمر یوضع فی الرماد فینجذ بعلیه بابدان کم
 نشین که صحبت بد به گریه پاک تر ابلید کند به آفتابی بدی بزرگی میں به اندکے ابر
 ناپدید کند به و نیز ترکرات وصیت کرده ام و میکنم که هیچ کاری از جزوی کلی بی خست
 خدمت شیخ نباید کرد ولی علم ایشان در هیچ مصلحتی شروع کردن روا نیست و هر
 نه فرمان شیخ کنی باطل بود من لیطعم الرسول فقد اطاع الله فرمان بر فرمان
 خدا نیست لانه ما یطوق عن الهوی وله قلب موحی عزیز من لئیل من یثاب و یتبدی
 من ثیاب صفت خدا نیست اما صفت شیخ جز بهیدی نباشد از اینجا است که مریدان را
 پیر پرستی آسانست چه فضا و عالم الوهیت شایه بازان ولایت نبوت بر کند جوان مرد
 بفرمان خود بدون محض خطاست و عین بلا مرید را کار بارادت و اختیار کردن حرام است
 طریقه آنست در فرمان پیر باشند و ترک اختیار خود کنند مثل المرید بین یدی الشیخ
 کمال المیت بین یدی الغاسل یقلب کیف یشاء زیرا که علی با دو قبله در ره جنت
 نتوان رفت راست به بار خدا و دوست باید یا هوای خویشین به و نیز در کارهای
 مشورت بادوستان دینی و یاران طریقت عین فرض است نه مبنی قرآن یا پیغمبر

میگوید و سَأَوْزُهُمْ فِي الْأُمْرِ اَكْرَمُ وَعَقْلُ نَبَوِي بِنِسْبَتِ جَمَلِهِ اَهْلُ عِلْمٍ وَعَقْلٌ چُونِ آفتابِ دراری
 است مع هذا المبشور تا مورو بود و هنوز آن دوست بر سر حرف خود است این را چه بدید
بلیت نیک خوانان دهند و لیک با یکجمله بودند پندیر به توفیقک اسد بالخیر و اعل
 الصلح غریز من سخن در روزه و در نماز و عبادت دیگر است که مریدان بے اشارت بهر
 بدان رة نبرند و هر چه که بحکم و اشارت شیخ باشد در ان نفس و شیطان را داخل است
 و شرکت و مداخل آن را ندانی و مشارکت ایشان را شناسی و از خطر شیطان و حمله
 فری کردن توانی **بلیت** روشن تر از آفتاب باید رانی تا بشناسد فراج هر سودا
 معنی ماضی - اگر شیخ ترا برای هر چه هست بگیرد و باد و بستان ما چرا کند پس کار پس
 دشوار بود و لَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَا تَرَكُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَ لَكِنْ يَعْزِزُ مَنْ يَشَاءُ
 غریز من و لَكِنْ يَعْزِزُ مَنْ يَشَاءُ و لَكِنْ يَعْزِزُ مَنْ يَشَاءُ و لَكِنْ يَعْزِزُ مَنْ يَشَاءُ و لَكِنْ يَعْزِزُ مَنْ يَشَاءُ
 و دنیاوی شیخ باز گذاری زمام مصالح بدلیان سپاری و با اصحاب طریقه مشورت
 سلوک داری و عقل و کفایت و اختیار و ارادت خود در باقی کنی و از احوال خود در
 جمیع اوقات این فقیر را اعلام دهی امید بود این معنی سبب انتظام امور دینی و دنیاوی
 او بود و او را ظاهر و باطن بر فریدی بود بخیر اما از جهت قربات که نبشته بود خاطر جمع
 دارد برکت شیخ التفاتی نخواهد بود و در دعوی سید قاسم نیز بخوبی دفع خواهد شد و فرزند
 خود را طال عمر هم سلام خواند و السلام -

صحیفه سی چهارم رحمه الله علیه طبعم فادخلوا خالدین - احمد فقیر سلام
 با و فرات شتیاق رسانید و نمود **بلیت** رقی می خواهد این در و نیش هر دم که باد و دین
 دنیا بر فریدی با احوال برکت خاص آستانه خدمت شیخ بخیر است مکتوب اخوی
 رسید بر سلامتی ذات ملک صفات شکر حق گفته آمد آری از آن برادر عزیز متوجه
 است که مدد و معین در کار دین از برای که دنیا نزد یک اصحاب طریقه بر پیش اعتبار ندارد

از رفتن و آمدن او غم و شادی نباشد بل از رفتن او شاد شوند و از آمدن او اندوختند
 شوند و اوجی اسدالی عیسی فقال یا علی ایذا را بیت الفقر مقبلا فقل مرحبا لشعار الصالحین
 و اذا را بیت الغنی مقبلا ذنب عجلت عقوبته - دوست آن بود که ترا از معاصی باز دارد
 و برادر آن باشد که ترا بخیرات هدایت کند احوک من حذرک من الذنوب آن برادر
 از جمله معتقدان خدمت شیخ است باید در متابعت ایشان جهد نماید و آن بر سره است
 متابعت اقوال و افعال و احوال متابعت احوال صعوبتی دارد اما در متابعت اقوال
 و افعال جهد نمائی تا ارادت درست بود و چنین کس را مرید گویند و عمر و فراغت را شمر -
 اغتتم فراغک فرجا تتمه فلا تناله بلیت نصیحت همین است بر جان برادر به که اوقات
 صانع لکن تا توانی به عزیز من ایجاد جن و انس جز برای عبادت نیست و ما خلقت
 العجین و الا لئن الا لیعبد و ان عبادت باید از سر اخلاص باشد اخلاص
 آنست که از شوائب و اشراک عاری بود و ما ائمتنا الا لیعبد الله فخلصین
 له الدین حنفاء امر فراز ما هر عملی که در وجود می آید ما آن را کار میدانیم اما فردا که
 ندانیم فکشفنا غنائک غطاءک فیصرک الیوم حدیدی در دهند و یوم یقر المرء
 من احیه و اُمته و ابیه معا بنه شود - جز یا حشر تا علی ما غرطت فی جنب الله
 نباشد در آن زمان فان رجعا نعمل صالحا هیچ سود ندارد الدنيا مفرعة الاخر
 تا میتوانی پیش از اینها نگوئی بل رکلم الموت - ولو کنتم فی بروج منسجین ذکر
 بکن و استعداد سفر صلی را ساخته باش فاذا احلهم لا یتأخرون ساعة و
 لا یتقل هوون و لو شه ترو و افا ان خیر التراد التقوی هم ازین مقام
 مرتب کن تا مگر بوقت رحیل بشارت ارجعی الی سرایات راضیه من ضیة بکوش
 جانت رسانند و همیشه خدمت شیخ را حاضر و ناظر دانایس فقیر و یاران دیگر بر حکم دعا و دعا
 الغائب اشرع اجابت بدعاء بهادری مشغول اند و لمتمس از آن دوست و یارانی

آنجا انداخت که بدعار باد آرند و دام بمقاوضات شریفه مراسلات لطیفه طریقه محبت سلوک دارند
هر که از یاران آنجا نبی است سلام رسانند

صحیفه سنی پنجم نحمده نحمدت من عند الله مبارکه طیبه بعد طالع سلام و دعا مقرر خدمت احوالی
باد انفس باقی عمر عزیز خود را مختتم باشند و انفس از غیر حق که رقم فنا برنا صیه آنست قطع گردد
وَلَوْ كُنَّ عَلَىٰ النَّحْيِ الَّذِي كَانَتْ يَوْمَ رُوِيَ كَيْسِي دَهْ كَمْ نَمِيرُ وَهَرُزْ بِ تَحْلِيَةِ الْقَلْبِ عَمَّا سَوَى
واجب است قل هو الله ثم ذكره وروى في الجملة بحق آوردن فرض عین راجب
وَجِئْتُ وَجِئْتُ لِلَّهِ فَطَرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ضَرْبِ بَحَارِهِ مَرْدَمِ اِذَا رُوِيَ غَوَابِ غَفَلَتِ
و غرور نباشد او را بمنبری احتیاج نبود۔ النَّاسُ يُنَامُ فَإِذَا أَفَاتُوا انبَتُوا و انبتاه
بعد مرگ مفید نبود و یا لیت که پیش از مردن انبتاه بود زیرا که چون منادی اشرار کتبت
بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيَّ حَسْبِيَا هِ بر آید حسرت و ندامت هیچ سود نبود قَلَمُ يَأْتِ بِنَفْسِهِمْ
ایمانم لما را و یا سنا و بر آینه چون اینجا همه کار کرد و خودی دور نکرد دید اند که خود کاری
نکرده است اُولَئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ هِ علی که نه خالص برای حق است چنین
مشعر سوف نری اذ تجلی الغبار ا تحتمک فرس امام حمار به غریز من دولت دنیا با سنا
عقبی جمع نشود طبع کاری بمراد خواهی و دین درست به این بر دو نباشد نه فلک بنده
جو افرودا اگر میتوانی تجارتی با خدای کن تا بر مایه زبان کنی انحر و امح الله شر تجا۔ و ان
تجارت دانی کدام است آنکه از دوزخ فراق بر ماند چه آن دوزخ مجنب این دوزخ فردوس
بُوَدَ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُجْنِبُكُمْ مِنْ عَذَابِ الْهَيْمِ۔ لَوْ مِلُّوْنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
و تِجَارَةً وَنَ فِي مَبْلِلِ اللَّهِ يَا مَعْزُكُمُ و انفسکم جو ان مردا در راه سوو
جزا لقطع از خلق نیست و از دای جز در نقصان جاه و مال دفرزند و عیال نبود ملتزم
غریز آنست که عزلت و انزوار لازم گیرد و گوشه صبر و قناعت اختیار کند و زبان اگر گفت
بر بند و وظاهر و باطن بحق مشغول دارد طبع قلم بکن ورق سوز و سیاهی زیر دلم

حمید این قصه عشق است در دفتر بنگیند بیت تا تو بخر می کشی بر بخت خود و حمید من
بمی گفتم که عاشق را نباید آزمود به حق تعالی توفیق عمل خیر رفیق گرداند.

صحیفه سی و ششم خواجه خیر الدوله والدین - بیت - پیام این دل مسکین

کرار رسال: برادر عزیزم دینی دوست مکرملیقینی خیر الدوله والدین ادام الله تعالی
والقباه فی رضاه سلام و دعا صد رفیق با فراوان اشتیاق مطالع نماید و بداند بیت -

حدیث عشق باخبر درمی گنجید: بیان شوق بگفتار درمی گنجید: حال احوال بعد کرم
برکت خدمت شیخ ذکره بالآخر بخر است و امور مشکور سدا الحمد والمنة مکتوب اخوی متضمن

اخبار سلامتی که مطلوب است رسید فرحتی تمام حاصل شد و عرض شد داشت بخدمت شیخ
بافرنزند نظام الدین و قدری شیرینی بجل صلح گذرانیده شد و مکتوبی که بجانب کاتب

بود کیف عرض افتاد در باب برادر می مرحمت و شفقت فراوان می شد و با انواع کرم
فرمودند آثار آن هر چه تمام تر می شده خواهد شد عرض افتاده بود و جواب بنهشته شده

بجیدید عرض افتاد فرمان شد که من بتر بیت ذکر او را در فرموده ام هم بر این مواظبت
نمایند تا راسد وقت رسد و دیگر هم خواهم فرمود بخاطر جمع در کار حق مشغول باشد و دیگر از

حال دشواری سفر فراه در قلم آورده بدانند که در راه مردان خدای رفتن نه اندازه کسی
و محبت آن طائفه و زردین نه کار هر کسی راهی پر خار و کاره دشوار هر دمی خون خورده

است و هر قدر می جان سپردن بیت جان عود بود همیشه در محرم با خون ریز بود همیشه
در کشور ما و داری همراهی که در از بر ما با دوست کشیم و تو نداری سر ما با آن برادر را

چون هست در سر است بضرورت چنین و بیش از این چشم باید داشت آلم احسب الناس
أَنْ يَتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْلَتُونَ - ای دوست ترا هنوز خاری بیپا

نخلیده است و قطره از سحاب عشق بر تو نخلیده است این چه فریاد است و چه شور -
بیت - ترا خار بی نخلیده کی دالی که حصیت: حال شیرانی که شمشیر بر خور

روایات جامع مدنیان

۴ و در کتاب فرمایش ذکر شده و اگر عرض این بخدمت شیخ

اذا احب الله عبدا ابتلاه واذ ابتلى ابراهيم ربه بكلمات فانهم لان السبل يحقن الولاء فاصدقهم
 ولولا انهم لم ياءوا غريز من اينجا همه نامراد بود و دل در غمهاست و دل از جان برداشته و از
 خانه مان پر داخته **علیت** آنکو طلب دوست بسپرد و گیرد و اول قدم از جان و جهان برگرداند و بعد
 هر چند مغرم است و هر چند محروم است با بنیاد محروم ماندن از مراد **دب آسری** انظر
 المکت فقال کن ترائی امی دوست جان را درین راه و فعی نبود عاشقان را اگر مثل هزار
 جانستی و هر جان را هزار بار باز ندی خطر نمی ندارد **شعر** اذا العلی ما تو علی دین الهوی
 وجدوا البتة منهلا معلولا به آری ایجا دل را چه خطر باشد و جان را چه محل اگر مردی
 همیشه مشتاق بلاء دوست می باشد و منتظر تضار دوست می باشد و بزبان تضرع عرضه داد
شعر ان فواد دعت لک حاد به وان دما جرتیه لک فلفض به **علیت** هزار شربت ز سر
 اردی بمن مثل غرض عشق لغز دل من مزید بر خیر و به و هر آینه ترک ارادت و مراد او باید گشت
 زیرا که **علیت** مابود قبله در ره توحید نتوان رفت راست به یارضاء دوست باید یا هو
 خوشترین به ما و مان مکر اسبشارت بگوش جانیت نرسیده است که انا عند المنکسرة القلوب
 لا حلی ازینجا گفتم - اللهم احببني مسلکنا واحشني فی ذممة المساکین لان فی
 المسکنه انکسارا وللاکسار اعتذار چه درجه انکسار بجايت بلند است مقام عبودیت
 دارد و لیکن ترا آن قوت کجا آری لکل عمل رجاء کمیسر لها خلق له **شعر**
 خلق الله المحروب رجالا به و رجالا الفضة و ترید باضعیفان می گوید **شعر** دع المکرم
 لا تنهض لبغبتها به واقعد فانک الطاعم الکوا به **مصرع** و بازی کن عاشقی کار تو
 نیست **علیت** اگر تیغ زنی جان خودت پیش کشم + هر چند جفا پیش کنی پیش کشم + جوامع
 کار مردان دیگر است دکار فختان دیگر حالی اگر طلبی صادق داری دعای میکن و در اوقات
 هر چه از خدای نخواه تا مگر تا معرفت عارفی نباشد که از برکت وی شاید بوی از گلبن مقصود
 نرسد بوقت کتابت معنی کای آیت قرآن در خاطر گذشت نخواهم که از نو در بچ دارم شرمنا

من اكل وحده در قرآن است وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اَعْلَمَ يَأْخُذُ اَنْ اَلْمُؤْمِنِ
 الحقیقی ہوا القلب المعنوی لانه من عالم الرب انی و آخر عنه بقوله قل الروح من امر ربی فابلاک
 بما لا بعینه و ہوا الاستقلال بما سوی المدفن سعی فی قلبہ و ہلاک جزاؤہ جہنم خالدا فیہا
 واجباؤہ فی معرفتہ سبحانہ و تعالیٰ کما قال جل ذکرہ اَوْ مِنْ كَانَ مِيتًا فَحَيِّنَا ۚ وَلَا تَنْظُنْ اَنْ لَقَدْ
 عَلٰی ذٰلِكَ قِلٌّ اِنْ تَقَاتِلْ لِنَفْسِكَ الْمَيِّتُوۡةِ الْمُشْرِكَةِ بِاَسَدٍ لَّا نَاکَ اُمِرْتَ بِقَتْلِہَا بِقَوْلِهِ غُرْمٌ قَاتِلْ
 و قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیۡنَ بِاَسَدٍ لَّا نَاکَ کَافَّةً و قَالَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَکُوۡنَ فِتْنَةً وَّلِیْکُمُ الدِّیۡنُ
 کَلِمَةُ اللّٰهِ و قَالَ عَلِیۡہِ السَّلَامُ اَعْدٰی عَدُوِّکَ لِنَفْسِکَ الَّتِیۡ بِکَیۡنِ جَنَابِکَ وَاَکَامَرِ
 لِقَتْنِیۡنِ الْوَجُوۡبِ فَالْوَجِبُ اِحْیَاءُ قَلْبِکَ الرَّبَّ اِلٰی و قُلْ لِنَفْسِکَ الشَّیْطَانِ اِلٰی
 و قُلْ النَّفْسُ بِالْحَقِیْقَةِ بِالْخَلْقِ بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ لَعَالِی و التَّنْزِہُ عَنْ اَوْضَاعِهَا
 و سِرِّ دَعَاوِہَا اِلَیْہَا و السَّلَاحُ مِنْ اِخْتِیَارِ اَتَّهَا و مُرَادِ اَتَّهَا کُلِّہَا
 و انمحاء آثار البشريۃ عنہا فَبِذٰلِکَ یُتِمُّ الْاِیْمَانُ وَاَلَا سَلَامٌ وَاَلَا احْسَانٌ
 وَاَللّٰهُ الْمَوْفِقُ بِجَوَابِ مُرَادِہِی لِنَاہِیۡتِ ضَعِیْفٍ وُصِّیۡتِ دَارِی زَبَرَ کہ طفل راہی و
 بلاغت مردان طرقت نرسیدہ تا کار بحقیقت رسید می فرماید رہ با عی مارا خواصی تن
 بنمان اندر دہ چون شیفنگان سر بجاں اندر دہ دل بر خون گزیدہ کان اندر دہ بدوانگہ
 رزہ دودید جاں اندر بد عزیز من چه دانی تا بنشتہ ام ہزار ہزار منزل ازیں عالم منقطع باد
 گشت تا شاید بکرم اسد و فضلہ چشم دل کشا دہ گردد و عروس معانی جلوه کند نو میدباش
 و کَانَ ذٰلِکَ عَلٰی اللّٰهِ کَیۡسًا - وَاَلَا تَقْضُوۡا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کَارِہِ کہ فرو بندد و زخم
 نماید نو میدباش کہ عاقبت بکشد بد من طلب شیئا و جد و جد جہدی میکن و کوشش
 می نمائی فَاِنْ اَصَابَهَا وَاِبِلٌ فَاَنْتَ اُکَلِّہَا ضَعْفَیۡنِ وَاِنْ لَّمْ یُصِیۡبْہَا وَاِبِلٌ فَطَلْ
 اَبُو اللّٰهِ مَا تَعْمَلُوۡنَ لَبِیۡرٌ ۝
 صحیفہ سی ہفتم بجانب خواجہ خلیفہ الدّٰین - نحمدہ بحمدہ - برادر عزیز جانی و حبیب

دو جهانی خیر الدین اسکندر سلوک طریق الحق سلام خواند و بداند مبدی را در وقت سلوک
 خلوت و غزلت و قطع علائق و منع عوائق شرط است تا قصر دل از خض و خاشاک و هوا حبس
 و دساوس پاک گردد و لیکن شرطی که بر آن ماند زیرا چه از استقامت آن شرط با لقطع استقامت
 مشروط لازم است - جو امر در الطهور شرط الایمان و ذکر و اظا حذر الاثم و باطنه
 و چون بتوفیق اسرار دولت رومی نماید و فقر دل پاک گردد باید آن را با خلاق حمیده عمارت
 کند و خلیه بار او را بدین فصول محمود مرمت نماید انگاه شاید لائق تئنگاه باو باشد که گردد
 پس آن را بذر اندر بیا راید عزیز من تا در غلط نیفتی اینجا ذکر اندر و گراست - و اندر و چون
 در ذکر استقامت شود و اگر در مذکور محو گردد چنانکه نه ذکر ماند و نه ذکر اینجا حقیقت جلوس
 باو شاه حاصل آید جلوس ذاتی که تو آن را چیت و مکانه تصور می کنی و تو آن را ندانی و اگر
 من بگویم جبهانه در شور انداخته باشم و تو چه دسی کن تا در آن مقام رسی که از شجره دل تو
 نثار آن اندر بر آید پس بدانی که چه گفته ام اما بدین طریق که تو میباشی نه همانا که مسلمانی
 حقیقی باشی حکم عوام هم مداری تا کار مخصوص رسد و خواص انخواص خود و گرد آخستیم
 انما خالصکم علینا و انکم الینا لا ترجعون هجوا من مردا من طن انه لیل الی
 محل عظیم بغیر مقاسه اشد اند الفقه اما نیت فی لبادی الهلاک آندریں راه تا از خود غم
 پناشی بوی از بوستان او بی بنور رسد بیت تا تو سر خود خاک درین ره کنی به بر گز
 سر تو باد بران در بنبرد ام حسبت ان تل خلوا الجنة - ولما یانکم مثل الدن
 خلوا من قبلکم - متنتهم الباء النساء والضرای رباعی بادل گفت مرا برادر
 کو بادش است من ندارم سراو دل گفت برو حدیث پیوده گو به یا برادر او شنید
 در بر او به اما همه دقت مدو میخواستی و لیکن ترا در کار خود مدوی نیت مدو دست
 مدو مدو او پیش نتواند بیاو هیچ وجه در کار نه بل در کار بار را یعنی مستغرق است ما چه
 کنیم مصلح گفتیم شنیدیم ترا سود نداشت به انک لا تهدی من اجلبت و لیکن اسر

میدی من بشماره - مسول و مامول از حق آنکه آن برادر را بخود هدایت دهد -

صحیفه سی و هشتم بجانب فخر الاثمته برهان الملة والدائت

جعل الله اسروا يانا من الذابتك لا خوف عليهم ولا هم يحزنون شعر ابرج اصبا

بلغ سلامی به الی من نشینی طول الزمان به برادر دینی و محب یقینی افتخار الائمة والعلماء متفخرا

والفضلاء برهان الملة والدين نور اسر قلبه بنور الهداية ووقفه اسر لاعمال الصالحة من الهداية

الی النهاية سلام و دعا داعی حقیر صدر فقیر با و فرشتیانی مطالع کند و مقرر داند الدنيا

مع فیها لا تتوی عند اسر بعوضه و ما بهی عنده الا ببغوضه و تو آن را چیزی میدانم و حاصل

آن را غنیمت می شماری و ما تمحیوة الدنيا الا مئاع الغرور و ریا عی حال

دنیا سر بسر پرسیدم از فرزانه به گفت یا بادلیت یا خاکیت یا فسانه به باز گفتم حال

آنمگر که دل در وی مبت به گفت با غولسیت یا دیولیت یا دیوانه به در لغت آن غنیمت

است که غریمت آن فردا بجان درمانی و درمانی ندانی - عزیز من فخر و الی اسر قبل -

ان لیفر المرء من اخیه و اُمه و ابیه و صاحبته و نسیه اقراء منهم

یوم مین شأن لیغنیه - تصور می کنی که در علیش و اسر در طیش زریا که لا علیش الا علیش

الآخرة از خواب غفلت در آی پیش از آنکه گویند الناس بیام فاذا ماتوا انتبهوا و چشم

بصیرت بکشی پیش از آنکه ندانی فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدیث

گوش پوشت رسد در حال ربنا انصرنا و معننا فارجعلنا لعل صالحا یج سود ندارد آفاق

من دغ لفسه و عمل لما بعد الموت در لغت جهلی مرکب بود که بسبب خطوط دنیا وی که بنا

روا و وسایه گزواں ماند از خطوط عصا وی که مالا عین بر اوست و لا اذن سمعت و لا خطر علی

علی قلب بشر محروم کرد و من کان یرید حوث الدنيا لئلا یؤتیهم منها و قاله فی

الآخرة من نصیبه آری دنیا را نقد می انگار و یا معاذ اسر عقی راسیه بشماره

ذابت هؤا تحسن المبین والا این نه عقل است و هیچ علقه نه این معنی مستحسن

هر چند از ضرورت دنیا وی تمتع از لذات اخروی تمتع الویل الویل از هبتم طلبا کتم فی
 حیاتکم الدنیا واستمتعتم بها فالیوم تجزون عذاب الهون آن دوست را بسیار نصیحت
 کرده ام و میگویم و لکن لا تحبون الناصحین بلیت نیکوایان و دهندند و لیک بیکجنا
 بودند پذیرا من چه کنم از من جز نصیحت نبود و لکن الله یفعل فی من یشاء عزیز
 من بر عمر اعما و مکن مال و جاه را اعتباری نیست مرگ بر فقا و دینا بی وفا ملک الموت
 چشمها کشاده و اعران او منظر البتاده و بیچاره آدمی مغرور از دسے متفرد و گریزان
 و نمیداند که اجل او برابر است و تو خود قرآن نیکوایان تا بانی ات الموت الذی تفرق
 منه فانه ملائیکه حوال مرد از قرآن بشنوی گوید و لقد خلقنا الانسان
 و تعلم ما لو سووس به نفسه و نحن اقرب الیه من حبل الوريد ای
 برای آن معنی سمع و بصر معنوی می باید که آن سمع و بصر که داری چه کار آید عزیز من فاما
 لا تعی الا بصر و لکن تعی القلوب التی فی الصدور زیرا که ان فی ذلک لذكری لمن
 کان له قلب اذا تعی السمع و هو شهید - خواخیز چون ترک نازی مرگ در رس از ندانست
 استغاثی بنور حیاتی اذا جاء احد هم الموت قال ربنا رجعون علی اعمل
 صایحی اقمی نزلت بیات بیات کلا الناکله هو قائلها و من ودا لفسه یزدحم
 الی ائوم یبعثون در دنیا و نهار در پنج و چون و ما امرنا انما و احدا کلکم فی نظر
 و آید نفس اماره فریاد برآورد سر بنما آخر نا اخیل قریب نجب و دعوت است و
 تتبع الرسل از عالم غیب ندای شود اذا جاء اجلهم لا یتأخرون ساعه
 و لا یتقدمون عزیز من اگر خوشی و یا ناخوشی روی ملک الموت بی شک باید دید
 و شربت زهر آلوده مرگ بناچار بلیا بد چشید در آن زمان افسوست بیچ سود ندارد و در پنج
 خورون منفعت نبود یا حسرتها علی ما فرطت فی جنب الله و ان کنت لمن
 الساعه حین - او تقول ان الله هلا الی لکنت من المتقین حوال مردانست

هر باری گویم انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم و دایم که در دلت گذرد سَوَاءٌ عَلَیْنَا اَوْ غَضَبْتَ اَوْ لَمْ
 تَكُنْ مِنْ الْاَوْاعِطِیْنَ حَتَّى مَحَبَّتِ وَ مَحَبَّتِ اِیْنِ بُوْدَ کِه اَد اِگَر دَم اِکُنُوْن تُو دَانِ مَن شَاءَ فَلِیُوْمِیْنِ
 وَ مَن شَاءَ فَلِیَکُمُ - اَنَا اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهَمَّ سُرَادِیْقًا وَ اَنْ
 لَسَدَغِیْبُوْهُنَا اَوْ اِجْمَاعِیْ کَا لِمَهْلٍ لِّسُوْیِ الْوُجُوْهِ بِلِسِّ الشَّرَابِ وَ سَاءَتْ هُمُ لِفِیْقَاهِ
 ماه رمضان سی روزه در شهر درآمدن و میان مسلمانان بودن و سعادت جماعت ترا و هیچ دریاقت
 و روزه بامان و فرزندان و قرابتان و دوستان کشادن خصوصاً گاه گاه خاکبوسی خالقاه حاصل
 کردن افضل و ادلی است مان دمان پائی بر نفس اماره نه دوست از حرص و هوا پدار سر از گریبان
 غفلت برآر بلیت بهشتیار شو بهشتیار شو از غیر حق بیزار شو + پس باشد اکنون ای جوان تری بکن کار
 شوی عزیز من چون بخار سیات بر کرده دل متراکم گردد و خونی سوز خامت بود معاذ الله و العیاذ
 بالله منها فَمَثَلُهُ لَمَثَلِ الْکَلْبِ اِنْ تَحْمِلَ عَلَیْهِ یَلْهَثُ اَوْ تَتْرَکْهُ یَلْهَثُ سَخْنِیْ حَبِیْبِیْ مَحَابَا
 نبشتم و محابا در ادا حقوق جانزنده قل الحی و ان کان مرا اگر خدای تو فنیق بخشد بتفکر تمام این
 مطالع کن و برای چیزی که آفریدند بدان مشغول شو لتضییع عمر عزیز و اوقات مرحوبه جانزنده شمر
 بدیت بغفلت می گذاری روزگاری به مگر در گور خواهی کرد کار + امر معروف کردم و نپند
 دوستانه گفتیم و السلام علیکم - بلیت نصیحت کرد بیکو ساس اگر آرا زاده بستان + و گر گویی که
 ستاغم غلام لست بکتوساس +

صحیفه سنی نهم بجانب خواجه خیرالدین مذکور - بعد تبلیغ سلام و دعا مقرر
 برادر دینی ایده اسد بنضره و حبله فی الصلاح او حد عصره گردانیده آید بکتوب مرغوب در
 بعد مدتی پدید رسید تلی تمام حاصل آمد بر سلامتی ذات برادری شکر حق گفته آمد احوالی که
 نبشته بود معلوم گشت و عرضه داشت بخدمت شیخ مجمل صالح با فرزند نظام الدین خدمتی
 گذرانیده آمد بمرحمت قبول فرمودند بعد باز پرس احوال بفاتحه و دعا ترتیب از رانی داشتند
 آن برادر نیکو بداند اگر کسی از دنیا و اشتغال بدو بکلی منقطع شده باشد و هیچ سبب سوائ

نمائند و اسد هرگز کس را دنیا پیش نباید و قطعاً کسی را کار دنیا نه فرماید اما آن همه بلا هم تو فانی
 از کجاست بلیت اگر کس چونکه کرد پیر خویش بخود دید به گفتا که ز کس هست هم از ما ست که بر ما
 است عزیز چه کار است که در آن شغولی اگر آن قدر اهتمام در کار حق بود کارش از عرش بگذرد
 در پنج یا چندان مشقت و نیاز خمیس هم ترا نیست و از انت جز رنج و محنت نصیب نه و چه
 بلا ازین بالاتر که باین همه فضیلتی نعمت دینی هر لحظه در زیان زنی خسران فخر بخت بجا تهم
 بهیمات همی بات خسرالدنیا و الآخرة اعوذ بالله من ذلك عزیز من چه بردست تو آید اگر
 دنیا روی نماید و دنیا وی بدست آید و بی مغضوة الله تعالی **شعر** زیاده المرفی
 دنیا نه نقصان به و رنج دو محض الخیر خسران به و کل وجدان خط الاثبات له فان معناه
 فی الحقیقة فقدان به هر بار بی گفتی دمی گوی چنین کنم و آن همه زبانی بود - جوان مرد **الحمد**
لِقَوْلِهِ مَا كَالْفَعْلُونَ نشنیده - زیاده القول علی الفعل منقصة و زیاده الفضل علی
 القول کمیده مردی آنست که مردوار و میدان بهت قدم نپی و جان و مال و فرزند و عیال
 طوعاً و رغبتاً در بازی انقباه طوعاً و کرها قالنا ایتنا طالعین بلیت یا برو هم چو
 زمان رنگه و بوی پیش گیر یا بیا چو شیر مردان گوی در میدان فلک به مثل نهی
 است فی بی دو کی کر بی مینا بلیت کار به براد عیش خواهی و دین درست به این **شعر**
 نباشد نه فلک بنده تست به و اگر قوتی داری لبم اسد بند افرس النکار و اینک میدان
 عقل و کفایت و هوش و گوش و سلامتی اعضا همه داری مای در کاب بهت نه و آیت
وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ بر خواه که این درگاه مردان است
 نه کارگاه فغان - بلیت این گوی ملائمت و میدان هلاک به وین راه مقام ران باز
 پاک به مردی باید قلندری دامن پاک به تا برگذرد عیار داری پاک به پیغامبر فرساید
 علی امتی زمان لا یسلم لذی دین و دینه الا من فر من شایق الی شایق و من قرینه الی قرینه
 و من هجر الی حرج الا من ادرک ذلك الزمان فعلمه بامرہ انخاصه هذا لفظ الحدیث او معناه

اگر ایمان نمی باید بضرورت چنین بود مصراع هم پسته خوری بتا و هم نای زنی به خدای
 با چنین حال طالبیدن محال است اصل ایمان محبت است دوی نگنجد بنیت بایا و خودم یاد
 خدا شرک بود تا من نشوم ز خود جدا شرک بود مجنون وار ترک خویش و خولشیا و ندان باید
 گرفت پس ذکر آن باید کرد زیرا که لیس بستر شرک نیست اگر بر وصلت یلی بخاطر غفنی دانه
 چو مجنون فرد باید شد هم از خویش و هم از خویشاں به قل الله ثم ذرهم ای عزیز تو باش
 خود و دوست خود و بنده خودی ترا با حدیث مردان چه کار است گفتم صفا شدی که جانرا
 و طبعه گفتا که حدیث جان کن گزینی به گفتم که به تیغ حجت خدایش گفتا که هنوز عاقل
 خوشتی به دیگر بنشته که من ترا در خواب نمی بینم ایدوست من ترا بیشتر حال می بینم و شاید
 در شبه روزی چند باره بینم زیرا که آن نالیش ارواح است در عالم تمثیل روح را
 از مکاشفات تو رصفا نتواند دید و خود تو مرا چگونه بینی که صحبت بطلانت حجابی در میان
 آورده است و در با صره بصیرت سدی انگنده فالحق لا تقی الا بصار و لکن
 لقی اقاوب الکی فی الصدور و جعلنا من بین آید لهم سدا و
 من خلفهم سدا فاعشينا هم فهم لا يبصرون ه شعر فان القلب
 اسرعه علی ما کان مسکنه لدی القصاب به عزیز من مرا انگاه بینی که عروس ایمانست
 روی نموده بود المؤمن من آة المؤمن جواں مرد ایکی تجربه کن اندر آن حال
 که ترا سعادت قلة الطعام و الکلام و المنام روی نموده بود و معصیتی در وجود نیاده بود شاید
 که مرا بینی و توانی دید زیرا که وقت بود که بینی و بتوانی دید ایدوست المؤمن مراة الله است
 و مراة الله جز نبور الله را که ممکن نبود و نیز شاید تو شیخ را بینی و مرا نه بینی زیرا که شیخ
 نور کامل دارد و نور کامل در اندک صفائی نیز صفائی ظاهر تواند شد بل شاید شیخ خود را
 از راه انوار نور شگاه خویش تو نمایی و لیکن ناقص جز در کمال صفا ظهور نه پذیرد و چون
 شنیده ام که برای رضا طائفه معرض عن الله از جهت خوف ایشان از راه حق منحرف

اگر چنین است فاعوذ بالله منک آئی در لیج آن نه مسلمانی است اگر خدای از تو راضی نبود
 و دیگر این را از سخط که مانع تواند شد رضا نهاده هزار عالم موصوف رضا اوست قلباً لمومن
 بین اصعبین من اصابع الرحمن یقلها کیف نیشا فاعل بحقیقت و قادر کمال جز خداست
 نیست از قرآن بشد قلاً تخافوهم و تخافون انکم تم مؤمنین عزیز من امر است بدین
 که جز از خدا ای ستر می نامی باشی و نهی است از خدیت غیر تا ایمانت درست گردد و نهی
 و امر مع شرط است بشد که این قرآن است قوله الحق وله المملکت خاطر جمع دارد
 غیرواک ما که لا یمیکونون لا نفسهم نفعا ولا ضرراً و لا موتاً و لا حیوة و لا
 لشوداه نشینده هر که از خدای نترسد از همه بترسد و هر که از خدای بترسد همه از او بترسند
 عزیز من تو قرآن از سر عادت بخوانی و نیندانی قرا مرا بتدبر و تفکر باید خواند تا معلومت
 گردد که یا ایها الناس ضرب مثل فاصتخووا الذین الذین ینذرون من
 دون الله لئن یخلقوا - الا ید ای در لیج از جنیان چه خوف داز رضا را ایشان چه امید
 و بحقیقت بزرگ من که ترا دوست می دارم بدوستی دارم والا مصراع فانی و لا عیان
 نجب بحکم الناس و لحدادی لعداوتک من خالقک من خلقک من هرگز بدان حالی که داری
 راضی نه ام و از خدای برای تو صلاح دین تو نیخواهم و میدانم ترا نیز ازین جهت اندوخته
 خواهد بود اما تو متنبه باش بوسع و امکان در کار تو تقصیر می نرود و از خدمت شیخ و از ریاض
 مشایخ و از یوین یاران عزیز استمداد می کنم ترا بیاید بقدر امکان قدم از حد شریعت
 بیرون نمی دوانم مراقب حال خود باشی و بهر لحظه و هر ساعتی سجده ای گریزی و بوقت پاک
 بشیخ التجائی و معوذتین بسیار میخوان و در تلاوت مشغول میباش و کما حق را مقدم
 میدار و از کسی التفات کن بر عمر اعظم و نیست وقت غنیمت است و النفس بغایت
 عزیز و الهی و نیک الی السداد و لیلک سبیل الرشاد من ترا و دین ترا دوست می دارم
 و ترا سلامت بخدای سپرده و امیدوارم همچنان سلامت بمن رسی و و تلک علی البکیر -

صحیفہ جیل بجانب خواجہ حاجی کفی بالقرآن و اعطا قولہ عز من قائل یُعْظِمُ لَعْنُکُمْ تِلْکَ الْکُفُورُ فَکُفُّوا اِلٰی اللّٰهِ اِنِّیْ لَکُمْ مِنْہُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ - وقتیک اسد بالخیر برادر عزیز دینی خواجہ حاجی رزق اسد تجا میرور او عیثا - ورا سلام صدر فقیر مطالع کند و بداند العز فقیر والوقت لیسیر والامر عسیر - مصراع ہیماٹ ای در پنج کہ عمرت بباد رفت و آنکه بکمال عملون بصیر - نفسی چند کہ مانده است غنیمت دار فرما بتماہ فلانماہ ماں و ماں اگر عاقلی غافل مہاش آلدینا فرمہ الاخرہ - اے دوست و ابلغ فیما اثلک اللہ اللہ الاخرہ و لا تثنیٰ نضیک من الدنیا و احسن کما احسن اللہ الیک میج دانی کہ احسان حسیت ان تعبد اللہ کانک تراء - اگر شری نہ بینی عی بنیدتہ جوان مردا کارے کن و جد سما گرت راہ دھند و ترا از توئی تو باز خرن بدیت بادوست کج فقیر بہشت است و بوستان بی دوست خاک بر سر جاہ و تو انگری بی توفیق اعمال خیر رفتی باد - والسلام -

صحیفہ جیل و یکم - بجانب مجیر الدین اسد الجامع - ملیت کلہا مہمہ باز آمد و فست کہ باز آئی بی تو نمی باید چندین چہ ہی بائی بی - تیرا دم عزیز دینی ملک مجیر الدین اولام تقواہ و سلک بہ سیل رضاه سلام و دعا از دوست حقیر صدر فقیر مطالع نماید - و احوال من کل الوجوہ مقرون بخیر و صلاح تصور کند ای دوست اینک باد بہاری بریدہ و آفتاب بنقطہ اعتدال ربیع دوستان روی بوستان نہادہ و کلہا چمن صلاہ عاشقی دادہ بلبلان مہجور بوصال گل خنداں افواج تماشایان بسوی باغات خراماں زیر ہر گلشن گلرخی در سایہ ہر سروے تدرومی بی دلاں و دلبراں در چنین ہوا عام و خاص دریں تماشای حصہ ما در چنین فصل در د نصیب ما از چنین ہوا گرد آری چہ توان کرد بدیت آن گل کہ منش خواہم در پیچ گلستاں نے بی و اں سرو کہ من جویم در بارغ و بستانے بی بضرورت در دہر درد افزودہ و غم در غم تداخل نمودہ ملیت بہاری اینچنین حرم مرا آوارہ دل بجا

منم کجے دغم ہرکس بیانی و مناشائی بہ جو اغراض ہوا ربانغ کرا و پروائی بوستان از کجا زیرا
 کہ بلیت آن دل ناندکش سر لبستان دباغ بودہ گوئی ہمیشہ سوختہ در دواغ بودہ اگر
 بمصاحبت عزیز ی یا بلیت زیارتے بیانی گذرم افتد دم خفاں گیرد و جام تو قات پذیرد
 از گریہ چشم چشمہا شود و از غم جگر رخسار گردد و بلیت رفتن لبوئی باغ بیاوت گریتم
 بر ہر گلے و گر نہ گراید ماغ بودہ قل لکن یضیننا اکیفا لکنتب اللہ لنا چه باید کرد
 المقدر کاس عمر بسر آمد و کارے بر نیامد آماچوں راہ عشق جز بحر و بیچارگی و حیرت و خواری
 بلیت چه کند و تدبیر چیست ہرکس بر اندازہ خود جہدے می کند و کوشش مینماید اما تا کرارہ
 دہد و کرار خناید بلیت مامی کوشیم و دیگران می کوشند تا بخت گرا بود کر اگر دوست
 در بیخ و بنہار در بیخ بلیت تا گرامی سر رسد بر کنگر ایوان عشق بہ این ہوس دارند در
 کہ عیاری کن بہ تیغ ذلک چشم امید کاشدہ و دل بر عایت دوست نہادہ ام و خود طریقی
 ایں دیگر چیست زیرا کہ بلیت امیدواران دست طلب زدا من دوست بہ گرفتار گشت
 و کہ آویزند بہ راہ ہا و دہ کہ ہماں و مقصدیم و عنہاں گو ہر چه یاد اباد بلیت بادل گفتم
 مرا بر بردار و کہ باد شہ است من ندارم سرا و کہ دل گفت پر و حدیث بیہودہ مگو بہ
 یا برادر او کشند یاد برادر و القصہ بطولہا حکایات الصیایۃ لا تحفل الشرح والبيان
 و احسن اگر حالے تو اینجا باشی شاید ازیں حال از ہر ار یکے و از بسیار اندکے با تو گویم لعل
 و غمی تسکینی بود اگر چه ہرگز نبود اما ہم خالی نبود چه شنیدہ کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم
 در غلبت حاصل فرمودے کلینی یا حمیرا والا ندانم تا کارم یکجا کشد بارسی بیشتر وقت
 گرفتار ناچارم و از صحبت ایشان بجام بضرورت در حضور ایشان خوش میخورم و خوش
 میخیم و خوش میخندم و آن خوردن بحقیقت خون جگر است و خفتن مردن است
 و خندہ گریستن است و آن راز ہر خندگی می گویند بلیت بظاہر گر چه می خندم باطن
 خوں ہمی گریم بہ بردن در خوردن و خفتن نہاں جان کندن و مردن بہ عجب حالتی و حال

پیش آمده است حق تعالی آن دوست را عنقریب علی احسن الوجوه بدین مکتب رساند حدیث از
از آنندگان شنیده می شود که آن برادر دینی از جهت اسباب معلوم یعنی برای رضاء الهی
معدوم یا نه جهت آن احباب چند میثومه از حد شرع تجاوز شده و راه نامرضی پیش گرفته
اگر چنین است قیاب الله علیک آن چه حالت است و کدام روزگار اسرار و شیخ حاضر و
ناظر اند و دوستان از تو جز بصورت غائب نه اند باز گرد فان ترا کم استیات پورث
الربین و الرین پورث الطبع و الطبع یوجب الکفر تمیذانی که از تو اندکے بسیار گیرند و
برای سہلست سخت بگیرند بعد از حق را یاد آر و خدای را در کارهای خود غافل نه بشمار
وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اینک ترا می گویم اگر میدانی که سبب صحبت آن طائفه و ضیاع
باطن خود ترا در شرائع خدای می باشد باید از سر جان و مال بر خیزی و فرزند و عیال را
در راه نبی و بچند بگریز و اَللّٰهُ اَعْلَمُ اِنْ تَكُنْ مِنْهُمْ نَدْبًا یَرْهَبُونَ - برای
خدا زبان دینی برای نفع دنیاوی و دامدار دنیا را چه اعتبار کار دنیا محمود داری پس
ای همه برای چه و بهر که افسوس افسوس آن همه آن شکستگیات چه بود نمیدانی بے حکم خدا
میچ نشود و کسی بی تقدیر چیزی نمواند کرد کم از تو ایمانان سحره موسی مباحث که با فرعون
گفتند قَافِضٍ مَا أَنْتَ قَافِضٍ إِنَّمَا تَقْضِيْ حُلَّةِ الْحَيٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نُوَاكِرُ
زبان جانے و مالی شود و به دولت و زہد سعادته اگر تالاسوی گشتی بود بدانی که
هر چه از تو بود در مست رنج ادا حجت و محنت او استراحت و غم از او شادمانی و مانده از تو
دوست بلار دوست را بدعا خواهد و بدل و جان استقبال نماید کوید بعیت یک تیر بنام
من ز ترکش برکش پ و آنکه بکمال سخت اندر کش با گر میچ نشانه خواجهی اینک دل و جان
از تو زنی سخت ز من رفی خوش با پس آجوان چند سستی و بزیل خواهی کرد و ابل پس
جز حسرت و ندامت نماند مرا آن منی ناشینده ام دم درونی کند و اندر در گارت در غم
می آید اگر ترا دعوی طلب در سر نباشد من هرگز ترا چیزی نگویم و بر تو چیزی نگویم

در یغاد عوت آن و مدعات این شمرست باد از خدای شمرست باد از توام امید آن بود مراد کار
 دیں مدخواهی بود و دوسه خواهی نمود فاستغفر الله فاستغفر الله بالسر دلم میوزد و خواستم
 سخت تر نولسیم ولیکن وقت وفا نکرد اکنون من کردنی خود کردم و گفستی خود گفتم و خدای میفرماید
 اعملوا ما شئتم انما یما تعلقون بصیر خدای توفیق اعمال خیریت دما و از منهای مکاره چنانچه بخواهد
 اید و ست بر آن تو از خدای بهم چیز میخواهم لیکن چون ترا هنوز چند روزی در کار مار دنیاوی مشغول
 و مشغول است با حکم خدای چه توان کرد اما باید کارهای بر جاده شرع کنی و سر سوزنی خلاف
 شرع بر اندازی زنیار هزار زنیار نباید معصیت چنان در وجود آید که در ماندگی ظاهر و باطن پیش
 آید لغو بالسر منهای فرزندم نظام الدین و قطب الدین و همشیرگان ایشان طال عمر هم بصحت
 و سلامت اند و السلام مزید تقوی و صلاحات باد - آمین -

صحیفه چهل و دوم که نام او عجائب الاسرار است - در آنکه برادر و فقه الله بالخیر
 و السعادة و رزقه الحسنى و الریادة در شهر رسید کرات ازین ضعیف هر چیزی سوال میکرد و
 بعضی را جواب میگفتم و بعضی را فرصت نیا فتم اکنون که توفیق نبشتن یا فتم چیزی را از آن
 فتم تو جواب نبشتم اگر ت معلوم گردد و فذلک فضل الله و اگر جز از راه مجاهده در ریاضت رسید
 محال است و این سطور را عجائب الاسرار گویند بدان ارشادک الله یا اخی پیغامبر میفرماید
 خلق الله آدم علی صورته یعنی حق خواست تا هویت ذات و صورت و صفات خود در عالم مثل
 بنحایت نماید و عروس جمال کمالش را هم بر خویش جلوه فرماید از خویش در خویش نگردد و بر عالمیای
 بران منت نهند آنگاه آدم را جمیع جمیع صفات و اسماء خود گردانید پس بحقیقت ذات خود
 در حقیقت صفات خاصه ذات که بحقیقت چنان حقیقت ذات نازل گشته و از آن حقیقت
 صفت بحقیقت اثر صفت مخصوص و از حقیقت اثر صفت بحقیقت جان آدم نزل فرمود
 کما قال علیه السلام ان الله منزل الی السماء الدنيا پس بحقیقت آدم که آن نه آدم بود بحقیقت
 حقیقت حق حق آدم نه غیر فانه لو لم یکن کذلک لکما استوجب الاخلافة و الخلیفة ان لم یکن

بصورت من استخلفه فلا يجوز الخلابة له وهذا سر قوله فاذا سوتیه ولفخت فيه من روحی اے سوتیه
 بجمع صفاتی و اسمائی و تجلیت فيه بسر ذاتی و هذه النفحة الالهية هي سر الاثر الخاص للصفة
 المخصوصة التي هي حقيقة الذات فما كان آدم بالحقيقة الالهی و منها سجده الملائكة و كذلك
 سجد المرید للشیخ بدیت گفتیم که پیغمبری تو یا پیر به گفتا که دوی ز راه برگیر چون نیک بدیدم
 آن نیکو بودی او من و پیر سر او بود لیس فی الوجود والا سر رخ نماید هو لا کشتی فی شی
 و لا من شی و مانند آنی که این نزول مانند نزول و انتقال اجسام است ای برادر اگر بتو نسیم
 فهم کنی اما الشاء سر حضور خواهم گفت و آنکه باینرید گفت حتی بمن گفته است همه بنده اند
 مگر تو یعنی تو دوستی و دوستداری در برابر الطبع عشقی هر کس در طلب است و تو مطلوب و
 ایشان مرید اند و تو مراد و آن مقام حیرت است و التحریر السلاخ الحر عن رسوم العبودية
 الی شرائط الربوبية حتی یقوم فردا متحد بالمحبوب فی مقام الاتحاد و من بلغ هذا المقام یسمی
 حراً خارجاً عن درک الافهام لا الشبه فی مشهد العبودية ولا یرى نفسه ولا هو و ان
 فی الرسوم هو ان عبد التوحید را دو طریق است الفناء و طریق البقاء چون از راه فنا
 در آید از خود حتی پویند و چون از سبیل بقا آید از حتی بحق رسد کفر اثبات تویی است در تو
 چون از آن سفر گردد بامیان من یکفر بالطاغوت و یومن بالله و از اینجا بمناری و در فنا
 فانی شود پس فنا نیز در فنا فانی شود اینجا اشارت و عبارت بر خیزد و کفر و اسلام محو شود
 چه کفر و ایمان هر دو صفت ذات تو بود و چون ذات در اضمحال رفت صفت خود در اینجا
 افتاد زیرا که مصراع چون نیست مرادات صفت چون باشد المعرفة معرفت ان معرفت
 الحق و معرفة الحقيقة یعنی حقيقة الحق معرفة الحق ممکن الحق و معرفة حقيقة الحق لغیر
 محال و لهذا قال لا یحیطون به علما چون حق خواهد که از عین حقیقت صحیح بر جان عارف تجلی
 فرماید و آنکه محدث است تحمل جمله قدم نتواند نگرداندا بتایید و آیدیم بروح منه مؤید گردان
 پس از عین حقیقت جمع ذات در حقیقت صفت و از حقیقت صفت حقیقت اثر و از حقیقت

بحقیقت آثار و حقیقت آثار بجان عارف متجلی گردد تا عارف از عین اسرار بصفات و ذات
 بیاض مدح و بحر قدم امواج عدم براندازد لجه بجا رغبت بچش در آید بیک لطمه عدم
 زادگان را در بحر از لبت بقعر فاموس ابد مستلشی گرداند اینجا کس خود را از خود باندازد زیرا
 که بحر واحد شد چنانکه بود **شعر** فالبحر بحر علی ما کان فی مذم ان الحوادث امواج و
 انهار ب لا تجذک اشکال تشاکلها بمن تشکل فیها فی السّار بلیت امروز سبزی
 دی فردا ب هر چار یک بود تو فردا ب دریا بچند موجش خوانند نفس زند بخار گویند مترکم
 گردد ابر بود بهار دباران و مطر باشد بر زمین رود جوی و لبها خوانند بدریا سپید و سماں دریا
 بود که بود بلیت دریایی کهن چو بر زند موجی لوی موجش خوانند و در حقیقت در سبب
شعر نفس الوجود بعبث و الموج عین البحر فی حقیقه و این سرسیت چه کثرت اختلاف
 صور امواج بحر را متکثر نگرداند و تعدد اسماء مسمی را مستعد و نکند منالیک اجتناع الفرق
 و ارتقای و استمر النور فی النور و لطن الظهور فی الظهور و نودی و برز و اسد الواحد القهار
شعر و ما الوجه الا واحد غیر انه باذانت اعدت الهایا تعدد بلیت توطن ببری که
 هست این رشته دو تو بیک توست خود اصل فرع بنگر تو نگو ب عجب کار تو عجبها منزل تو
شعر شهادت نفسک فیما و ہے واحدة ب کثرة ذات اوصاف و اسماء و نحن فیک
 شهادنا بعد کثرتنا عینا ب اتحادی التراس ب و اینجا کارے و مقامے شگرف جو امر و
 بعضی کالانعام که از معراج جسد رسول صلی الله علیه و سلم در عجبند آن طائفه بحقیقت از
 لغت عقل بی بهره اند زیرا که می گوید نحن معاشر الانبیاء اجساد و نا ارواحا یعنی دوی
 در عالم ما بر نتا بذات ما باطن ما متحد است هر حکمی که روح ما را در عالم علوی است
 اجساد ما را سماں حکم است و لذلک قال عز من قائل ما کان محمد ابّا احد و قال علیه السلام
 انی لست کا حد کم - آید و ست اینجا راه ظاهر عقل زده است مرکب افهام بی کرده
مصرع اینجا نرسد زورق هر سوداے ب چه این عالم وحدت است و محض توحید

اسمع و هل فی الدارین غیر فی الفقر لا یتحتاج الی اسر ولا الی غیره - ای دوست در فقر مقامی است
 که فقر در آن مقام هیچ افتقار به هیچ کس ندارد زیرا که احتیاج صفت وجود است -
 فاین الوجود ثبت الحدار ثم انقش و چون اینجا فقیر از وجود خود بیرون شد احتیاجش
 نماند فقرش تمام شد اذا تم الفقر فهو اسر درست آید و اسر تعالی منزله عن الاحتیاج
 جنید اینجا گفت الفقیر لا یتفقر الی نفسه ولا الی لفسه و لا الی ربه الفقر سواد الوجه فی الدارین
 یعنی فقیر نه در سرای وجود خود را نوری باید و نه در سرای وجود خود را نوری باید و نه در
 سرای عدم خویشتن را نه نورے شناسد - خواجه جنید گوید اَلْحَدِثُ اِذَا قُوْدِنَ بِالْقَدَمِ لَمْ
 یَبْقَ لَهُ اَثَرٌ حَرَقَانِیْ كَقَوْلِیْ اَنَا اَقْلُ مِنْ رَبِّیْ بَسْمِیْتن - یعنی ذات و صفت مخصوص ذات
 کما قال عز من قائل فکان قاب قوسین اذ ادنی ای دوست اودانی سرے بزرگ است
 و آن مخصوص محمد است و این بیان حال است فهم من فهم اما البوطالب نیز جوابی گفته
 است که - انه خالق الوجود والعدم اهل توحید معدوم الوجود اند خوف درجا صباح و مسا
 ندارد و کعبه و تخانه و شهر و ویرانه شان برابر بود از بهشت و دوزخ خبر ندارند اِنَّ لِلْعَبَا
 دِیْنِ قَوْلًا عَلٰی جَهَنَّمَ لَا طُفُوْهُمَا دُوزِخٌ وَبِهَيْتٍ رَّا طَاقَتِ شَهْوَا لِیْشَا بِنَاشِدِ و هر دو سرای
 در نظر ایشان معدوم بود بعلیت نیست را کعبه و کنشت یکلیست + سایه را دوزخ
 و بهشت یکلیست + شیخ ابو یزید را گفتند کَیْفَ اَعْبَجْتَ كَیْفَ لَاصْبَاحٌ عِنْدِیْ وَلَا
 بعلیت اینجا که منم نه با بدا و است و نه شام + نه بیم نه امید نه سیر و نه مقام + اِنَّمَا الصُّبَا
 هُ وَالْمَسَاءُ وَالْخَوْفُ وَالرَّجَاءُ مِنْ یَتَّقِیْدُ بِالْصَفَةِ فَقَدْ ضَلَحَتْ الصَّفَةُ مَعَ الذَّاتِ لَا یَعْرِفُ
 اسر غیر اسر - آئے دوست اودا جز بد و نتوان دید و نتوان شناخت لا یحِلُّ عَطَا یَسْمُیْ اِلْمَطَا
 زیر اچه بار رستم جز رخش رستم نکشد بی لیمع و بی بیض و بی شیطش نطق اسر علی السان
 سخن تو دانی اینجا مگر عسل لا و اسر ذات اودا جز صفت او و صفت او را جز ذات او نداند
 و این گوهر در صدف علم نه گنجد علم را جز تا بسا اصل این بجز راه نیست اگر خود غرق شود

پس چه گوید ولیکن نہ ہر کس بدین مقام رسد بلایت ہر گدائی مرد سلطان کے شود بہشت آخر
 سلیمان کے شود بہ ما قدر الحق قدرہ ذات اور احباب اسما و صفات دوست و محبت اللہ
 بالاسما و الصفات و خود نشاید کہ بیچ چیز اور احباب آید و خود آل ہر گز نتواند بود چہ حجاب محدود
 را بود و ازاں منزہ و چون خواہد یکے را بلطف خودی خود راہ حجب از میان برگردانہ تا لا حرفت
 سحات و جہہ اور در باید ناہر چہ جز حق بود لبسوز و نیست گردد و کل من علیہا فان و یومئذ
 وَجْهٌ رَبَّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ اینجا بود بیچ نیست کہ او در آن نیست و فی النفسکم
 افلا تبصرون - وَنَحْنُ اقْرَبُ إِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلَکِنْ لَا تَبْصُرُونَ - اسی عزیز من و کیف یبصرون
 فَأَعْتِنَا هُمْ فَمِنْهُمْ لَا یُبْصِرُونَ بلایت چشمہ کہ خضر یافت از آب زلال بہ در منزل است لیک
 اسناشتہ بہ ریاحی ایدوست ترا بہر مکان می جستم بہ ہر دم خبرت ز این و آن جستم بہ
 دیدم تو خوش را تو خود من بودی بہ شجبت زدہ ام کر تو لٹاں می جستم بہ مقصود از شہود
 طلب فنا است از وجود تا ہموشا ہر بود و ہمو شہود و اورا غیر نیست و وجود غیر ادا صلاست
 و نتواند بود و محالست کہ باشد و این سخن رموزے دارد اثبات وجود غیر کفر است و از عمار
 قلب باشد و آن غلط زانجاست کہ کس خود را وجودے تصور بکند فانہ لا موجود سوی اس
 اسی دوست آنت الغمانہ علی شمسک فأعرف حقیقۃ نفسک اگر اس غمانہ مر تفق گردد بلانی
 کہ در وجود جزا و متمنع الوجود است بلایت روزت کہ بسودم و نمی دانستم بہ شب با تو غنوم
 و نمی دانستم بہ ظن بردہ بدم بخود کہ من بودم من بہ من جملہ تو بودم و نمی دانستم بہ پیغمبر
 مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْقُرْآنَ بَدِیْ دَعْوَى الْوَحْدَانِ مَبْدَأِ الْوَحْدَانِ بَيَانِ الْوَحْدَانِ
 بَيَانِ الْوَحْدَانِ - يٰ اَللّٰهُ فَوْقَ اَيْدِيْكُمْ بَيَانِ شَافِي مِي کند بلایت درین ہرگز نہ کہ خود
 گوی بہ یقین گردد ترا گو تو تو اوئی بہ وَ مَا رَمَيْتْ اِذْ رَمَيْتْ وَلَا كُنَّ اَللّٰهُ رَحْمٰی
 دو چراغ اگر چہ بظاہر جدا گانہ بینی ولیکن بحقیقت نور ہر دو یکیت و معنی ہر دو متحد است
 اسی دوست قد جبار کم من اللہ نور و در اللہ نور السموات و الارض عظیم سر باست عجیب

فهم من بیچاره که فهم کند مصراع محبوب را از هیچ چراغی نصیب نیست به واسطه تار و ندامت
 بلیت تو بختی بیچاره محروم به تو شمع عالمی بیچاره محبوب به بکوشش علم ظاهر بکنه این
 معانی رسیدن محال است بی بصیرت باطن بمابصره ظاهر جمال این شاه نتوان دید قائمنا
 لا تعنی الا بضار و لکن تعنی القلوب الی فی الصل و در کجلی از محله صاحب
 دلی در چشم بصیرت خود نه تا مگر بنیا گردی و ذلک فضل الله ان یؤتیه من یشاء - آید دست
 هر کس از مقام خود درین راه سخنی گفته است و بیشتر ترا متفاوت می نماید و چنان نیست
 چه باز گشت همه چیز بیک مقصود نبود **شعر** اشارات ناشی و حسنک واحد و کل
 الی ذاک الجمال یثیر قطعه نظار گنیاں روی خوب به چهل در مگرند از کراهنای در رو
 نوروی خویش بنید به زنجاست تفاوت نشانهها به المومن مرآة المومن **شعر** و اما
 الا واحد غیر انه اذا انت عددت المرایا تعدد به جوال مراد این آئینه اوست و آئینه
 این - این خود را درو بنید و او را در خود بحقیقت هم بود نه این - کان الله و لاشی معه
 و یکو و لاشی معه کل شیء باک الّا وجهه له الحكم و الیه ترجعون **شعر** فاذا البصرنی البصر
 اذا البصره البصرنی میگوید کنست کنرا مخفیا فاخبت ان اعرف و کیف یعرف لانه
 قال لا یعرفنی غیری عجب کاری پس صورتی با فرید و معنی خود درو سه نهاد و او را محاذی
 داشت تا هم خود را بنید و خود را خود را شناسد و هم با خود گوید و از خود خود نشود و لمن
 الیوم بعد الواحد القهار - المومن مرآة الله یکے گفت یارب ما الحکمة فی خلقی فقال ربی
 فی مرآة روحک - آه دوست عشق از جمال حق آمد از ان بی نهایت آمد چه جمال او حد
 ندارد لا بدایة لا لایة و لا نهاییه تا ندانی که عاشق جز اوست نه بل عاشق خود است
 و معشوق خود است و مرید و مراد خود است بلیت بر نقش خود است فتنه نقاش به
 کس نیست درین میان تو خوش باش به لا یحب الله غیر الله اگر از باطن مباشرت افعال
 انقطاع پذیرد و دعوی صنعت از نفس برخیزد تو حید درین مقام خود قیام نماید آن گاه

نه نفس و نفس مانده دل در دل و نه روح در روح نه عقل در عقل نه هوش اینجا تویی تو آیت کل
 مبین علیها فان بر خواند کسی آن معلوم نکند و خود این مقام نه معلوم است مرغ علم و رضا
 پرواز نتواند کرد و هر که در مقام معلوم بود از مقام محمود و منزل دنیوی خبر است مقام معلوم
 در عالم ملکوت است و ما منّا الا له مقام معلوم و منزل سید عالم دنی او ادنی و اینجا هر
 بزرگ است فکان هونی هذا المقام بلا هو فها هو الا هو - جو انوار بنا چه گمان است مگر این
 طالع حل و اتحاد است و یا این را فراق و وصال خوانند ای دوست علم تو بدینجا رسد
 لان الحلول یکون بامین الشیئین والاتحاد یکون بامین جزیئین والفراق والوصال یکون
 بامین اثنیین و نهالا لا یتصور من ذلک شیء دوی و دوگانگی و تجزیه و تبعض درین عالم
 نبود **شعر** الوتر فی احد واحد واحدة و کذلک المفضل داخل فی محمل فانظر الیک
 و منک و فیک تراها به حتی یکون علیک حل المشکل به من کان فی جنح النظام و علیه
 عمار لا بضوء لنور المشعل به ترک و ساطع در تجرید توحید است فاما کان آدم الا انوار
 لعین اینجا ره بنبرد زیرا چه آدم را غیر تصور کرد و بحقیقت حق متجلی بود بحقیقت اثر نه برسم
 حلول و اتحاد چه بود لا غیر قل جارا الحق و زین الباطل و ما یدعی الباطل و یحید
 هو ظاهر و باطن و اول و آخر و غیب و شهادة و عالم و معلوم و مرید و مراد و شاهد و
 مشهود و متکلم و مستمع و باصر و بصیر لا کثرة فی ذاته و لا تعد بصفات قل الله ثم درهم -
مصرع روح و جوارحی و روحی و جوارحی به منصور گوید **شعر** یا موضع النظر من النظری به
 یا مکان الرب خاطر به یا جملة الكل التي کلها به کل من بعضی و من سائر بی سجانی
 و انا الحق و لیس فی جیبی سوی الله و ما رأیت شیئا قط الا و رأیت الله فیہ و لو ای اعظم
 من لو ای حمید وانی لا جد نفس الرحمن من جانب الیمین و من رأی فقد رای الله
 و مثل و مانند این کلمات که از پیغامبر و از مشایخ مر و لیس ازین عالم بود است و این
 عالم الله گویند و کلمات الله خوانند و درین عالم جز الله و کلمات الله نبود **شعر** عجب متک

و منی افتنی بک عینی به اذتینی منک حتی ظننت انک انی به فاعلم انه لا اله الا الله و استغفر
 لذنبک ای علیمک بک و معرفتک ایاک بعیت با یاد خودم یاد خدا شرک بود به تا من نشوم
 ز خود جدا شرک بود به و هم از نیایش گفتند گشتن اشترکت لیکن چنان عملات و در مقام
 بود که می گفت ای لا استغفر اسفی الیوم سبعین مرة هر بار که نظرش بر خود افتاد و مستغفر
 گشته و مفقود بار از جهت یکبار استغفار کرده و کان قاب قوسین او ادنی ای دست
 بدانکه قاب قوسین عبارت و صفت خاصه ذات است یعنی تا بدان مقام برسد که
 جز این دیگر نبود پس او اولی شد یعنی صفت مخصوصه که هست نیز پیوست و در میان
 هیچ نماند جز ذات اگر چه آن صفت مخصوصه از ذات امتیاز و انفکاک ندارد و اینجا پیش
 ازین کشف نتوان کرد الا ان بتری و الاستر صفتی و البصقه لا تنفک عینی و هذا سر
 ایدوست و وی از روی ظاهر بود ولیکن بحقیقت این خود همان اثر خاصه صفت مخصوصه
 بود و آن صفت خود حقیقت همان ذات است پس اگر بعین بصیرت نگاه کنی بدانی که آن اثر
 و آن صفت بحقیقت خود همان ذات است و آن ذات بحقیقت همان صفت و آن اسامی
 از جهت نسبت اضافت است نه از روی حقیقت زیرا که حقیقت جزا حدیث مطلق
 عنیت و از اینجا سرالانسان سری تا آخر بدانی چه بود مصراع اما من اهو و من اهو
 انا به و درین عالم حسین منظور بدوستی نامه نبشت من الرحمن الرحیم الی فلان بن فلان
 و امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه گوید به و داخل فی الاشیاء لا کاشیاء و این سر سر
 بزرگ است قبض فحالی سراسر است در رویت قدم و نیز سبب فقدان وقت بود لبط الفار
 سراسر است در شهود و ادراک مفقود و الله لقیض و یسبط و الیه ترجعون غیبت تولد و
 در معرض حضور حال التقا و انوار شهود است و انوار لشریت کافری ایمان است
 و ایمان کافری است بدون وی فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن بالله مومن بحقیقت کسیت
 الذین آمنوا و هاجروا و جاهدوا ای آمنوا بالله و ما حروا عن انفسهم

و اینست که وجاهد و امع ماکل ماسوی السدی سبیلہ اولئک ہم المؤمنون حقاً مقام آنکه بمراتب بدو
 چون صبر و شکر و غیرهما چون سالک در آن تمام گردد و مستقیم شود و صاحب مقام گویند
 و مقام اہل کمال را بود کہ سالک را آنجا صاحب تمکین خوانند و در اینجا عاشق را کامل خوانند
 عشق افراط محبت بود و آخر عن ذلک بقولہ والذین آمنوا اشد حبا لہ و قال علیہ السلام
 حکایۃ عن السدیقی و عشقہ ای در بلغ اینجا قبلہ عشق است و کرشمہ معشوقی زیرا کہ بحقیقت
 بجمہم و بچونہ است اینجا لیلی مر محبوب را پیش از محبوب مر لیلی را درخواستہ است و عشق این
 پیش از عاشقی او معشوقی آراستہ پس ہم بسلسلہ عشق خویش او را در جنبش آورد و عشق و
 معشوقی و عاشقی پیدا کرد **شعر** امانی ہوا ما قبل ان اعرف الہوی فی فصادف قلبی
 فارغاً فتمکنا فی اینجا او ہم عاشق و معشوق آمد ہم خواست و درخواست چه خواست او برخواست
 این سابق است و ما لئساؤن ائلا ان لئشاء اللہ و چون در نگری جز خود را نخواست
 و جز با خود عشق بتاخت **و** درخواست خودم ناختہ بہ در عشق خودم بہانہ ساختہ بہ
 از خواست خودی و عاشقی خویشی بہ دایمی از خویش دانہ ساختی بہ القصۃ بطولہا -
مصرع حدیث العشق ذو طول و عرض **بیت** قلم لیکن ورق سوز و سیاهی ریزم
 دم بر کش بہ حمید این قصہ عشق است در دفتر نمی گنجید اید دست پس از روستے
 ضرورت واضطرار نہ از جهت ارادت و اختیار این بیچارہ عاجز عاشق آمد و معشوق
 گفت عشق عشق و عشقہ عجب عجب بواجب کاری و ازین جهت بود کہ این بیچارہ مجہول و
 مسکین مجہول جز از ماندن عشق اوقات نتواند گرفت و جراح دل تجاوز شفا خانہ محبت
 او مرجم نتواند ساخت الذی یطعمنی و لیسقین و اذ امر صحت فهو کشفین زیرا
 کہ تسلیہ غیر ممکن نیست اما شاید در ابتدا در حال از امثال معشوق و یا از متعلقان او تفرج
 یابد اگرچہ ان از نقصان بود ولیکن الضرورات تیج المخطورات دریں حال از پیش
 چارہ **شعر** اذ ما طمست الی رقیما جعلت الدائمۃ منہ بدیرا بہ و این المدائمۃ

من رقیبانه و لکن اعلیٰ قلبا علیما و چون بجای رسد و شعله بالا گیرد سی و تسکین از غیر خیزد
 جز بدوش قرار و آرام حرام گردد **شعر** دود واک کلی طبیب آنس به بغیر کلام لیلی ما شفا کا به
 و هنوز این و مانند این همه در عالم تلوین عشق باشد و چون عشق پاک گیرد و در اقالیم دل متکین گردد
 ولایت ظاهره باطنه در ضبط آرد و بذالی و هذاله مگونه آن کار است بخا و رفت آتش عشق در
 خرمن اینت عاشق گیرد و همه او را پاک بسوزد و نیست گرداند **فصلی لیسالت و المحر با نگ بر آرد**
 و بحیو نه در صحن محال در د عشق میجی گردد زیرا که عشق رابط بینما بود چون بنیونیه از میان خاست
 و اثنتیت و داع کرد از عالم معشوق نثار من الملک الیوم لیس الواحد القهار بر آید اینجا مصرع
 خود گوید خود شنود و خود داند راز به و از اینجا خود معلوم شد که معشوق جز عاشق خود نبود و چون عشق
 خود با خود تمام کرده و رابط از میان خاست مایوسی الی انا اند شد در لیاچه دانی پیغامبر
 از کجا گفت جبار اسر من سینا و استقر لباع و اشرق من جبال فاران جانم فدایش باد چه
 سراست که این حدیث بر صحرانها ده است و لیکن این شعر که جز کسی که علم از خدا می آموزد
 نداند الرحمن علم القرآن و لیکن عالم نگوینا تعلمون جو انحرادانی لا جده نفس الرحمن من جانب
 از این عالم هست **سئل محبون من انت** - فقال آنا - آه دوست سخنی چند در محبت و عشق پیش
 بنشسته ام و از عالم عشق بیشتر از آن توان بنشت در عالم عاشقی باید شد و هم از عشق قصه
 حال باید پرسید تا بدانی که چه عالم است و چه لوقلمونیها دارد **محبت** شدت خلقت است **حلیت**
 کثرت مودت مودت فرط الفت است **الفت** کثرة صحبت موافق است **وقت** تصفیه
 زبان حال است - **ترقب** تشعشع انوار است در دل سالک بادل حال بود که بی انتظار
 در آید و قرار ندارد و ارو آن باشد که بدل در آید و قرار باید تحریک جنبش خاطر است
 از حرکات سر بتوفیق غیبی **خاطر** حرکت علم است شاید که حرکت نفس و شیطان نیز بود
 واقعه وارد می نمود در وقت سکون نفس و ثابت و درست بود **قادر** مشتق از قدح الهی
 من العین است هم چون خاطر است در معنی لکن لغتیت تعلق دارد تا غایب را بحضور خوانند

عارض القافض شیطان است **صحو** توطن باطن است در ممکن بصفت بقار **سجود** عالم
احوال است و نیز تداخل ارواح بود در انوار غلبات مسافرت روح بود در عالم ملکوت و نیز عالم
جبروت **صولت** جذب تجلی الهی است **فنا** اضمحلال صفات است در شهود فنا ذیاب کلیات ملک
بود در عین **جمع** **بقا** تمکن احوال است - در حضور **بقا** بقا ثبات است در عالم لامهوتی
سلب آنکه سر در سر متجلی شود و او را از خطف کند اخذ جذب الهی است و **مهر** مهر
صدمه عشق است **سکر** استغراق حالت در شهود و نزول موارد در روح و لمه **میان**
روح است **بها** غلبات شوق است **جبروت** بدیهه عشق است در حال و اضطراب در فکر
فوق لذت نازل غیبی است **طوارق** اشراق انوار و توحید است **طوارق** لطف انوار
بود از طریق **سما** روحی **طارق** نخبه الهام است **کشف** ظهور غیوب است بر دل عارف
مشاهده عیان شدن حق است در سر روح و **حید** ادراک لذت انوار است در دل **لوا** مع
ظهور شیوع انوار است در دل **لوا** **ایچ** آنکه در دل از عالم ملکوت پیدا شود **تحقق** مستقر
شواهد معارف است **حقیقت** خاصه هر چیز را گویند که آن چیز همان بود **حقائق**
صواری معارف است **خواص** اهل معرفت اند **خواص** احوال **خواص** اهل عشق اند -
خصوص **لخصوص** کمالان عشق را گویند رموز اشارت و دقائق هر علمی بود **صفا**
لصفیه شواهد غیبی است و **مباینت** از غیر **صفا** **صفا** اخلاص است از خودی خود و **بتل**
است از کل ماسواه و **صیورت** در او **شاهد** آنکه در حضور رسد **مشهود** آنکه
حاضر است و عیان **تفرقه** اصل پریشانی صفت بود اگر در عالم شهود عین **جمع** بود
و اگر در عالم شهادت بود **لفضان** است **جمع** **الضما** **بمقصود** است **بسم** الفضل
انس سکون سراسر است در شهود و **تو** **خشش** اضطراب با غیر ذیاب اسقاط نظر است
از رویت **فنا** بنفس استراحت روحیت با ذکر در **صحو** توحید ابرار عام است از غیر
تجرب **تجرب** سراسر است از اغیار **تضرید** **مثل** تجرید است و از عالم الهی است

و نیز دارد آن و الهامات را سرگونیده الهام مکاشفه اسرار است در سر روح لغت و صفت
 صفتست و آن را اثر صفت ذاتی نیز خوانند صفت خاضع حقیقت ذاتست چنانکه ذات حقیقت
 صفت است و آنکه علماء صفت دانند و گویند لا عین و لا غیر آن جمله اوصاف و اسماء
 لغت صفت مخصوص است آسمانی و اوصاف اثر خاص صفت مخصوصه ذات و این اسماء
 و اوصاف ادراضانی و اعتباریست بسبب اختلاف محل لان الصفة فی الحقیقة حقیقة
 ذاتیه و ذات حقیقة صفة و الاثر حقیقة الصفة هی بی لا یعنی شریة بین احاد منها و هذا
 بشر لا یجوز کشف آیی دوست از اینجا است که او را جز او ندانند و نتوانند دانست و او را جز
 او کس نام و صفت نشناسد العجز عن دیک الادراک ادراک مصرارح معلوم شد که
 هیچ معلوم نشد لا احصی شأنا علیک انت کما اثبتت علی نفسک لا یعرف الله غیر الله و
 او را دانند و دانند نه بخود هیچ اشارت به بالا مسطور است کلاما اشارات و کتابا رموز
 معارف ارتقا است در مقامات محو الخوار بشریت است در شهود محقق بهمین معنی
 دارد و ازین بیشتر است قریب آنست که عارف از خودی خود بعد یابد و قرب هر کس
 بر اندازه بعد اوست از خویش و بعد آنکه از خودی خود نزدیک بود آید و دست اترک
 نفسک و تعال اخلع لعلیک انک بالواد المقدس طوی یعنی اخرج عن الدارين و
 اترک کل ما فیها و لا تترکن الی ظاهرک و باطنک قط فانک بالواد المقدس طوی ای فی فضاء
 التوحید و منزل الامحاء و صدق راستی سراسر است حکوین تبدل احوال بود از حالی
 بحال دیگر تا مکن استقامت سراسر است اثر علاج اضطراب دلست در طلب مطلوب
 غنیمت حجب نفس و طبع است طمانیت سکون و استراحت نفس است هویت
 وجود ذاتست مراقبه انتظار نتایجات الهی است هر البطرابط قلبیت بمکانات عینی
 تصفیق نشاط و رحمت باشد شفته ندارد دوست است مردوست را هیچان
 توان دلست بعالم قرب باللق حاجب الهام است سماع سفیر حق است

وفا مذ است از میان عاشق و معشوق سلسله وصل بچیناند و دوست را بدوست رساند
 کرامت الصاف است بقدرت حق تصوف تقدیس مرام است فقر ترک ماسوی
 است غنا تتمه فقر است در فقر توحید فنا فنا است در فنا وصال بقا بقا بقا
 خواجه بایزید گوید چند سال در سوازیستی می پریدم تا در سستی نیست شدم انگاه بالبح
 شدم و در ضایعی شدم پس در توحید رسیدم پس از آنکه از خود و هر دو کون نیست شد
 بودم و آن خود در بدایت سلوک بود و آنک گفت التَّهْلُ الْتَهْلُ بَحْلُ دَاوُودُ كَفَرُ -
 آنست که زاهد را نظر در زهد است و آن را خیر می میدانند و هر که نزدیک او جز دوست
 را مقداری بود بخیل باشد و متورع را ورع خود منظور است و نظر در غیر کفر است
 اما ذکر جلی نه آنست که خلوتخانه را بازار سازد لیکن در ابتدا کوش نیز حظا خود طلبید
 شعر الا با فاسقنی خمر ا به و قد لی هذه خمر به و حقیقت ذکر آنست که از زبان بدل
 رسد و دل و زبان موافق شوند تا یقولون با فها هم - مالمین فی قلوبهم نباشد و ازل
 بعقل رسد و از عقل بروح پس لبس روح و از لبس سر و از لبس سر و از لبس غیب و از لبس کمال
 رسد و اگر ذکر محو کرد ندیم ند کور بود نه غیر و لا اله الا الله انجا در ست آید و درین مقام اذا
 کله اله بما خلق جلوه کند و لا اله الا هو نقاب غرت بکت یدرجج العدم الی العدم تقدیم
 العلم هو الحجاب الا کبره یعنی سالی که چون در بدایت بعلم مشغول شود باید که با تحصیل
 علم ضروری آن را بعلم مقرون گردانند و ترک علم گیرد از علم افکد گراید چنانکه فکر
 او را از و بستاند بجای رسد مکلفات از و بیفتد یعنی اعمالش بتکلیف نبود و الا در حجاب
 علم و عمل مانده بود زیرا که علم بمنزله وضو است و عمل بمنزله غسل مری نماز تلاوت را پس اگر
 کسی عمر در وضو و غسل صرف کند و نماز نگذارد در حجابی درشت ظلمانی مانده بود و خسارانی
 حاصل کرده و لهذا قال لا یصل السالک بالمقصود الا بترک العلم و العمل و الخلق بعد
 الممارسته التلمی المرام من ترک العمل مینا بالنوافل لا الفرائض و الاستغفار بالفکر

افضل من الاستغفار بالنواقل فاذا بلغ الفكر الى ان ياخذ منك كذا وكذا وحضر كما لمغنى عليه
فحينئذ ليقطع الفرائض وانجا در دلت آید که پیغمبر علیه السلام را این مقام بود یا نه زیرا که
فرائض و غیر آن از روی ساقط شد ای و اسر این مقام و پیش ازین داشت و بیشتر
از آنکه در تصور کسی آید اما چون در مقام دعوت و هدایت بود با آن جنگی احوال کامل و کمال
توحید و اتحاد در عالم می داشتند و این خود کمال کمال باشد صلی الله علیه و آله و سلم حکایت
ابوبکر معروف است که شربت صوم و صلوات نداشت از اول شب تا صبح سر در زانو گرفته
بود و وقت صبح سر بر آورده و آه بر زوای کباب سوخته از جگر پدید آمده
پیغمبر فرمود ما فاق ابوبکر علی احد منکم بکثرة الصلوة والصلوة ولكن
لبشئ و فی فی صلوة و بیشتر اصحاب افتد او دعوت را همین مقام است رزقنا الله
هذا المقام بحرمته محمد علیه السلام - الصلوة مع الله شهود البسیر قال ذو النون من لم یذق مر
الفکر لم یجد حلاوة الايمان - یعنی هر که در بحر فکر غرق نگردد گوهر حقیقت معرفت بدست
نیارد و قال کن فی الصلوة بلا صلوة و فی الصوم بلا صوم یعنی در صوم و صلوة چنان
باش که از آنش هیچ خبر نباشد آن بعد رتبه کمال است راه معر خطا بر او رسد باد آید
سوالها را تو یاد دم آمد جواب بنه شتم اگر ترا معلوم شود فذلک فضل الله والا بضرورت
در تصفیه باطن بافضی الغایت کوشش باید کرد و از راه مجاهده در ریاضت در باید آمد
تا مگر برقع عنایت بکشد و شاهد معانی رخ نماید آید و دست غایت مطلوب و هدایت
مقصود این کار همه عشق است زیرا که همه اضمحلال عاشق لعشق است و اتحاد معشوق
بمعشوق بر تو باد که در کار باشی و جان و مال و فرزند و عیال در بازی و از کل باسوی
بتل گیری و جنگ در دامن عاشقی محکم کنی و اعتصموا بحبل الله جمیعاً کان
العشق بالحقیقة حبل الله الممتین زیرا که یک سر العاشق است و یکی بمعشوق
این را بدود و او را بدین کشد و جز این راه خود رسیدن محال است آه و دست نظر از ریش

و نارسیدن به بند و منتظر وصال مباحث و فرقت و هجران از خاطر دور کن و بزبان تضرع و
 استیال گویی بلیت خواهی بفران کش خواهی بوصال به من فارغم از هر دو و مرا عشق تو بس
 همه ادرا باش همه ادرا شو تا او چکند و چه خواهد او اند بلیت خواه یکیش خواه بزن خواه با
 ملک رویه شد است مر مرا با تو کار به قلم انجار سید دار نشستن سر در کشید ندانم چه بستم
 انشاء الله تعالی مقرون رضای حق بود - **و من فوائد علم یاخی الله تعالی واحد** بحقیقه
 احدیه الذات فالصفة و صدر عنه واحد بلا واسطه و هو العقل الاول لان الواحد لا یصدر عنه
 الا واحد و قد حصل له کثرة بحسب الاعتبار و الاضافات فبالنظر الی انه عقل و بالنظر
 الی علة و بالنظر الی شرائط التي بین العلة و المعلول و الالباحقیقة العقل و العاقل لمعقول
 واحد و هذا سر فیهذه الاعتبار التثنية لیصدر عن کل اعتبار من العقل الاول شیء
 واحد عقل و نفس و فلك فیکون غیر العقل الاول تسعة عقول و تسعة انفس و تسعة
 افلاک فی کل فلك منها عقل مؤثر مدبرة قال عز من قائل **والملم یدر ات افلاک و علی**
الافلاک انفسک التاسع و هو العرش قوله عز ذکره و یجل عرش ربک فوقهم یومئذ ثمانية و اعقل
 الفعال هو الحاکم و هو الهی العقل التسعة التي فوقه تحت فلك القمر کرات العنصر الاربعة
 و بین کره الهواء و الارض مرکز الحيوانات و النباتات و المعادن فکل شیء من السد بدأ و ان
 یعود و هو تبارک و تعالی اصل الجميع و لا بد ان یرجع کل شیء الی اصله و هو بالمثل
 کالمنقطة الی الخط و الواحد للاعداد و العقل الاول جواهر واحد مجرد و قال اول ما خلق الله
 العقل و هو نور بنیا محمد علیه السلام کما اخبر عنه بقوله اول ما خلق الله نوری سال النبی
 صل الله علیه وسلم عن جبرئیل علیه السلام و قال یاخی جبرئیل عمرک فقال یا محمد لا أدري
 و لكن خلق الله کوکبا نورا ینا شعثا یطلع فی کل ثلث مائة الف و ستین مائة الف
 مرة واحدة و انی رايتها قد طلع ثلث مائة الف و ستین مائة الف مرة فقال رسول الله
 انما هذا الکوکب الذی رايت فیهذا هو العقل و المراد من الخلق هنا ظهوره اسی اول ما ظهر

نورى ولهذا العقل اسماؤه واصاف اعتبارية فبا اعتبار انه مدرك ويكون به الادراك العقل
 وبا اعتبار انه مدرك حى وبه الحيوة روح وبا اعتبار انه ظاهر مظهر لغيره نور وبا اعتبار انه نقاس
 العلوم قلم وبا اعتبار انه في كل شئ كان ويكون لوح وعلى هذا ومن فوائده اعلم ان الدنيا
 ما لتسر بمقدار ما تضر وسرور ما كاحلام النائم وسرور ما يوم تام لم يخلق وقال لقد خلقنا
 الانسان في كبد فمن طرح فرج ومن رضى بالقضاء سجا ومن فوائده الوجود اما اصله واما
 عكسه واما عكسه عكسه وينتهي في الصعود الى اصل ليس له عكس وهي ذات الذات وفي
 النزول الى عكس ليس اصلا وهو عرض الذات وينتهي اصول لما تحتها وعكس لما فوقها
 وهي الذات والحقائق والاعراض ومن فوائده الدنيا مزرعة الآخرة لان من حصل له
 فيها علم اليقين حصل له في العقبى عين اليقين ومن حصل له بها كعين اليقين حصل له
 في الآخرة حق اليقين ومن حصل له حق اليقين حصل له الجمع ومن حصل له الجمع حصل له
 جمع الجمع ومن كان في هذه اعنى فهو في الآخرة اعنى واصلا سبيلا - ومن فوائده يا خي
 ان تطلب الفراغ فمت عن اشتغالك وان طلبت الحق فمت عن نفسك كما قال النبي
 عليه السلام موتوا قبل ان تموتوا وما يتيسر ذلك لاحد الا في صفة شيخ كامل كمل ما سوتى
 الظاهر والباطن **شيخ** ولا بد من شيخ يربك طريقته به لساكنا كسبا السعادة
 بالوصال به وامرنا بذلك من قائل يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع
 الصادقين وقال واتبع سبيلى من اناب الى الله ومن فوائده اصل الطهارة
 قلة الشرب والاكل وترك الثمنى والاكل ورفع النظر من العلم والعمل والاجتناب عما لا يفي
 في العاجل والآجل واصل الاصل نفى ما سوتى الله قتل السمك درهم للجبابرة والرياسة
 الدائمة ايضا في هذا اثر يحصل منها لذات جوهرية مجردة عن المادة فاعلة تامة غير
 مقطوعة ولا ممنوعة ومن فوائده جوهره خدائى بالجمع مسكيد ومن حيث خرجت
 وجهك شطر المسجد الحرام وما زبانت حتى فرمايد حيث ما كنتم فلو اوجرت شطرا ايدى

پیچانی چه فرموده است یعنی ای محمد بکلیت روی من آرا که مسجد حرام بحقیقت آنست زیرا که مسجد
 حرام آن بود که اینجا جغذای نبود و وجود غیر اسد اینجا حرام است و چون او را تو چه حقیقی
 بحق حاصل آماست را تو چه بدو فرمودند گفتند حیث ما کنتم فولاد و جوهر شطره ای شطر
 محمد علیه السلام یعنی چون قبله او بحقیقت حق شد امت او را واجب شد گما را قبله خود
 سازند جو امر داین خود ظاهر است اما در معنی محمد قبله حق آنست و حق قبله محمد باز در اتحاد
 صفت هر دو قبله یکی شده و دومی رو به بعدم نهاده یگانگی در اصل بود پیدا گشت نصرت
 هر که دون آن منزلت بود او را قبله گشت و هم از اینجا است که قبله مریدان صادق جز پیروز
 مسجد گاه دل شان پیر است اگر چه بنظر سومی کعبه بود در اینجا سر عظیم است بلیت
 عشق آمد و خاصه کرد و خاصه به من رخصت کشیدم از میان به که اینجا منی و تویی
 نباشد به درندب مادوی نباشد به چون من تو ام این دو بنگری چیست به چون هر دو
 یکے است داور می چیست به اے در لاج این با که تو اں گفت که نه هر مریدی اینجا راه بر
 برد و نه داین راه هر مریدی برد **شعر** اکمل امر تحسین مرید و ناز تو قد باللیل نار
 این راه را بکے کور کرده اند هر گدای را در و سه راه نهند **مصرع** و فاقم الاعناق حوا
 المحترقین به از وی حکایت می کند سبب و فرزند وی بسیار است **مصرع** بل بلدة و
 سعد و اسباب آزار صند نه از رونده راست رود و تیز رواگر کی بمقصد رسد بسیار بود و
 فضل اسر یوتیه من لیا **بلیت** بار یک و دراز و تنگ و تاریک به پر خار و فراز و شیب
 افتاده ره خراب بر در و کس چون نه رسد بی یاری یار -

صحیفه پیل بیوم اے دوست سالک رونده راه خداے را گویند یعنی مسافر
 حضرت خداوندی و آن مسافر بر دو درجه باشد مسافر بهشت و مسافر حق و مسافر حق نیز
 بر دو درجه است مسافر حق و مسافر حقیقت باز مسافر حقیقت بر دو امت مسافر صفات
 و مسافر ذات و مسافر ذات نیز مختلف بود مسافر توحید و مسافر احدیت و مسافر وحدت

و مسافر اتحاد و میان ہر مسافری ازین اہل سفر طریق طریقت چندانست کہ از غرض ناشی و حیدل
ہزار مقامات و درجات است میان ہر یک کہ خبر کسی کہ ازین گذشتہ و دانستہ بود نداند و سفر نشینی
اقدام و نہ بشود و اعوام تعلق دارد و عزیز من ہر مسافری البتہ خانہ و شہر سے و مقصد سے و مقصود
دارد تا از اینجا بدینجا شود برای غرض خود پس اگر کسی خواہد کہ از دہلی بیگدادر و اول تا از خانہ
بیرون نیاید و از شہر سے یا دینی کہ اندر است خروج نکند و در راہ متوکل علی اللہ قدم نہ برد و
قطع منازل و مراحل نکند ہر گز بیگدادر نہ رسد و از غرض ناہنجاری فاعلم یا انی خانہ سدا کہ اینست
اوست و امانیت او جان و مال و فرزند و عیال و ہر چہ او بدان پائے بند است و شہر او دنیا است
ازین سبب برو واجب است ترک این شہر و خانہ گرفتن و قدم از سر دو پیروں نہادن و
رو گسوے آخرت نہادن و بخاطر جمع دل فارغ منازل و مراحل آن راہ قطع کردن و تا مقصود
او ازین مقصد چہ باشد اسید باشد کہ چون طلب صادق و متفق بود ہر آئینہ مبطولیش برسانند
و از اینجا است کہ قرآن بر اختلاف اجور این طائفہ ناطق است کہ انا لا نضیع اجر المومنین و لا
الآخرة خیر للذین آمنوا و کالوا یقون و ان المیرجری المتصدقین و انا لا نضیع اجر المصلحین
و انا لا نضیع اجر المحسنین - عزیز من مومن و متقی ہفتاد ہزار مقام است و میان متقی
و مصدق نیز ہفتاد ہزار مقام است و میان متصدق و مصلح ہفتاد ہزار مقام است و
میان مصلح و محسن ہفتاد ہزار مقام است و میان ہر مقام سے ازین مقامات ہفتادگان
ہزار جالیست و میان ہر جالی ہفتادگان ہزار ملک است و میان ہر ملک ہفتادگان ہزار
ملکوت است و میان ہر ملکوتی نوریت و ہر نور سے علم و صفت است و تا سالک درین مقام
است منور ملک است و تا قص و بعد ازین ہمہ مقام احیان است و این انتہا مقام
و اوراد و حجابت پس با عظمت و جلال یکی الوہیت دوم کبریا و از اینجا مقام توحید است
پس منزل وحدت است بعدہ محل اتحاد و ہیت اینجا چورسی تو خود بدانی کہ کجا بنیست
نشان بے نشانے و رزقنا اللہ ہذا المحل بلطفہ الا وسیع و کریمہ الا جل و صلی اللہ علی محمد و آلہ

صحیفه چهل چهارم نموده سلام تو لا من رب العالمین علی انجی و محیی سیف الدوله والد
 حاجی ادام الله تقواه و سکه سبیل رضاه شهر احبابیانی قلبنا ما وکم : لکن عینی تشنه
 مر و ما کم پلیت و ایدوست گریه در ولست جائی : و لیکن چشم من خواهر نصیبی : و عجب
 صدر فقیر سلامی مصون از ریا و نفاق با و غور اشتیاقی رسانیده و نمود پلیت حدیث شوق
 در بحر ناید : بیان آرزو مندی بتقریر : احوال بعد کرم الله انکرم میا من نفس نفیس
 خواجه و ضعیف و ریش و ذکره الله را بخیر بخیر و صلاح مقرون است لیل الواحد و المنة پلیت بقا
 ناداش چو خضر یا میر : مقامش هر زمان از عرش برتر : بعد دت مدید مکاتبه لطیف
 از غنصر شریف که از فرما محبت حکایت میکرد و از وفور مودت و فقه سیگفت رسید مرا راحت بدل
 رسانید پلیت چو مهرش برکشادم به ثقت : هر آن مهربی که بر جان بود کشتاید : و فرحی
 هر چه بهمانتر بجای اصل گشت امثال این و داد از این پاک اعتماد غریب و عجیب بنود مثل
 لا عزون الله ان یفوح و لا من البدر ان یلوح پلیت روشنی ز آفتاب بندج
 کار ما هست نور شیدان : بهم برین طریق علی التواتر و التوالی طریقه محبت مسلوک داشت
 و آل طریق را متروک نگذاشت و الله الموفق : بدان نور الله قلبک یا عزیز که راه بنایت
 بر خط است و چنگ بلا بر گذر شیب و فرزند هر سو و کمین دشمنان در هر کوه ننگ اجل
 و سیر مرگ و بن کشته این منتظر و آن مترصدان و ما تو در چه کاری و کدام حساب
 ای شامی صاحب دیوانت کیست و حاصل دفترت حدیث ندانم تا چون ندانم که تا کی کفنی
 بنفسک انیوم علیک حبیباً بر آید حالت چه بود و کارت چگونه شود و دران زمان رب احب
 لعلی اعمل صالحاً فبما ترکته بیچ سود نکند مصراع کاری نکونکر دم عمری بیاورفته :
 پلیت غافل نشین تو اندرین راه : پر خاری است بر گذرگاه : تو آمد پای و راه
 بار یک : تو دیده ضعیف و چاه تاریک : مشغول مشغول بدوستی : بشمار که تا در نفی
 جفا نرود وقت استعداد است نوشته کن و تزد و لا خیر ذاج التقوی چون فرصت

داری سرمایه بدست آر من کان یدرجو القاء ربه قلبه عمل عملا صالحا ایدوست دوستی
 جاه و مال و فرزند و عیال خست و غلبت ذین الناس حب الشیوات من النساء
 الایه - ابی و الحرف تا چنین حالتی مجمله فاحت و فضاحت آن را بیان می فرماید ذلک من
 الخلوۃ الدنیا - و الدنیا مبعوضه الله کما یُنظر من کل خلقها لیغضها پس
 بر ترک آن اشارت میکند و در تحصیل بهتر و فاضلتر و باقی ترازان تخریف می نماید که و الله
 عتده حسن المآب - الغیاث اس چه ابتلاست بلیت میاروم گرسنه می آر دم طعام
 پس گویدم مخور که بدین بابی آن مقام بخشن و خورون زن و فرزند پرورون نه کار نیست
 یعنی که در وی بریزد از پرورش آن چه خیزد بهر آنچه یک لحظه با تو بعد الموت موافقت نماید
 از تربیت آنها چه کشاید با چنین چه جای هم بستی و با حسانی چه دعوی دوستی آنرا فل من
 و ان نفسه و عمل لیا بعد الموت مصرا علی چیزهای بکن که با تو بگوراند و رو به گم
 که چه کنم و چگونه کنم اهل و اتباع و خیل و متج دارم بے قوت چاره نیست و نفقه و نسیان فر
 جو اندر این همه علامات شرک خفی است و ان الشیئات لظلم عظیمه با تو وعده شده
 است که یخن نور ذلکم و ایا هم اگر مومن بحق برین وعده که ان الله لا یخلف
 المیعاد مستثنی باشی اندیشه از بساط خودی و خویشی بخیر و مهره مهر خویشاوندان
 بر خاک ریز محبت ایمنی و آبی از تو خواهند شنید الفقر و اخفاقا و نقارا و جاهل و
 باموایکم و انفسکم فی سبیل الله ای در بیخ آن اعضا که خون مگر پرورده عمل
 تو گواهی خواهند داد شهید علیه السلام ستمهم شمر و انجما - رهم و حله و هم
 بما کانوا یعملون فان زن و فرزند و خویشاوندان که باب دیده برآورده از تو فرار کنند
 یوم یفر المرء من اخیه و اُمته و ابییه و صاحبته و ینذره و امره و کار
 با حبیان الیتامه و دین خود بر باد نهاده الناس یتام فاذا صاروا یتیموا
 و سر سوف تری اذا تجلی النذر و افراس تحک ام حمار فکشفنا عنک

عَنْكَ غَطَاكَ قَبْضُكَ الْيَوْمَ حَبْلُكَ بَلِيَّتْ چوں پرو کش ایند پس از مرگ ز جنت
 دانی چه کردی و چه کردی دانی با آبی در پنج و نه راز در پنج بر عمر و دولتی که بسایه روان مانند اعتماد
 و اسباب دنیاوی که بآب روان مشابیهت دارد چه اعتماد آن برود و این بگذر و کیس آب گسست
 که زیادت آنرا نقصان و سود این را زبان محض اند چه وجود این عین عدم است و سرور آن
 به یقین غم الوجود الذی بین العبدین کالظہر بین الدین شعر زیاده المرفی دنیا و نفع نقصان
 و رنج و دین محض انجیر خسران به و کل وجدان خطا لا ثبات له به فان معناه بالحققة فقدان
 اندوست دوستی با غیر نشاید و خود از محبت اختیار منع می فرماید قُلْ اِنْ كَانَ اَبَاؤُكُمْ
 الی بامره عمرت من جہاد اصغراست و اکبر جہاد اصغرا کافر و جہود و ترسا و ہنود است و
 کہیں این تواند کرد و بلکہ محورت نیز اس را بجا تواند آورد لیکن جہاد اکبری باید که آن نفس
 و شیطان است و آن نہ اندازہ ہر مردے تواند بود و نہ ہر مردے مردانیہ این کار بود و شعر
 اَنْتَ اَمْرٌ تَحْسِبُ اَمْرًا فَاِنَّ تَوَقُّدًا لِلَّيْلِ نَارًا لِكُلِّ عَمَلٍ رَجَالٌ به قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ صُفَاتِهِ
 شعر خلق امرہ للہ و بہ رجالا به و رجالا القصصیہ و شریک به اندراں حالت کہ خود را
 زندہ سوزد اہل عشق به ای بسا مرد خدا کو کمتر از ہند و زنیست به لیت کہ اے دوست ازین
 غولال غول و ازین دیو صفقان ضال پر خذر باش ولی خطر باش تا خذر و ہم را در گوش کن
 و عدو لیکم را فراموش کن از کار دنیا مکار غدار و جہان نا پائیدار بخیر و غافل
 باش کہ کہیں در کمین اند و در بند غارت دین اند بلیت از کار جہان تو با خبر باش به
 سیلاب رسید پر خذر باش به و بولیت جہان فرشتہ منظر و صوفی صفیہ کشید خنجر و گداز
 کہے درین گذر گاہ به کاین دیو گشت بر سر راہ به بشتا بہ کہ رخت ہر کسی بست به آہستہ
 مرو کہ کاروان رفت به پیغامبری فرماید حب الوطن من الایمان و بودانی مگر با این وطن
 خرابت و سستی می فرماید لا فائدت یعنی ای دوست و طنت نہ اینست و مسکن نہ چنین - زیرا کہ
 کوکب حقیقت از آسمانے و گراست - و گوہر معیت از جہانے دگر و بالقطع طوعا و کرہا

باز بهمان نجات میباید شد و هم بدان مرکز قرار باید گرفت کَلَّ شَيْءٌ يَرْجِعُ إِلَىٰ أَصْلِهِ
 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ درین آیت سرے عظیم است فہم من و پیغامبر از اینجا
 فرماید فی الدنیا کائنات غریب اولعاب ربیل فسلک یا باغی چنان ساخته رحل و پرواز
 رجوع باش که بجز و سماع غول اِذْ جِئْتَ اِلَآءَ رَبِّکَ بی درنگ سازی و بی توقف پرواز
 نمائی مشتاقانہ لبیک اللهم لبیک بر آری و جانی دوستان رحمت ملک الموت بدوست
 سپر عیبت جانے کہ فلک ستم نخواهد سدن + آن یہ کہ بدست خود بجایانش دمی +
 خواہم زد ملک الموت را با چنین جانی چه محل و چه یارای که گزود بر آید و باز وی نشانی یا
 عیبت بارغم تو فلک نہ سجد ہرگز + و از جور تو بیج دل نہ بخد ہرگز + از شوق تو عاشق
 چنان جان بدہند + کا بنجا ملک الموت بخد ہرگز + آئی عزیز تحقیق بدان ہر چند دلت را
 بدینا میلے بود در وقت ہجرت دشوار تر شود و چون کہے را با این و آن کار است
 ہر آئینہ جان قدر ہنگام حیل آزار است اکنون تو دانی و این کار من لَمْ نُنْصَحْ
 بِالْقُرْآنِ لَمْ نُنْصَحْ اَبَدًا عیبت کاس جایی کسی کہ پائی بنفشہ رو + در وقت حیل
 سخت تر مرد + در منزل خط سہنجی + دل سادہ تری تو یا ترنجی + جان خواہ تو شکر
 یاریست + جان دادن تو شکر کار نیست + شرطت جریدہ الیما دن + زو جان طلب
 از تو دادن + و مانہ پنداری کہ جان دادن آسان است و اسد دشوار است و تلخی جان
 کندن سخت کار است آنگاہ آسان بود کہ کس را از آن سوئی کششی باشد و محبت آجائیش
 بکشد ہر آئینہ آن زمان مرگ البصد جاننش خواہد و البصد نہار خانانش بطلہد و آن
 خود کجا یاد + جانا طلبان ز جان ترسند + و از رفتن خانمان ترسند + خوش جان
 بدہند در رہ دوست + و اند محبت این و آن ترسند + قَالَ الْمَوْتُ جِسْرٌ يُوصِلُ
 الْجَنَّةَ اِلَى الْجَنَّةِ آہ آن مردن بود دل حیوۃ ابدی و لقاء سر نیست کا لا تحسب
 الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل اَحْیاءٌ عِنْدَ رَبِّکُمْ یُکْرَمُونَ اے

نیز خون لباس معرفت راح المجهت فوجین بیا آلتها شهادت من الشهود بلیت زنده
 کدام است بلی هوشیار آنکه میرد لیسر کوی یار و اگر مردن چنین است پس آن حیات
 اثبات چه کار آید **مصرع الموت** احلی من حیوة کذلک بلیت بے دوست زندگانی هر لحظه
 مردنست بے یار و دوست یکرمان که بود عمر جاودان است بے حوائ مردد الاحاله گردن اغشا
 بزین و خاک در چشم غیر افکن مردانه دست از دو عالم افشان و پایی بهمت بیرون کنون
 نه انگاه بگو بلیت کجاست لشکر آفات موج بحر بلا که من گرسنه ایمان و تشنه آنم
 عشق سخت کار است عاشقی مرد آزار است بلیت نه هر مردانی را عشق زیباست بے یار
 عاشقان از دو پدید است بے اگر ت مردی و مردی هست بسم الله سنظره اصبرت
 ام کنت من الکاذبین بلیت ای حسن عاشق مشو و می شودی مردانه شو بے دام
 برود و مرغ بلار دانه شو و الا عنک بدین العجائز بلیت تو نه مرد عشق بازی ما بے یار
 خواجہ کار دیگر کن بے در تو اسباب وصل بخوای بے همه تذیر خویش ابر کن بے بعضی منعی
 گمان بر نده که جمع میان این و آن ممکن است ذلک مبلعهم من العلم حوائ مردا
 ضدان لا یجمعان لا یجعل الله لیسر جلی من قلبین فی خوفه این هرگز نبود و
 امکان ندارد و بالیقین محالست لو کان فیهمما الیه الا الله لفسد تأسیس
 الله رب العرشین مما یصنعون زینهار هزار زینهار بلیت یک دوست بسده کن
 چو یکدل داری بے اگر مذہب مردمان عاقل و انبی بے از آسندگان شنیده میشود آن برادر
 دینی محبتی نیک در کار دین بر جاود شرع مشغول می باشد شکر حق گفته می آید حال
 این ضعیف را نیز از آن برادر مذہبی در کار دین خواهد بود الحمد لله علی ذلک حق تعالی
 هر لحظه نون تو فیقی بخیرات و فریدے در طاعات کرامت فرماید اما ایدوست تو نیم نیکو میدا
 که نزد یک ارباب بصیرت و اصحاب طریقت عبادت ظاهرا چنانے اعتبار نیست
 و نیز پیر زمان جای مانده بجای تو اند آورد و لیکن مقصود این طائفه خلیه القلب

سوی السراست و این معنی صعوبتی دارد بهوسی و یا تمنای بجلقه زلف لیلی نتوان رسید مگر
مجنون و در عالم تجرید روند و در عالم ملک تفرید نزول کنند و در خانه توحید سکونت گیرند
بعیت اگر بر وصلت لیلی بر غیبت خاطری داری به چو مجنون فرد باید شد هم از خویش و هم
از خویشاں به منن ظن آنکه ایصل الی محل عظیم بغیر مقامات الشدائد القته ائینه فی بواد
الهلک رباعی ابدل بهوس بر سر کاهی نرسی با تاغم نخوری بغم گسارے نرسی به چو شانه
بزر بر آره ماتن نه نهی به هرگز لهر زلف نگاری نرسی به هر چه جز دوست است و دایع باید
کرد و بتل الیه بتبلا و از خود نیز انخلاع باید کرد تا حکم قل الله ذکره بنفاذ رسد
می فرماید فاذا خرعت فالنصب والی ذلک فارغب ای ادا فرغت عما سوی الی
و ترک غیره فالنصب والی فی والی التفصیل ای ثم الی ربک فارغب لاتک لا تقدّر علی النصب
والرغبۃ الا بالفضل الکی عن کل سوی اصفافه قال و اذا عتزلتموهم و ما یعدون من دونکم
فادعوا الی الکهف و اینجا ترا من و مسلم خوانند درین مقام شاه ایمان بر قعه کشاید و جمال
اسلام رخ نماید نظم تا با خودی ای نگار مستتر به هرگز نتوان بدوست پیوست به بخود
شوی ز خود برائی به بگوئی رسد ترا شنائی به بر بای طمع چو بر نهی بند دوست تورسد
بزلف دل بند به کین جان کی اگر نه برار است به در عشق هیچ در شمار است به اینجا
شود مسلم ایمان به و اینجا چو رسی شوی مسلمان به آجوان مرد ترا بدین راهی آسلان
اشارت می کند و آن محبت شجست زیرا که بیشک این مقام و عالی تر از آن دارد و لا یعرف
غیر الله و چون شنج را چنانچه میباید دوست گیری هر آینه ترا لطیفی بدان مقام
رساند که امر مع من احب و هیچ عمل مرید را بهتر و فاضل تر از این نتواند بود و الله
یزر حنا و ایاکم القصة بطولها ازین معنی چند توان بشت و چند تقریر توان کرد
لب تو میت شکر لبکت به رخ تور و نقی قمر لبکت به قصه های بشت خاقانی به قلم
ایجار رسید سر لبکت به حق تعالی مارا و ترا بوی از بوستان معرفت و محبت خوش

عطا فرماید منہ و کمال کرمہ وصل علی محمد وآلہ اجمعین ۵۔

صحیحہ چہل و پنجہ بجا بسا شیخ خود نویسد بکتابتہ خواہر زادہ الیاس بیہم الد الرحمن الرحیم
شعر من انی لثقیل لیساعدنی فی علی ما نصبت من الہوی والاقی فی قل اصطبار سے
 واستطالت عبرتی فی ولضا عفة لعبادہم استوائی فی ما جمیلتی قد صفت در عاب الہوی فی
 و کو انوی کبدی و طال فراقی فی لسنۃ فواد ی حیۃ الہجران فی ولا اسفی علی تلفی و عندی
 الرائی فی لا تحبوا دمی دموعا انہا فی روحی تسیل و مار من الالاماتی فی ابیات پیام صل
 بر من نمی رساند کس فی مرار دست فراق نمی رماند کس فی برفت صبر و قرار من نہاند
 طاقت و ہوش فی فروزد اند و درد و فراق و عشق و ہوش فی کجار و دم چہ کنم چون نہاند حلیہ مرا
 کہ سوخت آتش سیرت دلم چہ خرم خس فی گزیدہ مار فراق مرا بسینہ و دل فی در لعل نیست
 حضورم مسج غم بلفس فی برہم زگرہ بسیار آب دیدہ نہاند فی کنون ز چشم مگر خون باب
 بایم بس فی بندہ مخمور فراق و خدمت کار مشغول اشتیاق صدر شہاب کہ صدر رسیدہ
 او مسکن اجناس در و اندو شدہ بار کہ دلش کمین انواع فتن ہجر باشکوہ گشتہ است
 اما لک قوی وار و احش از دست سلطان فراق خراب و اقا لیم عقل و حواس از نہب تہران
 اشتیاق بے آب قصہ ان الملوک اذا و خلوا قریۃ افسد و ما دریں خزانہ دل مبعائتہ
 و جعلوا اعرۃ اھلہا اذ لکۃ دریں خرابہ چہ سال مشاہدہ میشود در لعل کمیت
 درد فراق نہ در حیز امکان و کیفیت حیر و اشتیاق نہ تحت قدرہ بیان منصور بود ملت
 حادث عشق باخبار در نمی گنجد فی بیان شوق بگفتار در نمی گنجد فی چہ اس تصورات کہ نصبت
 کند کہ از حال اس سبب اولایا بجا بے روئے نمودہ باشد ہر آئینہ چون موجبہ کلی عشق
 سالب کلی کلیہ عین عاشق است بضرورت قضایا شہکیں بریں منط منعکس تواند بود
 و تا بچش جلگی بریں گوئے متضاد جزو یات ضروری احوالی باز دل بندہ کہ محمول اشکال
 ہر غنی است و از جان اس خد متکار کہ موضوع برای ہر اندو ہے است قیاس توان

اینک وجودی کالعدم جز از اینجا مثال نیابد و جوهر و اغراض این کار جز از این جسم میریزند مگر در لایق
 بالمقائیس و المقادیر و لا یفهم بصروف الزمان و بطروق التقادیر لا تدخل تحت الکف و الکیف و لا یخصی
 بالاعداد و الیقف لکن نیربان مستحیل و نبشتم تعلیم محالست و کوان ما فی الاکثر من هین شجره
 اقلهم و الیجر قیل ه من لعلیه مبعثه انجر ما لفلان کلمات الله بنده و ارسر
 نیاز بر زمین افتخار میدارد و بیچاره و لکن چنین ایهتال بر خاک اضطرار می ماند و از حال صبابه خود
 و صلابت آرزو مندی باز می نماید **شعر** الشوق اعظم من ان یخفی جاحته کلی الیک مع
 الساعات مشتاق به بیت شرح شوق توجه گویم کز برای دیدنت به هر زمانه از زمان دیگرم
 مشتاق تر به آری من بنده نه بنیت مرا جعت جز بموافقت رکاب سعادت غریمت کرده بودم
 بادی غریمت عزم لا و بجایانک و الله اعلم نه خود را زنده می شمارم و نه بدین حال خرسندی دادم
 بهیت زندگانی نتوان گفتم حیاتی که مراست به زنده آنست که باد دست وصاله دارد به بند
 را از جهت تربیت ظاهر و باطن آنجا چه کم بود در حسرت آن روزگار روز و شب دست در لیل
 بر سر دارم و پای قوس در گل **شعر** سقیلا منا ما کان اطهبا به دل دلم لقیض من ساعتها
 و طرا به هر وقتی چشم پیش می کشم که مگر خیال از آنچه داشتم بر با صره بصیرت من گذر کند تا چرخ
 از آن مردات در خواب بنیم ای آه هزار آه ای در لیل هزار در لیل **شعر** ایهوی المنام لعل
 عینی ان تری به منکم خیالاتار فاطیب الکدی به و یسرتی ذکر المنازل و الحمی به لابد للمشتاق
 ان یتذکری به قد کنت اضحک لو لو بوصا لکم به فالبین الکافی عقیقا احمر به میهات ای
 مخدوم زاده اینک در خانه آدم چه کردم خاطری چون زلف معشوق در هم ولی چون خاطر عاشق
 پر غم دارم آن حال بکه گویم و در مان از که چه گویم **بیت** عشق را دو کال که داند به بحر معشوق
 از این در مان که داند **شعر** قد لیعت حیه البوی کبدی به فلا طلیب لها ولا راق به الی محبیب
 الذی شغفت به به فعنه رفقتی و تریا ق به آه آن چه اقبال بود و ای در لیل آنچه ادا بار رو
 نمود کاش اسپم پائی لنگ شدی و یا پیم در سنگ آمدی میگویند که فصل بهار است لیکن

گل در چشم خار است و هم از آن خار خار در دیده گل آری **علیت** بهاری گل رنگ تو ام
 چه کار آید مرا یک آمدنت به که صد بهار آید به آبی مخدوم زاده آن دل کو که باغ جوید
 آن خاطر کجا که سوی بوستان پوید **علیت** آن دل نماندش سر بستان و باغ بود به گوی همیشه
 سوخته در دوداغ بود به بالند یا ز اثر الحریقین و دافقایین العالمین اشرف حجاج بیت رب
 و اکرم رزار قبر نبویه کلمات کثرت حال با سیکم و احوالی پندامن بینکم مثلاً ذبت ذوب الملح فی الماء
 شهری چنین معمور نزد خرابیت مقامی چنین مسرور بحجاب من آبت **شعر** و کنت
 الذ العیش حین اداکم به و لو کنت فی الفردوس او جنة الخلد و و هر ه سین کسے سود نگر
 ادبی بانه غای به حین هوں لوروں نہ لہوں او جر میری بہائی به مدتی شد از راه شفقت
 قدیم و مکرمت مستقیم اس بندہ را بیچ بد و سطری و سلامی یاد دنیا ورده و پر شے و باز پرسی
 تفقد خدمت کار خود نکرده و اس معنی از عادت آن کریم الا خلاق و کثیر الاشفاق نبود **شعر**
 و من عادت الملک ان یتفقدها به محالیکم المکرمات فوائد به کذاک سلیمان تفقد ہد ہا به
 و احقر فانی الطائرات الہد ہد به بیچارہ کہ از جان سعادت در چنین مباحث افتاد شکر آن
 نعمت بر چہرہ امیدواری او نہند و گاہ گاہے بر حقے چند صحیفہ دل او را مرقوم تربیت گردانند
 ای ہم نفساں کہ پیش بارید به آن شکر چراغی گزارید به گریادینا درم خداوند به آخر
 کم از انکہ یاد آید به آیں مسکین ہمہ وقت بندہ محمد و نشر مناقب بندگی مخدوم در خلا و ملا
 طلب اللسان می باشد **شعر** و اللہ ما طلعت شمس ولا غربت الا و ذکرک مقرون بالفاسی به
 ہمہ روز منتظر آنکہ از انجانب شریف کسی خواہد رسید به و ہمہ شب مترصد آنکہ از آن طرف
 نسیمی خواہد وزید به **علیت** مرا ز در سفر من خبر کہ می آرد به و دودیدہ در قدم او ست ہر
 می آرد به القفۃ بطولہا - **مصراع** قصہ چه کنم در از کو تا ہی بہ به **علیت** قصہ ہجر چوں
 سر زلفش به چو گویم از آن در از ترا ست به برای مصداق این دل صدق بر صدق
 احوال اگر مصدق باید بر حکم استفت قلبک جزا خاطر صادق و دل صدق خود روشن توان کرد

القلب مع القلب تشابه المثلث آنکه چنانکه حضور قبول فرموده بودند و یوحده که العدة دین
 موجود گردانیده بنده را بهر بار بر خاطر مبارک خدمت شیخ باید دهند و مدوے درخواست کنند و
 این بیت از جهت من بنده پیش بندگی مخدوم خوانند شعر انت الحیوة وانت السمع والبصر
 فکیف حیاتی و مالی عنک مصیطره و عرضه دارند بارادت مخدوم تا غایت روز در خانقاه
 متبرکه آمدن مقدور ندارم اما چون اشتیاق پاپوس بندگان آنحضرت غلبه می کند از ذکر زمانه
 میروم به یلوی مولانا زین الدین یا خواجه یوسف و بهادر دم بشیر می شنیم اما این در دمند
 نه این رواست و آن بیماری را نه این شفاست لیکن الضرورات تیج الخطورات شعر
 اذا ما ظلمت الی رعیته با جعلت المدامة منه بدیلا و این المدامة من رعیته و لیکن علل
 قلبا علیلا و طبیعت بر یاد لبث نقش نگین می بوسم و آنم جو بدست نیست این می بوسم و صدقه
 سر مبارک خود بخود آواز مرا جعت خدمت مخدوم بنده را اخبار کنند زیرا که بنده مولانا گوی
 را بسیار جهل کرده است تا تدبیر اسب الارغ کند آن گسرای ترس نمی کند ضرورت اتفاق
 کرده ام بهانه زیارت خدمت شیخ الاسلام فرید الحق والدین جانب اجددین روم و از آنجا
 برابر گشته تا غلغله خدمت مخدوم رسم این معنی امید است که ممکن شود اما اگر آمدن مخدوم محقق
 شود طرف دیگر نیستم در باب شفقت در بیخ ندارند سهده سال هرگز ده روز از مخدوم جدا
 بودم و این حال هرگز پیش نیامده بود طبیعت خرسند بعافیت نبودم و اینک حق آن گرفت
 مارا با **ع** گفتم بدعا رحیم بدال دور از تو و ای دوست مگر چشم بدت من بودم **ع** حال
 دل من از من بیچاره میسر **ع** بخت بد من بین که چه سان دورا فگند **ع** حق تعالی آن رحمت
 وصلت و این دولت اتصال عن فریب چنان مطلوب دارم علی احسن الوجوه میسر و پیشه گرد
 آنگاه حال خود عرضه دارم **ع** فریاد از دست سحر افتاد مرا **ع** لبکست چو شهباز
 پربال مرا **ع** روزی که رسم بخدمت عرضه کنم **ع** در سحر چگونه بود احوال مرا **ع** فرید
 نعمت دارین باد **ع**

تصحیفه چهل و ششم اما بعد فاعلم یا غی ان السراج و اعظم من کل شیء و اعظم من ان یصل
 الیه عبد مجتهد اللهم وان یصل لابد ان یفنی لان الالوهیه اذا تجلت تملأ البشریه یعنی بالنفاه
 و انتفار اوصافها بالکلیه فاذا حصل الفناء ضمحلت الاوصاف و الافعال و سقطت التکلیف
 و الامثال من حیث هو هو لا مومن و لا کافر لانها وصفان للبشریه الا ان البقاء السراج عبد
 افناء ایه فمخیز یرجع من الفناء الی البقاء و من الشکر الی الصبح کما صحاب الدعوه الی الله
 لعباده و هم الانبیاء و الاولیاء فلا بد لهم من نصب الشرع و الاحکام و بیان الکفر و الاسلام
 اللهم وان کانوا بالحقیه فی مقامهم و لکن السعید بهم بعض البشریه بالتکلیف لبقار
 الهدایه و فناء الفوائه کما قال بهیذی به الله من اتباع رضوانه سبل السلام و یخرجهم من الظلمات
 الی النور و اخرنا بنیا علیه السلام عن قیود الثلاثه لبقوله حبیب الی من دینا کم ثلث مع انه
 کان علیه السلام فی ذروه مقام العالیه کما قال بل ذکره لفقهار کم من السد نور و کتاب مبین
 و المراد من النور نبی محمد علیه السلام و فی آیه اخرى اخبرنا عن ذاته تعالی السد نور السموات
 و الارض النور فی الحقیقه واحد شجرنا من اهوی انا بنحن روحان حللنا بدنا به و اذا
 البصر تنی البصره و اذا البصره البصره تنال علیه السلام من رآنی فقد رای السد فهم من
 فهم جو المراد کمال جز بهو حید بود و توحید ثانی ندارد و غیر را فی مدخله نه تامل شیء بالک
 الا وجه تجلی نکند کمال توحید حاصل نشود و للتوحید طرقات من جملتها طریق الفناء فی الفناء
 ثم الفناء من الفناء و هو الانسلاخ بالکلیه یعنی عاشق در عشق کم شود و پس عشق را نیز
 کم کند و پس معشوق را نیز یعنی همه معشوق بودند دیگر خبر عزیز من در حقیقت این وجود فعل
 اوست و فعل او لغت او و لغت او صفت اوست و صفت او ذات او و ذات او ایضا حرام است
 نبی اگر در یادم زند بخارش گویند و چون بهوا برآید و در زهر بر میترکم ابر خوانند و چون تحمل
 یابد و بریزد باران باشد و چون بر زمین رود آب بود و چون باز بدو یا پیوندد و همان دریا بود و ظاهر
 این را تبدل و استحالت گویند و باز کل شیء بر حج الی اصله ثابت است و اینها را اعتبار نمود

مولوی حاج
 عشق را در غایت
 شوق و محبت
 و در غایت
 محبت و شوق
 و در غایت
 محبت و شوق
 و در غایت
 محبت و شوق

و بار کل شی یروج الی اصلہ ثابت است و این ہمارا اعتباری نبود و اینجا بدانی کہ الانسان سری و لیسر
 صفیق و الصفة لا تنفک عنی چہ باشد و لیس فی الوجود الا اللہ چہ باشد لا موجود سوی اللہ درین مقام
 لا اله الا اللہ اینجا تجلی کند با یزید از نمودن شنید کہ میگفت اللہ اکبر گفت من بزرگترم وقتی دیگر
 مے گفت محمد رحل اللہ صلعم گفته است آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیمۃ او گفت لوائی اعظم
 من لواء محمد جو الحمد اعجب مقاماتے و مقالاتے است لیکن ہنوز این مقام سلوک است اگر چہ
 انتہائی مقام است و در ابتدا حال این فقیر را کم کشیکہا بسیار رو نمود و قتی چنان بود کہ دو سخن ہنوز
 گفتن ممکن نبود و سطر بنشتن نتوانستے و حیرتے سخت داشتہ و امر و ز قلم میگیرم و ہزار انواع
 سخن می نویسم و نمیدانم آن حال بہتر بود یا این اعوذ باللہ من المکر و الاستدراج مقرر داند
 شب دوشنبہ چہار دہم ماہ شوال قبول از نماز خفتن این مکتوب سواد کردم و در بحر بی پایاں افتادم
 و سخن دراز کشید زیر کہ ملکیت قصہ عشق چوں سر زلفش بہ ہر چہ گویم ازان دواز تراست بہ
 اما مرا وقت تنگ بود و مرا جزا این کاری دیگر سم بود بہمیرین اقتصار نمودم غریز من این
 سطور بغایت مشکل و تشابہ است کلامنا اشارات و رموز بدان علم و عقلی و فہمے کہ داری
 کہ بدین راہ نتوانی برد ہر چہ مشکل شود حل آن از مشغولی ہا باطنی طلب و آنچه ماند بر من
 نویس تا کشادہ تر نویسم۔

صحیفہ چہل صفحہ در معذرت عیادت کہ خدمت شیخ ذکرہ اللہ بحرمت اورا کردہ بودند
 اللہ المحمود بکل لسان طلب اگر بر من سلام آن بہارم بہ رساند صبحم باد صبیائی بہ شوم
 زندہ اگر چہ مردہ باشم بہ زیر عضوی بخیزد مر حبالے بہ دیروز کہ بخت نیک اقبال کردہ و معات
 مساعدت نمودہ افتاب صحت از افق و اذ افرضت فہو کشفین طالع گشتہ و ما ہتاب
 شفا از مطلع و نزل من القدر ان فاهو شفاء و دسحہ طلوع کردہ بود از مبشر
 لطف و بشیر غایت شدم بعد از نماز جمعہ کہ عید المساکین است دو کسان مخدوم عالمیان
 زادہم السرفۃ کفایا ای ان کحل باصرہ اہل بصیرت و توتیا لبصار باب بصارت است

ساخته کوی این سپرده نظریات آن و مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ بشرف قدوس
 مشرفه لشریف لَقَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّذِکَ اِزْزَانِی فرموده بودند و لعیادت این بندگان
 حضرت خولیش به وفق سنت نبوی و سیرت مصطفوی قدم مبارک برین جانب بر حمت رنج نموده هم
 سبحان السداس چه کرم است و من بیچاره چه شان گرامی و الا طبیعت روزیکه بگذرم بضمیمه نیز
 آن روز قدر من ز سر عرش بگذرد پرشش از تو قطع ابل طمع بود تا آری پس بس است که او یا
 آورد و اما از آن حضرت فَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خَلْقٍ عَظِيمٍ چنین و پیش ازین چه عجب بود و شمس
 لا عرو من المسک ان لیفوح و لا من البدر ان یلوح و آری آن عادی است نه قشری و
 است نه فرعی طبیعت لطف را تو بوی ز مشک نور از رخ رشید و رسمیت قدیم و عادت معهود است
 لَا تَبْدِلُ نَبْلَ الْخَلْقِ اللَّهُ شَیْخُ الْبَقَاءِ السدس هست بر فلک اشتقاق و شفقت و مهر بانی
 از آن ذات ملکی صفات عیسوی حرکات موسوی درجات خلیله افعال مصطفوی احوال متخلق
 با خلاق السدس غریب و عجیب تواند بود طبیعت چه عجب ز آفتاب عالم تاب و که کند مهر بر صفا
 و غراب و من بیچاره مسکین چه کرم و کدام قدرت دارم که درین معذرت چیزی تو اتم نبشت
 و یا در مدح و ثنا آن حضرت حرفی و یا لفظی تقریر تو اتم کرد طبیعت عذر قدس تو اندخواست
 عذر قدس هم کرمش داند خواست و اللَّهُمَّ لَا أَحْصِ عَلَیَاتُ ثَنَاءٍ وَلَا أَبْلَغُ
 مَدْحَکَ و فاء اسید صحت و تدرسی زمان شده بود که در آن حضرت عرش منقبت
 که دم از قصه اسبت عند ربی می زند و حکایت ازلی مع السد وقت می گوید بموقف عرض
 از اسر نیاز عرصه کرده بودم که دَبَّ آلِی مَسْنِیَ الضَّرِّ وَ نَدَاءُ فَكْشَفْنَا کَابِدَهُ مِنْ
 خُطْرٍ از منادی شفا خانه لطف بگوین جام رسیده آری طبیعت بهر جانب که او الحمد خواند
 اجل از کار رانی باز ماند و حق تعالی سایه دولت آن قطب آسمان هدایت و آفتاب
 فلک عنایت را بر سر این شتی در اینان هوار قضا ربندگی تا بقا ارض و سما باقی و پائند
 طالع و مانده دارد و جبرمت من قال لولاک لما خلقت الافلاک مخدوم زادگان هر یک

مولانا امام بنیام زین الدین و یاران و خادمان ملهم السعد و القاسم بالخیر اجمعین بقدموس
 بتدکانه مخصوص بلیت چه دعا گوشت ای سایه میمون هاشمی سایه دولت تو بر سر ما دیر بپای
 عمر دراز با صحت ذات ارزانی باد بحرمت البنی و آلہ الامجاد و من فوانده قال علیہ السلام
 مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ ای دوست او علیہ السلام می فرماید ادا روی
 عنی حدیث فاعرضوه بالقرآن فان وافقه فاقبلوه والا فردوه جابم فدانش از پیروان قرآن
 بر جان او در زبان او شد خود چگونه حدیث مخالف افتد مطابق این حدیث از قرآن بشنود
 جل ذکره نسوا الله فانساهم انفسهم در یغما و سر لو فشرت هذه الآیة لرحمت و لکن
 فهم من فهم سر لیس فی جتی سوی الدایخ است - ۵

صحیفه چهل و هشتم لیس اند تینا مذکره رب ارنی الحق حقا و ارزقنی اتباعه امور
 برادری فلان الدین دامن نقواه در رضا در باب عقل و عشق گفته و نبشته اند که بینما
 تضاد است یعنی نزدیک ایشان هر کجا که عشق خیمه زند عقل از آن مقام رخت بر بندد
 و در کتب ایشان و اشعار ایشان درین باب گفته و نبشته بیشتر است ما بدان چه پرداختیم
 اما این ضعیف را چنان معلوم میشود که میان عقل و عشق اخوت توامانی است آری این
 هر دو جوهر از یک صدف اند بلکه یک معنی است در دو لفظ دیک شراب در دو جام لابل چونما
 و صورت اند یا همچو ذات و صفت نه این را بی او قوامی و نه آن را بی این دوامی نه عقل هر گز بی عشق
 باشد و نه عشق بی عقل متصور بود برین نوع باشند بلیت ای عقل کل ای عقل کل تو هر چه
 گفتی صادقی و حاکم تو نمی گمن گفتگو کمتر کنم **شعر** انا من ایهوی و من ایهوی انا
 نحن روحان حللنا بدنا به از عالم اتحاد دوی نباشد بلیت ما یم یگانه و یکی الیم در
 مذہب ما دوی نباشد جوهر در عشق نتیجه معرفه است و معرفت نتیجه عقل و بالعقل بدیر
 الاشیاء انه جوهر مجرد عن الماده و لواحقها و عللها و لا یتحرک بالذات و لا بالعرض و
 یتحرک بالتشویق غیره و هو الملك العقلي المحض الروحاني الصرف و قال الحکیم الذی یبکی

حق شخصه را جز در ذات نباشد بخاطر محبت ایدان که بیشتر علم و باطن و فضل - محم

الا بالعقل خلق كل مخلوق وهو العارف بالحد والمخصوص بمعرفة اى دوست بدانكه كمال عقل جز صفت
 عشق نتواند بود و او تا عاشق نشود كمال نپذيرد و ترا از نجا سر بچيم و بچگونه روشن شود و عشق آمد و عقل
 خانه آراست به زير كه لعش عقل شد راست به عقلست چو ذات و عطف او عشق
 بى وصف نه ذات را قواى بر جاست به در لغاى سچ بى عقلى را اين صفت نبود و هرگز حق تعالى ديوانه
 را چنين صفت نمكند و بدین وصف منصوص نه فرمايد و خود ديوانه هرگز بمعرفت مامور نشت از انكه
 عقل ندارد و چون كسى چيز را بكمال جمال ذات داند و حسن جمال صفات بشناسد محبت آل
 اورا بضرورت اختيار افتاد كات كل لذائذ محبوبات و المحبوبات مطلوب از قرآن بشنو
 ان في ذلك لآيت لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ در لغاى محبت نزد يك اهل شريعت بايد بدست كه اين
 حق و النظر حاق و يا بشنيدن باشد والا ذن لعشق ثميل العيين احيانا و نزد يك اهل طريقت
 بدانستن دل هم باشد و آل را مثنى بمالم بصيرت خوانند و آل صفت عقل است و بى
 عقل اول جمیع مخلوقات است كما جاء في الخبر ما خلق الله العقل وانه نور محض
 ظهر من نور الله و هو نور نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كما قال اقل ما
 خلق الله نورى اى روحى و از نجا است كه پيا مبرمى فرمايد الا دوا محبوبات و محبوبات
 لتام كالتام الخيل فما عارف منها ابتلف و ما ناك منها اختلف سبحان
 تاجه اسرار است كه اين حديث بر صحرانها است اما آنچه متقدمان در تصاعد عقل و عشق
 گفته و نوشته اند مراد ايشان عقل معاش و تدبير و نيالتاش خواهد بود و آل بے شبهه محبوبات
 و او خود از بى سعادت بلكيه محرومست و او را با اين دولت چه كار عيبست مقلد ما در بزه جانگه
 نيست به ره باكان سرانند از شيد است به ميهات ميهات عقل انسانى را بقا و حيات
 قوام و ثبات جز بعشق و در عشق و بى آل هرگز زندگاني نباشد مصراع بازنده بعشقم در
 خلق سبحانست به آرى حق تعالى در قرآن از بى عقل انسانى بربى عبارت خبر ميدهد كه انا
 نخلقنا الايمان على السموات والارض والجبال فابن ان نخلقها و

اَشْفَقْنَا مِنْهَا وَحَمَلَهَا اَيُّ الْاِنْسَانِ اِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا اہل تاویل ظاہر ازین آیت
 تکلیفات شرعی مراد میدارند و ہم نیک است کہ مکلف جز عاقل نباشد پس سبب تکلیف
 ہمیں عقل باشد و نیز میگویند کہ قبول امانت سبب ظلومی و جهولی کرده است و الا چرا بایست
 کہ انچه اہل آسمان و زمین و جبل قبول نکرده او قبول کنند ذلک مبلغہم من العلم مصراع
 نے نے غلط است اے دل افروز ہ ماہم من علم الا ابتلع الظن - جو ائمہ را محقق است کہ
 مردم از نہ قوت مرکب است یکی قوت سبعی - دوم قوت حیوانی سیوم قوت ملکی بیہات میہات
 کہ انسان پیش از قبول امانت یعنی حصول قوت عقلی جز ظلوم و جهول نتواند بود ظلوم از جهت
 قوت سبعیت و جهول از جهت قوت حیوانیت آری آید و ست پیش از آنکہ او را
 نعمت عقل روزی شود جز درندہ و چهار پایہ نبود چوں ایں امانت الہی و گنج جزا نہ یافت
 بواسطہ عنایت قدیم و حکم کریم قبول کرد ان شد ہر آئینہ معرفت یافت ضرورت عاشق
 شد چہ مستوق بغایت باحسن و کمال و لطافت و جمال است چگونه عاشق نشود در یغا
 تا با مضطر ارد اختیار طاعت غالب گشتہ در غلبہ مکاشف شد و در کشف مشاہدہ یافت
 و در مشاہدہ از خودی نیست گشت و در ان نیستی بدوست بہت شد شہر فکا ماکان حیات
 او کہہ فی فطن خیر اولات عن الخیر فی القصد بطولہا - بہت قصہ عشق چوں سر زلفش
 ہر چہ گویم از ان دراز تر است بہ قال الحسن البصری من عرف اسرار حبہ و من احبہ طلبہ -
 آید و ست کسے را کہ نہ شناسی چہ دانی و کسے را کہ ندانی چہ محبت و عداوت آری اگر معروف
 حسن و کرم دارد و لاجرم دوستی اقتضا کند و اگر قبیح و نسیم است مخالفت ضروری بود
 در یغ نہر در یغ اگر ذاتی در غایت حسن و جمال و لطافت و کمال باشد مع ذلک صفا
 کرم و احسان و تربیت انسان بود دریں صورت چہ گوئی بیچ کمی بود کہ نہ دوست چہ حسن
 و احسان کامل دارد و عام و خاص از ان نصیبی می یابد - لاجرم جبلت القلب علی حب
 من احسن الیہا لازم آید بہت آدمی نیست کہ عاشق نشود و قت بہار بہ ہر گاہ کہ بخود

نمودند و خطاب است به حق تعالی مادر و ترا و جمله طالبان را ازین دولت نصیب دهد و ازین نعمت حظی بخشد
 بیت جز عشق تو عیشها فراموشم باد به وین درد بجای جان در آغوشم بچ و استغفر الله العظیم
 و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله اجمعین ۵

صحیفه حمل نهم برادر عزیز الوجود معدن الجود خیر الدین آبا سالتش در رضا رقی تعالی
 در از باد دانهم کلمه که گفته در گوش آل دوست فرو خوانده بودم که إِنَّهُ مَعَ كُلِّ شَيْءٍ كَلَامٌ
 بِالْمُقَارَنَةِ وَ غَيْرُ كُلِّ كَلَامٍ إِلَّا الْمُرَائِيَّةَ سَهْمًا بِرِخَاطِ الْأَشْكَالِ دَارِ بَدَائِلِ أَيْ بَرَادِ طَائِلِ سِرِّ
 تَبَارَكَ فِي تَقْوَاهُ تَأَنُّكُ تُوْدَرُ عَالَمِ نَسَبٍ وَاضَافَتِ خَوَاصٍ بُوْدِ هَرِ گَرِ نَبَرِ اسرار این کار ترا و قوفی نخواست
 داد من تا چند روز کار در تفهیم تو صرف کنم برای خدای یک ساعت خود را در بحر محیط پل آتی علی
 إِلَّا لِنَاسٍ حِثِّیْ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَذْکُورٍ اَعْرِقْ کُنْ تَاوُحِیْ تُوْدِرُ بَاقِیْ شُوْدِ عَرُوسٍ وَ حُدُثِ
 هِنِجَا جِلْوَه کُنْدِ وَ شَاهِدِ حَقِیْقَتِ مَعَانِیْ تَقَابِ بَکْشاید هَر آئینه درین مقام نسبت و اضافات
 و عبارات و اشارات مبسوط محمل گردانده است کُلِّ شَیْءٍ لَا بِالْمُقَارَنَةِ وَ غَیْرِ کُلِّ شَیْءٍ لَا بِالْمُرَائِيَّةِ بَاشَد
 پس بدانی که فاذا هویتونی الوجود الا هویتیا مبر میگوید اَصْدَقُ کَلِمَةٍ قَالَتْهَا الْعَرَبُ
 یعنی **لَا کُلَّ شَیْءٍ مَّا خَلَا الله بَاطِلٌ** به همنابر عظیم به اسی دوست بودن او با هر چیز
 بذات بر صفت تنزه از تجرد و تفرد و تقدیر و تعدد علی وجه الاحاطة و الکمال و طریق
 کلی بالشمول و الاجمال که در آن بچوچه و رسم تجزیه و تفرد و تبعض را مدخل و مسارغ تواند
 بود و اتحاد و حلول متصور نه چو المزدانه بینی که روح را چیز ازین صفت داده اند باین
 بر که اَم وَ جِهَ بَذَالَتِ نَه بَصَفَتِ وَ از اینجا است که رسول علیه السلام گفت مَنْ عَرَفَ
 نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ وَ اگر چه روح از عالم امر است نه از عالم حقیقت و وحدت و
 از معرفت روح مغرب حاصل آید نه مغرب و حملت که حقیقت رب است چه آنجا نه حد است
 و نه رسم و نه صفت است و نه اسم تعالی هو علیقول الظالمون و الا لا یحیطون به علما
 درست نیاید لا یعرف الله غیر الله این باشد اسی برادر محقق است که وجود عرض بی ذات

جو ہر اوامکان ندارد و ازین جهت کہ قیام ہمہ بدوست اوقاتم بذات خود است او جو ہر اس
 ہمہ اعراض باشد بلا شک و ازینجا است کہ حجۃ الاسلام رضی اللہ عنہ در کتاب خود آورد
 است خدا را بدین معنی و معانی دیگر جو ہر تو ال گفت - جو انحراد این سہ عالم است کہ اذال
 ترا خبر می کنم عالم ربوبیت و عالم الوہیت و عالم وحدت کہ حقیقت ذات است تا ازین
 دو عالم گذری و این دو دریا محیط را عبور نہ کنی ازین عالم کہ بیان می کنم پیچ ندانی و
 بدان ایدک السد برس وجہ کہ عالم ربوبیت عالم ملک یعنی شہادت و عالم الوہیت عالم
 ملکوت یعنی غیب و عالم وحدت حقیقت ذات است لعلی و تقدس پس عالم ربوبیت
 فعل و عالم الوہیت عالم امر یعنی صفت و عالم وحدت حقیقت ہویت یعنی ذات مجرد
 جل و علا و چون بحقیقت نظر کنی حقیقت ربوبیت و الوہیت ذات وحدت است پس ہر
 بحقیقت یکے باشد و غیریت را اینجا وجود نیابی و اینہمہ براں یکے باز گردد و باز ہماں
 یکی باشد کُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ بَدَأَ وَإِلَيْهِ تَعُودُ وَإِلَيْهِ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ
 فَفَقِهْ مَنْ فَهَمَ مَصْرَاعِ مَحْجُوبِ رَا زِ بَیْچِ چرخ نصیب نیست بہ یکے شاعری چہ
 خوش می گوید بلیت تو با ہمہ در جمال و چشم ہمہ کور بہ تو با ہمہ در حدیث گوش ہمہ کر بہ
 اے عزیز من الملک الیوم نداء ہر ساعت است کہ در عالم وحدت از ہویت برمی آید
 و چون وجود سے دیگر اصلا متصور نیست جز لیت الواحد القہار امکان ندارد و چون مرد از تو
 و الوہیت ہر دو ظاہر است اما کی محسوس و دوم معقول و ذاتہ لعلی باطن آمد پس ہواظف
 و الباطن اینجا بر تو غمرہ زند پس بدانی ازین کہ یکے اول باشد و یکے آخر و یکے ازل و یکے
 ابد و یکی ظلمت و یکی نور و بالحقیت ہوالاول و الآخر و الظاہر و الباطن و الظلمۃ و النور
 و الازل و الابد و لا ہوا للہم اس صور و اشکال مختلفہ و موملفہ کہ در محسوس و معقول فرض
 میکنی در عالم ربوبیت این ہمہ مجاز است و حقیقت ہمہ خداست لَسْتُ بِجَاءٍ وَ اَحِلِّ
 وَ لَفَصِّلْ بَعْضُهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاٰکُلِ شَعْرَانِمْ حَقِیْقَہٗ کُلِّ مَوْجُودٍ بَدَا بِہٖ وَ سَوَاکُم

فی العالمین توهم به هذا الوجود ان تکثر ظاهرا بجایا تکلم ما هو الا انتم و این همه وهم و خیالست و در
 آخرت همه اضعاف احلام خواهد بود و هیچ یکی از این بخودی خود حقیقی ذاتی ندارد و این همه کالعدم
 بل محض عدم است و در عالم عقول این همه کلاشی است و این همه در عالم در عالم نسبت و
 اضافت افتاده است چنانچه عالم عقل بر نسبت عالم وحدت کلاشی است بل با حقیقت
 لاشی است و علت این همه ممکنات جمله کلیت و سبب همه همین یک حدیث بوده است که
 كُنْتُ كُنْزًا خَفِيًّا فَاجْتَبَتْ اَنْ اَعْرِفَ و این همه اینجا ظهور یافت داشتارت و عبات
 و نسبت و اضافت پیدا آوردند و اگر نه چنین کردند پس هرگز انتظام این عالم فعل ممکن
 نداشت سُنَّةَ اللَّهِ اَلَيْسَ الَّذِي قَدْ خَلَقَ مِنْ قَبْلُ وَلَكِنْ يُجَدِّ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا
 و هیچ وجه خبر بدین حکمت قیام این متصور نبود اِنَّهُ هُوَ الْمُحْكِمُ الْعَلِيمُ پس بدان ای
 عزیز که این صورت و اشکال را خدای نگونید و این همه خدائی نیند و خدای تعالی شکل و
 صورت و محسوس و معقول تواند بود و از ادراک هر دو حقیقت بیرون است و چون توانست
 دوست از عالم ربوبیت و الوهیت بگذری اینجا بدانی که همه خداست و این همه یک خداست
 و خبر خدا هیچ چیز نیست و وجود او راست و موجود او است و بحقیقت همه او است
 لابل هموست نه غیر و اینجا قول دشمن درست آید که الله ولا سواه ای برادر امید میدارم که
 حالی از جهت علم این شکل بر تو حل خواهد شد که انه مع کل شیء لا بالمقارنة و غیر کل شیء
 لا بالمرألة زیرا که چون بحقیقت معلوم شد که خبر خدای را وجود هموست و غیر اصلاست
 اینهمه شبهات مرتفع گشت و هیچ مشکل نماند بلا سخن قریب الفهم جامع تر بشنواید و
 بحقیقت بدان که هیچ چیز نیست که او با آن بذات نیست و با هر چه او باشد آن هم بدان
 بحقیقت که نیست پس معلوم شد که هر چه هست او است و هیچ نیست مگر او و لیس فی الوجود
 الا الله ولا موجود سواه و استغفر الله من جمیع ما کره الله قولاً و فعلاً و طناً و خاطر اذ صلی الله
 علی نبینا محمد و آله اجمعین و من فوائد و بالحقیقة هذه الاشياء الكثيرة یعنی اعلو

والسفلیة والمحسوسة والمعقولة کلاً وجملة کشتی واحد و ما هذه القلّة والكثرة والعلو والسفل
والقرب والبعد والمحسوس والمعقول الا بالنسبة الینا و اضافة بعضاً الی بعض و هو
اصل الكل ومع الكل بالذات محیطاً بالاحاطة الجوهریة كما قلنا من قبل و فی صحیفه آخر
وله الذات الاحدیة والصفة الفردیة والفعل والاضافة یعنی الوجود والامر والحلی و نحن من
حیث الظاهر مظاهر اسماءه وصفاته ومن حیث الباطن اسماؤه ولا سواه و لیس فی الوجود الا اسم
لان الوجود اصل الصفة والصفة اصل الفعل وكل شئی یرجع الی اصله وبالحقیقة وجود
واحد صمد فرد وتر لا غیر ومن فواءده لا اله الا الله محمد رسول الله صمد بین الغیب
والشهادة یعنی جمع بین الالوهیة والربوبیة وهذه الكلمة متعینة للعلوم لانهم لا یقدرون
على المعرفة غیر هذا وكلمة لا اله الا هو و منها جمع بین الوجود والصفة والفعل اعنی
الهویة والالوهیة والربوبیة فاذا هو بولا غیر و منها الذات والالوهیة والربوبیة فی علم
الواحدة اعنی الهویة واحدة لا غیر وهذا سر عظیم قوله لا تقولوا ثلثة انتم وحیداً
لكم واستغفر الله العظیم و صلی الله علی محمد وآله -

صحیفه پنجاهم بدان ای شو عزیز نور اسد قلبک بنور توحید که مرا از فحوائی کلام
چنان معلوم می شود که توازیں سخنام در شبتهی دیگر افتاد می وآل آنست که چون
چنین باشد که نوشتم پس انیکه کسے چیرے میخورد یا مجامعت می کند یا می کند و یا می بیند
می رود علی هذا این حلیت زیرا که این افعال بتی تعالی نسبت ندارد و بتان بعد کلام
تعالی فی الدارین که این افعال واحوال جمله در عالم صورت است و گفتم که این همه
باضغاث احلام مانند چنانچه در عالم صورت شکل تو در خواب هر چیز می بیند چون
بیدار می باشد آنرا بی حقیقتی نمی یابی همچنیں امر و ز روح تو که از عالم امر است
درین عالم خلق مدفون است و در خواب رفته است و انهمه اضغاث واحلام است
و مجرودند انکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید ه چشمش کشانید

و از خواب بیدار آید بداند این همه حقیقی نداشت و هیچ نبود و از بخار رسول علیه السلام فرمود
 النَّاسُ نِيَامُونَ فَإِذَا مَاتُوا انْتَبَهُوا وَحَقِيقَتُ عَالَمٍ مَعْنَى اِفْعَالٍ و احوال منزه و مبداست
 و نیز ای دوست اگر زمانه چشم به بندی دانگستان بر چشمهانی نبینی که چه رنگهای مختلف
 و صورتها که در خیال تو پیش چشم تو آید و چون کبشائی میچ از میان بینی و لیکن اثری از آن در محلی
 باشد و آن اثر در دل تو تاثیر کند لامحالہ و دائم اینجا ترا بر خاطر آید پس چون این افعال
 و احوال همه اضغاث و احلاک باشد ثواب و عقاب دوزخ و بهشت بکدام وجه آید -
 جو آنرا دانستید که رسول علیه السلام فرموده است الرَّؤْيَا الصَّائِحَةُ جُزْءٌ مِنْ
 سِتَّةٍ فَرَجَعِينَ جُزْءٍ مِنَ الْبُيُوتِ پس چنانچه اثر این خوابها که ترا در عالم صورتست ظاهر
 میگردد و روح را اثر این خوابها را خولیش که در عالم خلق دیده است در آن عالم یک یک
 مشاهده افتد و این جمله درین دو عالم باشد یعنی ملک و عالم ملکوت و در عالم وحدت ازینها
 هیچ نیست و آنجا سماع و حدث است و محض احدیت است و دوی اصلانیت و هر چه
 همه یکے اوست و جزا و همه نیت و هر چه بود و هست و باشد همه هست و تانمانی که آن معانی
 روح را با ترا بعد از مرگ است کلا و حاشا بعد مرگ بهمانچه امر و زرداری جز آن ترا نباشد
 مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ الْعَالَمِ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى امای عزیز هر وقت که ترا از عالم
 ربوبیت و الوهیت گذشته شد دولت و حدث و نعمت احدیت است اینجا بدانی شعر
 لا تُجْبِنُكَ اشْكَالُ تَشَاكُلِهَا بِعَمَنِ تَشْكَلُ فِيهَا وَهِيَ اسْتَارَةٌ فَالْبَحْرُ بِحَرِّ عَلَى مَا كَانَ فِي قَدَمِ
 ان الحوادث امواج و انهار و بلیت آفتاب و در هزاران آبگینه تافته پس برنگ
 هر یکے تابی عیاں انداخته جمله کیور است لیکن رنگهای مختلف بدگفت و گوی در میان
 این و آن انداخته فصیح ما قال لیس فی الوجود الا البر و لا موجود سواہ و استغفر الله
 العظیم و صلی الله علی نبینا محمد و آلہ اجمعین - و من خوا پدیده آن نور و کل شیء تراه
 غیره فهو کما تظن للنور و ظل النور شعور کبوجود و وجود غیر ک و نطل لا بد بان تصیر

وان الليل ظل الشمس بواسطة الارض الحاملة لها ولا بد بان تقيم نهارة هياها وانت من
 اين تعرف هذا ولك باصرة تحليلية ليس لها باصرة ولا بصرة اللهم وعرف من يعرف السلوك
 ظل اسر وبنار عجيب فهم من فهم كما قال عز من قائل المذنب الى ربك كيف يبد
 الظل وكوثر ما يجعله ساكننا ثم جعلنا الشمس عليه دليلا ثم قضنا
 الدنيا قبضا لغيرنا وهذا سر قوله كل شئ منه ونبأ واليه يعود وهو جل و
 اصل الجميع وكل شئ يرجع الى اصله واليه يرجع الامر كله ومن فوائده قال عليه السلام
 اصدق كلمة قالها العرب الاكل شئ ما خلا اسر باطل نقذف بالحق على الباطل فيدعه
 فاذا هو زاهق وكلم الولي مما تصفون دريغا اين چند كلمة جملكي اسرار عالم وحدت را
 بر صحرانها ده است ودر نفی غیرت بهن قدر كافست ومن فوائده في جواب السلوك
 الى اسر تعالى وبيان مقالات السالكين ومنها هم الى مطلوبهم قال عز من قائل فليقر
 في الاسباب والارتقار من الاخص الى الاشراف وليس اشرف من المخلوقات
 السفلية الا الحيوان الا الانسان والانسان بالصورة الانسانية الظاهرة من عالم
 الملك وبالصورة المعنوية الباطنة من عالم الملكوت وبباطن الباطن من عالم
 الجبروت ومن عالم الوحدة بل من الاحدية فالارف منه عالم الملكوت عالم الجبروت
 ومنها عالم الاحدية وهذا سر قوله عز من قائل كنز كنز طبعا عن طبق فما لهم لا يؤمنون
 ثم بعد هذا وان الى ربك المنتهى ثم الانتباه تقتضي الفناء ثم الفناء في الفناء ثم الفناء
 ومن الفناء وهناك تتم الفقر واذ اتم الفقر فهو اسر ومن ههنا صح من قال ليس في
 الوجود الا اسر ولا موجود سواه فصدق من قال سبحان ما اعظم شأنى ومن قال انا الحق
 ومن قال لوانى اعظم من اوار محمد وليس في جنتي سوى اسر وهل في الدارين غيرى ونحو ذلك
 فعليك يا ولدى السلوك طريق اسر وحفظ مشر الطها مع اصولها وقوانينها حتى يتحقق لك
 حقيقة ما سطر وان لم تكن من السالكين فعليك بالايمان والقبول ولا تكون من المحققين

الاسرار والارتقار من الاخص الى الاشراف

ماستغفر الله العظيم وصلى الله على محمد وآله اجمعين۔

صحیفہ نیجاہ یکم مراتب دارین اخوی سلمہ اسد بخیر در رضا حق حاصل باد بد آنکہ رسول
می فرماید علیہ السلام آخلاق کلمۃ قالہا العرب الاکل شئی ما خلا اسد باطل اید و سبب ^{بہ} سبب
می دانی کہ حق و باطل کدام است و قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل
کان زھوقا ہ ہم از قرآن کشادہ تر بشنوی فرماید و ما یبیدنی الباطل و ما یعیس
ہیبات چہ خواہی دانست کہ چہ میگوید در یغا چہ فہم خواہی کرد عزیز من باطل را بیخ وجود
لمبید ہد و موجود یعنی شمار و وجودانی کہ محض عدم اند چہ وجود تصور توان و ہم و
خیال را اعتبار سے نبود پس وجود ہاں یک وجود این ظو اہر جملہ ہاں یک ظاہر و این علی
بواطن ہاں یک باطن ای ہوا ظاہر و الباطن لیس فی الوجود الا اسد و لا موجود سواہ
احول بیچارہ یکے را د و دوسہ و چہارمی بیند و بحقیقت ہاں یکیت لعلی اسد ^{بہ} سبب
انظالمون بہیت آفتابے در ہزاراں آگلیہ تافتہ پس برنگ ہر یکے مابی عیاں اند
جملہ مکنور است لیکن رنگہائی مختلف بگفت و گوئی در میان این و آل انداختہ
اگر چہ این دو بہیت از حقیقت معنی کہ مرا مطلوب است بغایت دواست اما این بہیت
عربی لمقصود نزدیک تراست شمع فی البحر بحر علی ماکانی قدم ہ ان الاحداث اسواج و انوار
آب ہاں است کہ گاہے بخار خوانی و گاہے سحاب و گاہے برق و گاہے زالہ و گاہے شبنم
و گاہے سرشک و گاہے جوئے خواند و گاہے چاہ گویند و گاہے حوض و گاہے لبیا و گاہے
دریا و علی نہاد ہر وقتے بر مقتضای حالی نامی خود می کنی و او ہاں آبت کہ بہت
ہر چہ میدانی بگوئی انہ ہوا السميع العللہ جوگی بحال رسید اینجا سون می گویند
و این مقام الفنا من الفناست کہ نہایت جملگی مقامات است و بعد این مقالے نیست و
ترقیات و تجلیات اینجا تمام شود فہم من فہم۔ تا مر در خود فانی مطلق نشود بہ اثبات
و نفی او محقق نشود بہ از خویش بروں آئے کہ تا اول شوہی بہ در نہ بگزارای آدمی حق نشود

در دنیا تو مسکین چه دانی و از کجا بچم تو رسد که چه می نویسم مہیات دانی کہ سون حسیت و ازین چیہ
مطلوبت یعنی وجود بیچ نیست و خالیت سبحان اللہ چه معلوم خواہی کرد آرسے ایدوست
چوں فنا مطلق کہ آن انفار من الفنا ہست حاصل آید لہ علم از وجود غیر غنیز و موجودات
بحقیقت عدم خود رود و شعور بیکبار بیفتد و بینہا مضمحل گردد و معقول و محسوس ناخیر شود
ہر آئینہ باطل گردد و حق بحقیقت خود ظاہر شود اینک سون بے شک و بے شبہہ در دنیا این چه
اسرار است و باکہ میگویم و کدام کس داند و مَا لِعِقْلُهَا اِلَّا الْعَالَمُوتُ و نہ ہر عالم
داند الذی یا خذ العلم من اسر بلا واسطہ حکیم بیچارہ میگوید کہ وجود شہ است متغ و ممکن
و واجب متغ معدوم است اشارت و عبارت را بدوراہ نیست اما ممکن آنکہ میان دو
عدم است و علما گویند الوجود بین العین کا لظہر المتخلل بین الدین یعنی چنانچہ ظہر متخلل
را در شریع اعتباری نیست آن ہمہ کالدم جاریست این وجود ہم کلا وجود بل صحا عدم
محض باشد چه وجود تخنلی با توہمی موجود نگویند لا عند الحس و لا عند العقل و از وی نیز
اشارت و عبارت بنیرا راست اعنی می نماید کہ هست و نیست کسراب لبقیۃ تجسد
النظمان ماء حاکم اذا جاء کلمۃ یحید کاشیما و تحقیق این نا کش از علم سبیا
نیکو معلوم می شود آری بدان علم بس عالمہا عجیب و غریب می نماید دچیزے نہ فلا وجود
الا لواجب الوجود جل جلالہ الاکل شی ما خلا اللہ باطل آن جوگی ضرورت اینجا می گوید -
و ہندھا لوک بنجانے اندھا - و منید ائم کہ جوگی ہمیں معنی از بس لفظ مراد دارد یاد گیر اگر ہمیں
معنی است غلام ادیم ملتے این کلمہ جوگی کہ سون می گویند بر من سخت مشکل بود و منکر
بودم و قبول خاطر نمیدافت تا روزی در باغ خواجہ صدر الدین مرحوم بغیرہ مولانا حمید الدین
مخلص بچاشت مشغول بودم در وقت مراقبہ لفضل خود حق تعالی بر من کشف فرمود -
فاحمد علی نعمائہ و الصلوۃ علی محمد خیر سلہ و انبیائہ و استغفر اللہ العظیم
و من فوائدہ مکاشفہ عیانے سبحان اللہ یا غفور یا غفور ایدوست و نقطہ می بینی

یک از آن وجود دوم عدم بالعدم و نقطه یکی است زبانی چنانچه اشارت و عبارت است از
 عدم ممکن نیست از وجود هم ممکن نیست از هر دو اشارت و عبارت محال است پس تو یکی نقطه
 هدایت دانی دوم را نقطه نهایت و هر دو یکیت بعینه و این عجیب سرلیت که وجود و عدم
 یکیت در لغایچه دانی که این چه سخن است میباید یعنی عروس وجود حقیقی جز در عدم محض
 جلوه نکند و شاهد عدم کلی جز از وجود و خوبی رخ نماید اینجا بدایت و نهایت وجود و عدم
 یکی بود لفظ و معنی و صورتی و حقیقت و مجاز و کل و جز و جسم و جوهر و ملک و ملکوت غیب
 شهادت ظاهر و باطن جمله یکی باشد کفقطی الدائرة ومن فوائده قوله غراسمه لکن
 طبعاً عن طریق ایدوست و فکک الله و ارشدک الحق بدین آیه ترا امیدوار عروج
 بسوی خویش و ترقی بعالم قدس می گرداند یعنی ترقی کن که هر آینه ممکن است و عروج
 کن که میسر است هیچ دانی که این چه عروج و کدام ترقی است در لغای از کجادی که دیده
 دلت محجوب و باصره بصرت مفقود است عزیز من از دو عالم ظاهر یعنی ملک و ملکوت
 یکی ظاهر حسی و دوم ظاهر عقلی و از یک عالم که آن را جبروت خوانند در ظهور آورده اند
 و منظر اسما و صفات گردانیده و سری از حقیقت احدیت درین منظر نمود لایع فرموده
 پس ضرورت است که عروج کنی و ترقی نمایی در قرآن می فرماید فَلْيَرْقُوا فِي الْاَسْجَادِ
 وَالْاَرْقَارِ مِنَ الْاَخْصِ اِلَى الْاَشْرَفِ تا بدولت حقیقی خود رسی که آن منتهای معارج تو
 بود و اِنَّ اِلٰهَ اَرْبَابٍ الْمُنْتَهٰی در لغایانندانی که همین سه عالم است میباید آن سهول
 عوالم است اما هر یکی از این عالم عالمها دارد از یکی تا بیفت گان هزار عالم است که ترقی
 می باید کرد و این ترقی و عروج جز بظہارت کامله ظاہره و باطنه که در دو اخطا هست
 اَلَا شَهَادَةُ بَاطِنُهُ وَصَلَاةُ اَعْمَالِ دُرُونِ وَبِرُونِ فَاَعْمَلْ وَاَللهُ وَاَلَا الشِّرْكَوَابِ
 شَدِيدًا میسر نگردد الیه لیصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه در لغای آن کلمه طیب عمل
 چه فهم خواهی کرد بدان الهمک الله بلطف الکلم الطیب لا هو الا هو و هذه کلمه الخواص یعنی

ليس في الوجود الا هو والعلى الصراح ان لا يخطر ببالك سوى السر شيء من الموجودات الحسية
 والعقلية الظاهرة والباطنة وليقط شعورك عن وجودك وموجوديتك بحيث تحقق لك ان
 لا موجود سوى السر في الوجود درس مقام شاهد واثبات الى ربك المتعالي تراجلوه كند
 در لغاچه كنم كشافه ترينى تو انم كرد و الا درين آيت تاجه سر مار احديت است بخداى رب الغفر
 اگر چيزى از ان ظاهر كنم در بار غيرت الهى در توج ابد و زلال قهر احديت بجنبه و همگى
 آن موجودات و همى و حياى بكيار فلقه الحوت سازد و آن سنت الوهيت در بويت
 كه انيس ظواهر مجازى تخيلى و توهمى در عالم صورت مطلوب است مهمل ماند و لكن تجدد
 لِسْبَةِ اللَّهِ تَبْدِيلُهُ تَعَالَى عَنْ ذَلِكَ وَ اسْتَغْفِرُكَ الْعَظِيمُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
ومن فوائده السر تر الى ربك كيف مَدَّ الظِّلَّ الى آخره الآية - الظل هنا
 العلامة الدالة على ان ليس في الوجود الا السر و لا موجود مواه و ظل كل علامته و من
 قال السلطان ظل السراى علامته السر - آى دوست چه فهم خواى كرد كشافه تر بشو
 حق خواست حقيقت خود ظاهر كند از حقيقت ذات در صفت و از صفت در فعل ظهور
 فرمود پس فعل نشان ذات و ايس هر يك ظل يكديگر شد پس چون فعل بصفت و صفت بحقيقت
 ذات مراجعت نمايد جز ذات در وجود امكان ندارد كه باشد سر جَعَلْنَا الشَّمْسُ عَلَيْهِ
 دَلِيلًا لَّنَا قَبْضَانَا إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا غريزى چون آفتاب بر آمد بر حيز سايه خود
 بر زمين از جانب ديگر انداخت تا آفتاب بلند شد و سايه را فرو برد علامت برخاست
 همه آفتاب شد و آن در وقت ظهور است تا خواست باز باطن شود درين زمان بغير علامت
 بطون ظاهر خواهد كرد از جانب ديگر سايه خواهد انداخت پس در وقت علامت ظاهر خواهد
 وقت الظهور و وقت اليبون تا بدان علامت بدانى هو الظاهر و الباطن و الاول و الا
 و الازل و الابد و الا چون حجابها امكانى بردارد و بحقيقت و خوبى خود را گرداند صورت
 لا حرقت سحاب و همه كل من انتهى اليه بصره جلگى موجود است امكانى رُخ بعدم خضر

برکتی

اَوْ مَبْقَى وَجْهِهِ رَبَّاتٌ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ مَبِیَاتِ مَبِیَاتِ سَبَبِ ظُهُورِ اِیْنِ تَهْجِی مَظَاهِرِ ظِلَالِ
 اِیْنِ حَدِیثِ کَنْتَ کَنْزِ خُصْبِیَا فَاُجِیْبْتَ اِنْ اَعْرِفْ فَخَلَقْتَ اِنْ اَخْلَقْتَ لِاَعْرِفْ وَحُكْمٌ لِّلَا یَعْرِفُ اِلَّا غَیْرُ اِلَهِ ثَابِتِ
 اِیْنِ اَزِیجِی دَالِی کِهْ عَرَفْتُ رُبِّی حَیْثُ بَاشَدِ اَوَّلُ کِهْ مِی گُویدِ کِهْ مَعْلُولِ مَنَاسِبِ عِلْمِ اَسْتِ چِهْ بُوَدِ
 دَرِ یَغَا چِنْدِ اِیْنِ اَسْرَارِ اَبْرَصِحْرَانِمِ وَچِنْدِ فَاشِ کُنْمِ وَاسْتَغْفِرُ اِلَهِ الْعَظِیْمِ وَصَلِی اِلَهِ عَلِی بِنَبِیْنَا
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِیْنَ **وَمِنْ فَوَائِدِهِ حَقِیْقَتِ یَمِیْنِ اَسْتِ کِهْ تَقَرُّرِ کِرْدِهْ شَدِ فَا مَا اَزِ جِهْتِ حُکْمَتِ**
 حُکْمِ مَظْلُوقِ وَسُنَّتِ اِلَهِیِ چُوْنِ اِیْنِ مَوْجُوْدَاتِ مَحْجَازِیِ وَهَمِی وَخِیَالِ رَا وِجُوْدِ اِمْکَانِ نَامِ
 کِرْدِنْدِ اَو اِیْنِ اِمْکَانِ رَا عِلَامَتِ وَثَنِ اِنْ وِجُوْبِ کِرْدَنِیْدِ بَعْدِ زَوْرَتِ طَرِیْقِ سَا یَهْ فُتَا وِ مَطْبَعِ وِ
 مَتَاعِ وَ مَذْلُوقِ وَ مَعْلُولِ وَ مُفْتَقِرِ وَ مُسْکِنِ وَ مُتَحَاجِّ اَصْلِ خُوْدِ بَا یَدِ بُوَدِ اَنْ کِهْ فُرُوْعِ جَمْلِهْ بَا اَصْلِ
 بَا زِ کِرْدِ کُلِ شَیْ اِیْرَجِجِ اِلِی اَصْلِ شُوْدِ وَا لِیْهِ اِیْرَجِجِ اِلَا مَر کِهْ پِیْدَا آیدِ مِهْ فَرَحِهَا اَصْلِ دِهْمِ مَحْجَازِ
 حَقِیْقَتِ حَیْثُ هَسْتِ وِ بُوَدِ خُوَا هِدَشَدِ وَ هُوَ اَلَا اَنْ کَانَ وِ کِیُوْنِ کَمَا هُوَ اَسْمُهُ اَشَارَتِ وَ عِبَارَاتِ
 وَ اسْتِعَارَاتِ وِ هَر چِهْ جُزْ وِ جُوْدِ وِ جُوْبِ اَسْتِ کِهْ حَقِیْقَتِ اِیْنِ جَمْلِی مَوْجُوْدَاتِ مَحْجَازِیِ اِمْکَانِیِ اَسْتِ
 مُضْحِیْلِ وَ مُنْخَقِ خُوَا هِدَشَتِ کُلِ شَیْ اِلَا کِلْ اَلَا وِجِهْ لِقَابِ عَرْتِ بَکْشَا یَدِ عُرُوسِ لَیْسِ فِی الْوُجُوْدِ
 اِلَا اِلَهِ حَمْدِ بِنَا یَدِ قَالِ عَلِیْهِ السَّلَامُ اَصْدَقِ کَلِمَةٍ قَالَتْهَا الْعَرَبُ اَلَا کُلُّ شَیْ مَا خَلَا اِلَهِ بَالِ
 حَالِی تَا اَنْ زَمَانِ دَآنی چِنْدِ مَارَا ذَلْ عَقْلِ اِمْکَانِیْتِ کِهْ دَرِ قَبِ وِ جُوْدِ مَحْجَازِیِ وَ هَمِی وَ خِیَالِ
 اَسْتِ مِی بَا یَدِ کَشِیْدَا اِخْتِیَارِ اضْطِرَّ اَرَسِی مَا یَدِ کَشِیْدِ وِ دُمِ مَنِی بَا یَدِ زِدِ وَ سَخْنِی مَنِی بَا یَدِ کُفْتِ
 وَ سَرِ اِنْقِیَادِ وَ فَرَا مَنِی دَارِی بَرُوْفِی سُنَّتِ وِ بَرِ حَسْبِ حُکْمَتِ اَلْهِیِ بَرِ زَمِیْنِ عِبُوْدِیْتِ مِی بَا یَدِ
 دَاشْتِ وَ حَقِیْقَتِ مِی بَا یَدِ بَحْثِ حَقِیْقَتِ دَاشْتِ وِ بَرِ مَحْجَازِ ظَاهِرِ ثَابِتِ مِی بَا یَدِ بُوَدِ تَا سُنَّتِ اَلْهِیِ وَ
 حَضْرَتِ مَاتَنَّا هِیِ مَرَعِی وَ مَرَاعِی مَانْدِ وَلَنْ نَحْدُ لِسْتُنْجَ اَللّٰهُ یَسْتَبْلِیْ اِیْ دُو سَتِ بَدِی
 فَا نَدِهْ خَمِ کِرْدِ مِی وَ اَنْکُوْنِ تَا کِهْ فَرَا مِی شُوْدِ کِهْ چِیْرِی دِیْگِرِ نُو لِسْمِ تُو کَلَمَتِ عَلِی اَدَا عَصَمَتِ
 بِهْ وِ تُو جِهْتِ اِلِیْهِ وَ فَوْضَتِ اُمُوْرِی اِلِیْهِ وَ اَلْحَقِیْقَتِ مَقَالِیْدِی مِیْنِ یَدِیْهِ وَ طَرَحَتِ کُلِیِ عَلِیْهِ
 وَ اَلْحَمْدُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلِی اِلَهِ عَلِی رَسُوْلِهِ وَ جِیْبِیْهِ وَ نَبِیْهِ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ اَجْمَعِیْنَ ۵

صحیفہ نجاہ و دوم لبم اسم الرحمن الرحیم مقرر برادر دینی خواجہ سدید الدین سلمہ اسم
 تعالیٰ باد خدا تعالیٰ می فرماید اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَهْمٍ فَمَنْ سَبَّحَ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَمَنْ
 لَّمْ یُطْعَمْ فَإِنَّهُ مِنِّیْ اَلَا مَنْ اَعْتَرَفَ عُرْفَةً بَیْدًا اَیَّدَ وَتِیْنِ اِیْنِ دِیْنِ اِیْنِ دِیْنِ
 تمثیل کرده است یعنی نهر آبی روان است و دنیا بآب روان مانند مشابیه تمام دارد پس
 هر که دنیا را تصرف کند و درویش نماید از حق تعالی نباشد و هر که از وی بپرهیزد و چنانچه
 کند مگر بقدر ضرورت ماست و احتیاج خاصه او از حق بود لآن الضرورات تنقذ بقدر
 الضرورة فالضرورات تبیح المحظورات و تو دانی که ضرورت چه مقدار تواند بود در دنیا جز
 سد جوئی بهر چه حاصل شود و ستر عورت بهر چه تواند کرد و دیگر داند و این قدر را خود از
 دنیا بخواند داشت و امید عفو خواهد بود الشارح اسم تعالیٰ و استغفر الله العظیم و الحمد لله رب
 العالمین و صلی الله علی نبینا محمد و آله اجمعین **و من فواید** یا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اِذْ کُنْمْ
 لِبَعْثِیْ اَلَّتِیْ اَلْعَمْتُ عَلَیْکُمْ غَرِیْبِیْنَ اِسْرَآئِیْلَ نَامَ لِعِیْقُوْبَ بَنِیْ اِمْرَاسِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ فَرِیْدُ
 آدمی گوید که لغت مرا یاد کنسید ز به عنایت که در باب امت حضرت نبوی مصطفیٰ محمدی
 صلی الله علیه و سلم می گوید فا ذکر و بی ا ذکر کلمه و انه قال انا جلوس من ذکر فی الیوم
 سوئی لغت می راند و ترا که امت احمدی سوئی خود می خواند زیرا که جاذبه یحییٰ هم و یحییٰ بن
 هرگز رواندار که بغیر وی بگوشه چشم نگری یا خطر غیر نجاست گذرد و س نیز جز ترا
 درین مقام نمی نگرد و نمی خواهد مبیات نه بینی که ا ذکر کلمه می گوید غیر ترا اینجا محال
 نمیدهد یکی این بیت خوش می گوید **بیت** در چشم در آرمش بهوشم دیده به من نگرم
 بغیر ترا بگذرم به کینه دهنده هم خوش گفته است و هر ه نین به سیراب که آنگهین
 بیچ دهر لول به ناهنول دیکهون ادر دهر نا تجمه دیکهین دیول به درینا اینجا اگر در خود نگری
 حرام است و تا از خود با جزئی از بے خبری **بیت** که گفت من خبری دارم از حقیقت
 عشق به دروغ گفت گراز خولشتن خبر دارد به **و من فواید** قال علیه السلام اللهم

مسکینا و متنی مسکینا و احشرنی فی زمرۃ المساکین عزیزین مسکین را از مسکنت گرفته اند
 و از سکون است دانی چه میگوید و چه میطلبید بیات توجه دانی و چگونه توانی دانست عزیزین
 سکون و قرار می خواهد در یغایج چیزی را جز در مرکز هرگز قرار نتواند بدون مبنی آب هر چند
 مرکز خود جدا بود به قرار و آرام نسبی رود تا آنکه بحر رسد چون رسید قرار گیرد - جوان مرد
 هیچ دانی مرکز حضرت رسالت کدام است کثر دانی فتدانی فکان قاب قوسین
 او آدنی بهر آئینه حب الوطن من الایمان بصورت قرارگاه خود که آل عالم الهی است
 می جوید کما خبرنا عنه بقوله انما من اسر لا بد جز بدان مرکز اصلی خود قرار و سکون نیابد -
 بعیت تا از توحید شوم می ناسودم بهرگز بمبارد دل می لغو دم به در یغایج می گویم
 و چه می نویسم که فهم خواهد کردن لله الا کم من قبل ومن بعد الا الى الله
 نصیر الا کم و الیه یرجع الا مکرکه بجلال لدیزل ولا یزال تا چه بماند
 که اینجا خدای برین کشف کرده است و آنچه نبشته و گفته میشود از دریا قطره و از آفتاب
 ذره خواهد بود و استغفر الله العظیم و صلی الله علی محمد و آله اجمعین ۵

صحیفه بنجاه بسم الله الرحمن الرحیم - بدان ای دوست عزیز رضی الله
 و رضا که حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه می فرماید که سر جملگی قرآن فاتحه الکتاب
 است که ام القرآن است و سر فاتحه الکتاب در بسم الله است و سر بسم الله در رب بسم الله
 است و سر رب بسم الله در نقطه بی یافته می شود مدتی دریا غواصی کردم تا
 بعنایت باری عز اسمہ در ثلثین بدستم آمد و دانستم که چه فرمود از تو دریغ ندارم و موز
 از آن بجز باز نمایم بدان الهک الله الرشید و افهک الهدی و وفقک الله للفقوی فرستاد
 انبیا و رسل و کتب و صحف جز برای معرفت ذات مقدس خدای تعالی جل جلاله نیست
 لانه قال کنت کما مضیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لا اعرف وقال عز من قائل
 وَاَخْلَقْتُ الْجَنَّةَ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُنَّ اَي ليعرفون مشعر و فی کل شیء

له آیه به تل علی انه واحد و آل ذات مقدس سر به است و به سر تمامی قرآن است و آل سر به یکی
 در فاصحه است و یکی سر فاصحه در لیم اسد یافته و آل سر در بابیم اسد و آل نیز جمله در نقطه لب
 لیم اسد موجود است چنان هر دایره که این نقطه احدیت است و مرکز این دایره موجود است
 و دایره مخلوقات را مرکز نقطه خالقیت باشد نیکوتر بشود در لغیا جمله وجودات علوی و عقلی
 و عقلی و حسی را به خطی انگار دایره بے نقط تصور ندارد و خط را لابد بدایت و نهایت
 باید که باشد پس نقطه بدایت اولیت و نقطه نهایت آخریت گرفتیم به اول و آخر درست
 آمد و نیز دایره را جز نقطه مرکز نباشد و مرکز از دو نقطه مستقیم است نقطه آغاز و نقطه انجام
 نقطه آغاز را ازل دان و نقطه انجام را ابد و در حقیقت چون نقطه آخر نقطه اول برسد
 بهما یک نقطه گردد منته بداء و الیه یعود اول و آخر و ازل و ابد عالم حقیقت یکی
 باشند و دو چنان مردا چون خط دایره برگیری لامحاله آغازش نقطه بود و چون تمام
 کنی ختم نقطه باشد نقطه اول را نقطه وجودی گویند و دوم را علمی خوانند و هر دو نقطه
 چون بهم پیوند بهما یکی باشد غریز من خط دایره را جمیع النقاط گویند و کذاک خط جمیع النقاط
 است یعنی نقطه نقطه جمع شود خط گردد و از خط دایره توان کرد و این نقاط چون بحقیقت یکی
 بهما یک نقطه بود آری چون دایره تمام شد اول و آخر و بدایت و نهایت همه یکی است
 در لغیا اول خط سه نقطه وجود خط بے سه نقطه نباشد هیات هیات سر ذات و صفت
 و فعل اینجا ترا روشن گردد و بدانی که در حقیقت صفة خاصه ذات باشد و فعل خاصه
 صفت در معنی هر یک بود نه سه لا تقولوا ثلثة انتهوا خیر الکم - شجر فالجر بحر علی ماکان
 فی قدمه ان الحوادث امواج و انهاره آسے برادر من اینجا همه بیان به کردیم و از
 عالم احدیت است اما وحدت غیب الغیب باشد و این مرکز دایره است و دایره
 قائم است و هیچ چیز را جز به مرکز خود مرکز قرار و قوام نباشد پس وحدت ذات آمد و
 احدیت صفت و توحید فعل در لغیا صفت بے ذات امکان ندارد و فعل بی صفت

در این
 دایره
 هر
 نقطه
 یکی
 است

محال باشد و در جمله بحقیقت ذات و صفت و فعل یکی باشد و این جمله در لیس اسمی که نقطه لیس
موجود است یعنی ذات واجب الوجود تعالی و تقدس پس غرض از تمام قرآن معرفت ذات
احدیت است و احکام و قصص و جز آن جمله برای آن مقصود و این جمله در فاعله پس
در لیس اسمی است پس در ب لیس اسمی در ب لیس اسمی در نقطه ب لیس اسمی است و اینجا
پیش از این تحریر نتوان کرد استغفر الله و اتوب الیه و صلی الله علی محمد و آله اجمعین -

و من فوائده ان الله نزل الی سماء الدنیا الی آخر الحدیث در اینجا از سماء دنیا چه فهم خواهی
کرد و تعالی سوعن النزول و العروج و کجا فهم تو بدان رسد عزیز من آسمان دنیا عبارت از
عالم فعل یعنی خلق باشد لاله الخلق و الامر یعنی ذات در صفت متجلی گردد و صفت بافات
در فعل تجلی فرماید فینادی بل من داعی استجب له الی آخره بیہات بیہات چو خواهی دانست
در اینجا از اینجا بدانے که آسمان آخرت صفت بود و اینجا همین قدر متوان تحریر کرد و الله اعلم -
صحیفہ نجاه چهارم - لیس الله الرحیم - امور فرزندان دینی سید حسام الدین دستاویز
در رضا حق ہماره منتظم باد چند روز است در خاطر م می آید -

صحیفہ نجاه پنجم - سلام و دعا را شیتاق تمام مطالعہ کند و بجانب عزیز خود
مائل شناسد ملاقات بخیر بیکسیر باد بشتہ اخوی رسیدہ و در آن باز دیدہ بود کہ معنی
نیزل ربنا تبارک و تعالی کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الآخر الی
آخر الحدیث چه باشد مقرر داند کہ الله تعالی منزہ است عن النزول و العروج - اہل ظہار
کہ قشر مانند از اولواکالالباب خبر ندارند و بیل بر دو وجہ می کنند کہ نیزل رحمت الرب
تعالی و تقدس آو نیزل ملک من الملائکۃ و اکثر ہم لا یعلمون - آری ای دوست چند
ہر کس از اینجا کہ ولست اما اہل تحقیق رضی الله عنہم دانند کہ انچه باشد شتم از بوسمتان حق
بمشم جان تو رسام بشنوداں اسعدک الله تعالی فی الدارین حق تعالی جل و علار اذا
مقدس است و صفاتی کاملہ و افعال صادرہ پس فاتہ تعالی را غیب غیب گویند

م. کتب مشرق و مغرب - لا ینال سماء رقوم و تفرق بکثرہ ص ۱۱۲ - ۱۱۳

وصفات راغبی افعال را شهادت خوانند پس عالم صفات که غیب است آخرت باشد
 و افعال که عالم شهادت است دنیا بود یعنی هو الله عز وجل بنیادی عباده من عالم افعال
 من یدعوا سجد له ولعزل له من داعی استجیب له الی آخره و این هر سه عنایت در عالم فعل است
 و از دائره افعال است از بنیاد الی که فعل یا النسبته الی الصفه نازل باشد و صفت به نسبت
 ذات و مراد نزول به بنیعی تواند بود و هیچ دیگر نیز می تواند گفت عالم ذات است که آن را سبوت محض
 گویند و عالم امر است که صفت آن عالم است و آن را غیب و آخرت خوانند و عالم خلق است که آنرا
 شهادت و دنیا گویند و قوله تعالی الا للخلق و الامر پس بدانی که نیز در بنا چیده باشد اعنی دنیا می خلقه
 من عالم شهادت چه چندا خلق جز از عالم خلق نتواند بود و چنانچه نبوت جز از عالم انسان نباشد و لو کان
 فی الارض ملائکه میثون مطمئنین لنزلنا علیهم من السماء مکارر سولانه یعنی که قرآن را بحروف و حواص
 حجان عالم انسانی فرستادند در یغایه فهم خواهی کرد آری که عالم حیرت و حکمت کار سه نکند و حکمت
 بود که با خلق از عالم امر نداشتند و هر سه قل کل یعمل علی شاکسته ما ستغفر الله العظیم
 و صلی الله علی محمد و آله اجمعین -

حقیقه بنیاد ششم و این صحیفه را عجب عجایب الاسرار گویند - مرادات فرزند دینی از
 در دنیا و آخرت بروفق مطلوب حاصل بآید و آن که کسبی از شهادت در خلوت خود بود و هم فرشته
 فکر نم در بحر بله کراں حروف آشنای کرد و گوهر با و شب چراغ معانی بدست می آورد و اشارات
 بر خاطر افتاد که تقدیم الف بر ب و ب بر ت و ت بر ث الی آخره از جهت چه باشد و حکمت
 چیست هم در آن فکر بود که در تخمین اسم الله از دریا قدیم فردیت در او من دلم گردند گفتیم
 که این پنج حروف است که هر حرفی از او دریا و جواهر احدیت است و آن یک همزه و دو لام
 و یک الف و یک ص است و این را عدد خوانند و دانه است و هر عددی از وی وسط
 تواند بود و نیز عدد بلقا و عدا خلود خوانند و از وی دانه خیزد و بعضی این را جمیع الافراد
 معدن الاجساد گویند و از بنیاست که نماز پنجوقت است و در اصل رکعت نماز هم پنج است

در بنیاد ششم
 حقیقه بنیاد ششم

زیرا که موضوع دو کانی است و چهار کانی مرکب از دو کانی است و این را زوج خوانند و دیگر
 سگانی مغربست و آن را دتر گویند و این زوج و دتر چون جمع کنی مجموع پنج شود و اگر
 چهار را در مرکب از دو زوج است بروی ضم کنی نه شود و چون واحد روی در آید که دو پنج
 است عشره شود ستر ملک عشره کالمه از اینجا بدانی و این دو پنج را دود و ایر گویند دائره ازل
 و دائره ابد و هر دو از نقطه وحدت خاسته است که آن سره است و منبع احدیت است
 و اینجا سرسیت الغرض بدانکه حروف ظروف معانی اند که در دل باشد و زبان مترجم
 آنست مبدء تحول مردم آمد و ممر روی مری یعنی حلقوم منتهی ادلب و از اینجا است که دل عالم
 غیب است یعنی لاهوت و از فضاء سینه تا وسط او را عالم جبروت گرفته اند و ازین محل تا
 مبدء عالم ملکوت است و از اینجا تا نهایت که تمام مخرج است عالم ملک یعنی شهادت خوانند و
 ترا ازین جا روشن کنم که هر حرفی ازین حروف بعالمی مخصوص باشد ازین عالم چهار گانه
 چنانچه بنمونه بر مبدء اسم است و او را بعالم جبروت نسبت داده اند زیرا که مخرج او از
 بدایت صدر تا وسط است و چون بنمونه از ظاهرت به باطنیت آید الف شود و مخرج الف
 از منتهای سینه است و او را نسبت بعالم لاهوت کنند و او فرد مجرد است و هیچ حرفی
 و نقطه با او شریک نیست و اعراب ندارد و او با جمله حرفها جزیه شرکت و تا خلل دارد
 و اگر در عالم باطن است الف خوانند و اگر در ظهور آید بنمونه گویند یعنی ظاهر بصفت و باطن
 بذات اما لام در اسم عدد و لام می یابیم مضاعف شده در صفت یگانگی و این صمم
 در سرسیت و سرسیت تا بدانی غریز من لام را نسبت بعالم ملکوت کرده زیرا که مخرج و محل او
 از وسط سینه تا مبدء لب است و میم را نسبت بعالم ملک است چه محل مخرج او از مبدء لب
 تا منتهای اوست و لیکن محل بر دو خرب یکدیگر افتاده است زیرا که محل لام بدایت کام تا نهایت
 و ذالت است که بدایت لب است و محل میم تا نهایت لب گفته شد اگر چه میم در ظاهر اسم اسم
 زیاده است فی ما محل میم و لام نزدیک یکدیگر است و هر یک یکدیگر می نمایند پیوسته

و قائم مقام یکدیگر تواند بود چنانچه میم که قائم مقام لام است قوله غراسمه ما هذا البشر ان هذا الاملاک
کریم و کذلک لام قائم مقام میم میم شده است قوله جل ذکره قمتل لها البشر سويا و ترا از اینجا نسبت
عالم ملک با عالم ملکوت معلوم گردد جان عزیز اگر مناسبت نبودی هرگز فرشته بر هیچ بشر نیامد
چه بی نسبت ممکن نبود و تا ملکوت را نسبت با عالم لاهوت نبودی هرگز فرشته بر هیچ
بشر نیامدی چه بی نسبت ممکن نبود و تا ملکوت را نسبت با عالم لاهوت نبودی هرگز بین
الرب والعبد واسطه توانستی شد و بخدای در کلمه چند چنداں اسرار است که سر و لوان ما
فی الارض من شجرة الاقلام از انجار روشن شود ایدوست نزدیک محققان این لام دوم بدل
میم است بسبب مناسبت در لام دوم مدغم شده است چنانچه ظاهر انسان که بسبب تناسب
اصلی ملک شود و از ملکوت نیز بمناسبتی که اورا است با جبروتی ترقی می تواند کرد تا آنجا که اسرار
سری و السر صفتی و الصفة لا تنفک عنی ظاهر گردد و فهم من فهم جو ائمرا از این چهار حروف
یکه همزه و لام و لاس که بدل میم است و الف و آل چهار عالم حاصل آمد لاهوت و جبروت
و ملکوت و ملک اما که دال بر سرفات هویت و دل حروف است بل نفس نا طقه اخر
است و این را غیب الهو گویند و وحدت مطلق است و احدیت ذات در وی مندرج است
و این هر چهار حرف بل جمیع حروف درک یافته شوند و او را در حروف نیابند و در حساب او را
هیچ گیرند و او را چون دایره بل هم چون نقطه دایره است و مرکز همه است و او از همه منزه
و همه بدو محتاج اند و قوام همه بدو او بخود قائم و او با همه و هیچ چیز با و نه برایست از
و نهایت بدو در اعداد اگر نظر کنی جز تکرار از واحد نیست و هر یک از مجموع احدی
مطلق بود گرچه آسامی مختلفه معنی کنی چنانچه دوسه چهار پنج بیتی حتی چهل علی بندها نفس
و هذا سر لا یجوز کشفه پس در جمیع حروف الف داخل است جز در ه و ه با الف و یا
مجموع و جاگی حروف در یافته شده و این حرف صفت احاطت دارد و هو بکل شیء محیط
و جز از قهر دل نخر که آن را حقیقه القلب خوانند و آنجا ترا روشن شود که لایسعی ارضی

ولا سمائی و لکن سبحی قلب عبدی المومن چه باشد و هم از بنیاست که لا اله الا الله کلمه
عوام است و لا هو الا هو کلمه خواص و حرفه دلیل بر سر الغیب است پس بدایت بهجمله
کرده که الفی ظاهر است و او بدایت احدیت دلالت میکند و نهایت بهیه دارد که سر الذات است
و آل و حدت محض است که آل را سر الغیب خوانند و لام و میم و ازین میم مراد لام دوم است
که بلی میم است یعنی غیب و شهادت را که ملکوت و ملک گویند در میانه نهادن آلاء المخلوق و الامر
و چون بحقیقت نظر کنی و ساقط را در پیش اول و آخر ناخیز یعنی و جز اول و آخر و اول و
ابد نباشد چه چنگلی و سالیط جز وجود امکالے ندارد و اعنی وجوده بالغیر فالوجود بالغیر
کلا وجود باشد کالقدرة بالغیر قال البعض العارفین الوجود بین العدمین کالطهر المتخلل
بین الدمین و آل الفاظ از عالم مظاہر است و در معنی و هم هم خیالست الغرض جواز
بالا گفتم که اسم اسر پنج حرف است و تحقیق سه حرف بیش نیست بحرفه الف متحرک است
و الف سحره ساکن و در معنی یکی است و هر دو لام یک لام باشد پس حاصل الف و لام
و مع شد و بنایدل علی الذات و الصفة و سر الذات و مجموع ازین الف و ل و مع
بار شد معنی ال و و این خوش اشارت است تو گوئی یک سوال میکند ما الموجود جواب
می باید که البولین حکم نیست فی الوجود الا هو و الموجود سواء بر تو عمره زندا نگاه بدانی که اصل
در حرف جز مع نیست پس نقطه دایره همین مع آمد و جمله حروف در مع مندرج و او نقطه
بسم الله شد و سر هیچ قرآن از اینجا معلوم گشت و کاشف تمام اسرار احدیت و سر الاسرار
و حدت آمد فهم من و استغفر الله العظیم و صلی الله علی محمد و آلہ اجمعین ۵
و من فوائده نزول قرآن از لوح محفوظ در بیت المعمور نزدیکی بعضی در جمله دفعه
واحدة است و این بیت المعمور میگوید در آسمان دنیا است و از بیت معمور بهتر جبرئیل
بحکم فرمان خدای بنجا بنجا بر رسول می رساند عزیز من کس چه داند که لوح محفوظ بحقیقت
کدامست و بیت معمور حقیقی حدیث و آسمان دنیا اینجا چه مراد باشد در اینجا چه فهم خواهی کرد

جوان مرد آسمان دنیا تن مبارک محمد است علیه السلام و بیت معمور دل اوست نزل به الروح الامیر
 علی قلبک و لوح محفوظ سر مبارک اوست و مهتر جبرئیل صلوات الله علیه واسطه است بین
 و بین اسد برائی آنکه با امت چه گوید و از امر حق چه مقدار بدلیش را رساند کما اخبرنا الله
 عن ذلک بقوله و لتجل بالقرآن من قبل ان یقضی الیک وحیه و خود آں آیه کشف این
 خو بر می کند لا تحرک به لسانک لتجل به ان علینا جمعه و قرآنه فاذا قرأناه فانیع قرآنه
 لانه قال علیه السلام اوتیت علم الاولین و الآخرین فاما ادا ایمان قدر میکرد که از حضرت
 فرمان می یافت و استغفر الله العظیم و صلی الله علی محمد و آله اجمعین -

و من فوائد غیب و شهادت ظاهر و باطن حقیقت و مجاز صورت و معنی الوهیت
 در عالم است و اصناف ربوبیت خالق و مخلوق فوضع الشیء فی محله عدل و فی غیر
 محله ظلم و مقصودنا بهینا یا انخی فی عالم النسبة و الاضافة ان لا تجعل الغیب شهادة
 و لا الشهادة غیبا و لا الحقیقة مجازا و لا المجاز حقیقة و هذا و ان کان فی الاصل خارج
 عالم النسبة و الاضافة احدیه محض لا اله الا الله محمد رسول الله جمع بین الغیب و الشهادة
 فی عالم النسبة و الاضافة اتی بین الالوهیة و الربوبیة هیات ثانی که الوهیت غیر ربوبیت
 است یا ربوبیت غیر الوهیت لغالی الله عما یقول الظالمون و استغفر الله العظیم
 و صلی الله علی محمد بنیه و آله **و من فوائد** حضرت رسالت در دعای خواند فلانی
 بعد سرش گردم چه عبارتے کثرت از عالم و حدت حکایت فرموده است امانه هر عالم
 این را فهم تواند کرد و اندازه هر فهم در اک این معنی متصور بود جوان مرد ایدانی چه
 گفته است یعنی هیچ چیز جز او نیست و هر چه هست همه اوست فلانی بعد هیات و هیات
 چو حقیقت دانسته بدانی نیکو بدانی که لاشیء بعد ای بعد هر چه چیز او تصور کنی
 جز او نیایی همه او باشد نه غیر و السلام **و من فوائد** دنیا است و آخرت و یوم
 دنیا عبارت از ظهور است در خلق و آخرت عبارت از حضور است در عالم امر و

یوم الآخر عبارت از رجوعت بعالم وحدت پس دنیا در جنب آخرت اضغاث و احلام بود و آخر
در جنب یوم الآخر و هم و خیال باشد و از اینجا است که ارباب هم عالمه دنیا را پشت پائی زده
دست بر آخرت افشاندند و هر دورا بیشک و هم و خیال تصور کرده اند اما از روی ظاهر
نه از روی حقیقت و باطن بل بحقیقت لیس فی الوجود الا هوست چه دنیا و چه آخرت پس هم
درین دو عالم است یعنی خلق و امر و این هر دو عالم از عالم وحدت است بیانات خود هم
وحدت است و در این عالم جز وحدت نیست اینجا دانسته اضغاث و احلام کفر است بل
قالوا اضغاث احلام اینجا دانی که چه فرموده است سبحانک ما خلقت هذا باطلا قال
حق واحد در اینجا هر بار میخواهم که قلم و زبان را از تحریر و تقریر این کلمات باز دارم و تا چند
اسرار بر عصاره بناده اما بحسن توفیق الله و توفیق کرامت بی قصدی و احتیاری امیعی
افتد الشاء الموقر و برضای حق باشد و استغفر الله العظیم و صلی الله علی محمد
و آله اجمعین و من فوانده قال الله تعالی لئنیه محمد علیه السلام انک میت و انهم
میتون اراد بذلک موت صفات البشریه یعنی الانسلاخ عن قشر البشریه و من
تالعه فی ملک الصفه کما اخبرنا هو علیه السلام و امرنا بذلک و قال موتوا قبل ان تموتوا
والله هو علیه السلام مات مکوت هو کلام الحیوانات و کیف یعرض الموت الی ناحیه وجود
الشریف و هو اشرف من جمیع الالبیاء و الشهداء احیاء لانه قال عز من قائل و لا تحبن
الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون و ما قال الله تعالی
انک میت ای نسلخ من قشر البشریه و متخلق بالاخلاق الالهیه و به مجمع الحیوة و الاموات
لها ابد مقرر برادر ای ادام الله برکاته باد این آیه مدتی برین درست مشکل شده بود
و بسیار حل این نمنا داشتیم بحد الله شب چشبنه نهم ماه ربیع الاول معلوم گشت که ازین
موت نه این موت عام مطلوب است و اهل دل او را هرگز مرده نگویند و آنکه عمر گفت
که هر که گوید پیچا بمر مرد گردنش برنخم ازینجا بود و آنکه امیر المومنین ابو بکر گفت هم حق بود

و این معنی صورت ظاهر گفت چه محمد بود که بمیرد تا کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله
و خاتم النبیین و لکن درین نکتہ چه سر است و هذا سر لا یجوز کشفه ازین بیشتر نتوانم گفت تا سلام
و من فوائده فان قال قائل قلت فی عالم الوحدة والتوحد المحض لیس فی الوجود الا الله
ولا موجود سوى الله و نحن رأینا شخفا فی الحیوة و مات فمن کان حیا فمات قلت حیوة ظهور
فی مظهره و شهوده فی عالم الشهادة و موته بطون الحق عن مظهره فی عالم الغیب و هو انظر
و الباطن و له الغیب و الشهادة و هو علی کل شیء قدیر و هذا سر عجیب فهم من فهم -
و من فوائده قوله عز اسمه ستر قوله علیه السلام ان الله ينزل الی السماء الدنيا الحق
تبارک و تعالی منزله عن السور و العروج و لقد رأینا السماء الدنيا مصابح جعلنا
رجوما للشیاطین امی دوست انچه درین آیه علماء ظاهر تفسیر کرده اند معلوم است اما
تاویل اهل العلم بالهدایت است که این مصابح البیاداد لیا خدایند جل ذکره و ایشانند
که ہلاک و قلع شیاطین الشی و جنی از ایشانست و الا خود معلومت که در آسمان اول که
آسمان دنیا است یک ستاره که آنرا ماه خوانند پیش نیست و ہم چنین در شش آسمان
دیگر در ہر یک یک کواکب است چنانچہ در آسمان دوم عطارد است و در سوم زہرہ و در
چهارم آفتاب و در پنجم مریخ و در ششم مشتری و در ہفتم زحل و در ہشتم کہ آن را
کرسی خوانند از آن بردج و ثواب و خف کواکب اندر دست و این را فلک الثابت
گویند و فلک ہم عبارت از عرش است و سقف بہشت اعلی کہ فردوس اعلی خوانند او
و اینجا سر است کہ کشف نتوان کرد پس چون در آسمان اول یک کواکب باشد بمصباح
چگونه درست آید و ذکر رجوم را چه شاید پس بحقیقت مصابح آسمان جز انبیا
و اولیا صلوات الله علیہم رضی الله علیہم نتواند بود ہر آئینہ آستنگی این عالم و آل
عالم ہم جز ایشان نباشند و صلے الله علی محمد و آلہ اجمعین و من فوائده انہ یعی و
یمیت ای له صفتان صفة الامانة و صفة الاحیاء فظهر ہو فی مظهر الحق البصفا الاحیاء

و فی منظر المیت نصفه الاماته او نقول غرامه صفتان صفت الالباق و صفة الافناء فظاهر هو
 فی منظر الباقی لصفة الالبقاء و فی منظر الفانی لصفة الافناء ففی کلا الصورتین هو بالحقیقة ظاهر
 و باطن و ظهوره من حیث هو هو و بطونه من حیثنا و انه من جهة ظاهر من الازل الی الابد و
 حیثنا بالنسبة ظاهر و بالنسبة الینا باطن و ان کان مظهر هر من کل الوجوه باطن اعنی
 من جهة او قنا البشریة و وجودنا الامکانیة فاذ اضمحل الامکانیة و بطلت البشریة
 ظهر انه هو لا رغب و الحق ان الظاهر صفة له و الباطن لیس لصفة له لان البطون لیس من جهة
 ابداً **صلی** روشنست آفتاب در همه وقت به شب پره گرنه بیدش چه شود به نهایت الرجوع
 الی البدایة اگر نظر کنیم در بدایة وجود بشری که هیچ نبود باید که در نهایت نیز هیچ نباشد تا
 عدمیت وجود بین العدمین متحقق گردد و از ال جاز روشن شود که جز خدای هیچ نبود و نیست
 و نباشد لیس فی الوجود الا الله درین مقام رُخ نماید و الفناء من الفناء اینجا باشد
 و کمال مرد سالک جز درین مقام نبود و الله اعلم فانه تعالی تبارک و تعالی تبارک و تعالی تبارک و تعالی تبارک
 و تعالی تبارک و تعالی تبارک و تعالی تبارک و تعالی تبارک و تعالی تبارک و تعالی تبارک و تعالی تبارک
 ما هو عند الله حق و استغفر الله و التوب الیه سر الله الاکبر هیچ کافرے در بهشت نه رود
 با آنکه او همه عمر نیکبها کرده باشد چون ایمان ندارد هیچ نیکی سود نکند و کذلک هیچ مومنی
 بدوزخ امید است که بفضل حق تعالی نرود و اگر چه باشد آنچه باشد چه بوجود ایمان
 حقیقی هیچ چیزیش زیان ندارد چنانچه کفر ماحی جمله خیرات کافر است اینجا ایمان ماحی جمله
 سیئات مومن است سر الحمد و المنة اگر گوی که این مذهب مرجیه است لا اله الا الله و لا اله الا الله
 میان عذاب مومن و کافر فرق بسیار است دوزخ مومن دیگر است و دوزخ کافر دیگر
 و کسی این را نداند جز را اسخون فی العلم آید و ست بعنایت حق آن قدر که خدای خواسته من
 این را حق الیقین می دافم پس چون مومن بقدر خسارت خود عتاب بکشد همان عتاب
 عقاب او باشد چنانچه کافر اجزا ر نیکی او بمال و فرزند در دنیا خواهد بود و ایشان را نیز

همبرین جمله تواند بود آسے دوست ندیده که مرده در خواب دید که اورالت می زنند می سوزند
 و علی هذا تخشی در خواب بدو میرسد چگونه ناخوش و فرعاری میخیزد و الم آن در خاطر او می باشد
 اگر چه بحقیقت هیچ نبود میان آن عذاب و میان آنکه بحقیقت عذاب است فرقی است و نیز چنانچه
 کافر اعلیٰ اللغه در دنیا مجازات خیرات میدهد مؤمن را در دنیا برنج و غم و محنت و فقر
 و بیماری تنفیر خواهند کرد و الجمعة الی الجمعة و رمضان الی رمضان و جز آن که در حدیث آمده
 است و قرآن بدان ناطق است الحسنات یدبهن السیئات آی دوست غم میان وانی
 خور و بر آن مستقیم باش اسد المسیر و الموفق این دولت در چهارم ماه رمضان ستمسبعین
 و سبع مائة لعنایت الله در خاطر القاشد و الحمد لله رب العالمین و هذا لعلیم و الا یفتی ولا
 یجوز کشفه لامحالة هر که کشف کند خود هم من و شایخ من باشد و من قوا الله فیر
 صابر را بر غنی شاکر بسیار بسیار فضل است و اگر چه اعمال غنی از اعمال فقیر را فضل
 تمام است اگر صدقه میدهند معلوم است که از سربو و گداز خود سخت میگیرد و غنی
 از سر غنا و ثروت میدهد جز از غنی یکی بده است و جز از فقیر یکی به فقیر دادند و انصافا
 مضاعفه و یوشرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة و نیز البته وجود غنا مطلق است
 اما طعنان بر کسی بر امانده او بود و نیز ای عزیز فرج غنی را با شکستگی فقیر اگر ندان
 کنی آید آنچه آید غنی هر چه می خواهد میسر است و فقیر بر عکس این و علی هذا نماز و روزه
 و سب و تلاوت فقیر را فضل است لا یعد ولا یحصی و از اینجا است که رسول فرموده است
 فقرار استی بدخلون الجنة قبل ان یغنیهم خمس الله تمام اید و ستمسبعین و ستمسبعین
 و بر نیز کار و جو الحمد است نه غیر ایشان که شاید ضایق دنیا دارند اگر یکم بیامرز و حمد و ثناء
 بهشت یا کون و یوشرون و یوشرون باقل انهم الجنة فاضها ای دوست
 خائرا در درزی بر اغنیاء صالح و متورع و سخی یک نظر است و بر فقیر صالح هر ساعته
 به قصد نظر رحمت است نه بدنی در آنکه رسول را میان فقر و غنا اختیار دادند و مقارن

کنوز دنیا بدو سپردند و حساب برگرفتند هم قبول نکرد و اختیار نفرمود گفت ای اختر
 ان اکون فقیرا اجمع یومین و اشیع یوما صلی الله علیه و سلم و علی آله اجمعین باز فرمود
 فرمان ده حقیقی عز اسمہ بتاریخ پنجم ماه جمادی الآخر آغاز کرده شد تا آنچه فرمان باینست آید
صحیفه پنجاه و هفتم بسم الله الرحمن الرحیم آن دانی که گفت لودنوت قدرا نملة لا خسر
 لنا انت که تو دانی آن مقام فناست در بقا محض اما ای دوست آدمی را شاید
 آن مقام و پیش ازین و بیشتر ازین هم باشد و برکت خدمت شیخ رضی عنه شاید درو
 راجدین بار درین عروج شده باشد و بیشتر ازین هم و ازین فنا بقا محض پیوسته
 باز از بقا محض رسیده باشد و آن عالی ترین مقامات است که از بقا محض
 بقا محض رسد جوگی سون مگر ازین مقام عبارت کند خود غلام آن جوگی شوند این
 بقا من الفنا هم توان گفت عروس لیس فی الوجود الا الله انجا آمده نماید و لا موجود
 سوی الله درین مقام تجلی فرمایند و صلی الله علیه و سلم خیر خلقه و اکرم برتیه محمد و آله اجمعین
و من فوآمده حجابہ النور لو کشفه الی آخره فاعرف یا نخی انه لا یکن ان یکون له حجاب
 غیره اسمع ما یقول اعنی حجابہ النور و هو نور کما قال الله نور السموات و الارض فتحقق
 انه حجابہ لا غیر و من المحال ان یکون غیره حجابہ فظاهره حجاب باطنه و باطنه حجاب
 ظاهره فصدق من قال الحق لصاده ظهوره قد خفی کالنور فی السواد چنانچه حجاب آفتاب
 نور آفتاب است **و من فوآمده** مظاهر بر دو قسمند قسمی ذوات عقولند و آن قسم
 مظهر اسماء و صفاتند در تحت و سیم النواع بسیار است نوعی از آن مظهر ذات است مجموع
 اسماء و صفات اما قسم دوم مظهر اسماء است فحسب و آن جمله در عالم مظاهر نه در عالم ظاهرا
 زیرا که درین عالم لا هو الا هو است و مجموع مظاهر در و سیم منطلو لیست فهم من فهم بنگر
 نه چنانست که تو دانستی و صلی الله علیه و سلم نبیا محمد و آله اجمعین
و من فوآمده احمد بیات و بیات چه فهم خواهی کرد که در سیم احمد چیست این را سیم

منظهریت خوانند در اینجا منظر احدیت در مقام وحدت رسد منظر هیت از میان تلاشی شود جزا خدا
بنیاد فهم من فهم و الله اعلم بالصواب -

صحیفه پنجاه و هشتم - بسم الله الرحمن الرحيم - دوست عزیز راحی تعالی در رضا و خورشید استقامت
بخشد دایم او را تحقیق ذکر مرا قبه مطلوب است بدان اگر یک اسم بیزین نخصلمتین التشریفین
ذکر را صد مقام است نود و نه در عالم تلون است یکی تمکین تمکین ذکر در ذکر هست اما نود
و نه دیگر را در اسماء جلال و جمال و مشترک بین الجلال و الجمال است اسماء جلال که آن را
اسماء هیت نیز گویند هیت و سه است الیغیر الجبار المتکبر القهار القابض الخافض
الذل العلی الکبیر الجلیل القوی المبین المبدی المتعبد الممیت القادر المقتدر المنتقم
ذو الجلال المقسط المانع انصار الوارث و اسماء مشترک سی پنج است الملک الخالق
القادر المصور العظیم السميع البصیر الحکیم العدل الخیر العظیم المقتت الجبیب الرقیب
المجیب الباعث الشہید الحق المحصى الواحد الاحد المقدم المؤخر الاول الآخر الظاهر
الباطن الوالی المتعلی مالک الملک ذو الجلال والاكرام - الجامع الغنی البدیع الرشید
اما اسماء جمال که آن را اسماء رحمت نیز گویند جمل یک است الرحمن الرحیم السلام المؤمن
المهیم الباری الغفار الوهاب الرزاق الفتاح الباسط الرافی المعز اللطیف الحکیم
الغفور الشکور الخفیظ الکریم الواسع الخلیم الودود الوکیل الوالی المجید المحیی الممیت القیوم
الماجد الصمد البیر التواب العفو الرؤف المعفی المعطى النافع النور الہادی الباقی الصبور
اما اسم حقیقت ذات تعالی و تقدس ده است و ذکر اینجا تمکن گردد تا بدین مقام در
تلون است گاه در عالم جلال می گذارد و گاه در عالم جمال می نوازد و گاه در جلال و جمال
و نوازش و گذارش میباشند و چون بمقام هور رسید تمکن شد از محنت خودی خود فارغ
آید اینجا شیخ کامل مکمل گردد و مرید را مراقبه خواهد فرمود زیرا که در ذکر همه ترقیات بود و در
مراقبه تجلیات روئے خواهد نمود اینجا زبان بادل و دل بازبان یار بود و اینجا همگی کامل

خواهد بود بی مشاكت و مراقبه نیز هم چند است چنانچه سالک ذاکر بزبان و دل پود اینجا
مراقب هر دگر بے بدل مجرد خواهد شد و مشاهده هر عالم از آن عوالم خواهد کرد تا به رجوع
بمراقبه هر سید فنا یافت پس در فنا فانی شود پس از فنا نیز فانی گردد پس ببقا حقیقی
باقی گردد باشد آنچه باشد شمع فکانه ماکان محالست انکره به فطن خیر اولات ال عین
الخیر به معلوم آن دوست باد شیخ کامل مرمرید صادق را اول در توبه مستقیم میکند و مستقام
جریحه حاجت بهرگز دست نهد و امکان ندارد که باشد الا ان لیسار الله بقدرته و چون توبه
بظاہر و باطن استقامت یافته پیر مرید را در اعمال خیر خواهد آورد و در اشارات آن اندک
مجاوده و ریاضت خواهد فرموده چون بدین فراسه آرام خواهد گرفت اصلاح باطن او
از اخلاق ناپسندیده خواهد کرد و با صفا حمیده متجلی خواهد گردانید تا همه اوصاف بشری
با اخلاق ملکی مبدل خواهد شد و اینجا ولادت ثانیه حاصل گردد و کما قال علیه السلام کن
بلج ملکوت السماء من لک ولو لک هر یک و آن مرتبه جز بجا هدایت و ریاضات نیست
چنانچه پیر را مصلحت افتد روزی نشود و تخلفوا با خلاق اسرار اینجا اشارت فرماید و در
مرتبه تزکیه حقیقی که مراد اهل سلوک بعنایت حق حاصل آید کما قال عن اسمع قد افشح
من تزکی بعد ندای پیر مرید را ذکر فرماید و از ذکر می بزدکری میبرد و از هر مقامش
حی آگاهانند و راه بری می کند و صلاح و فساد آن او را تذکره میکند زیرا که راه زمان در
هر محلی چسبند اند که در تحریر نیاید و عوائق و علقات لایعده و لا تحصی است اما چون راه بری
کامل است چه الثقات اگر مرید صادق است جز باشارت و دلالت او کار بر سر نخواهد کرد
و ذکر اسم ربّه اینجا دست دهد و چون داد بر حکم فضیله شیخ کامل مرمرید صادق یا لمراغب
خواهد فرمود و از من الله مراقبه استمداد خواهد داد تا بمراقبه شمع دخی فتد فی فکانه
قالب هو سین او ادنی خواهد رسانید تا اینجا مرید در تصرف شیخ است - فی الجنب فطن
خیر و اولات عن الخیر و بهر که این راه بے این طریق چشم دارد و نا بنیار ما در زاد است

اعوذ باللہ من ذلک اے دوست مقتدی و وظائف اندکی سالک متدارک جذبہ دوم مجذوب
متدارک سلوک یعنی آن کی سلوک می کست پس بعنایت حق جذبہ اول اور درمی باید و دوم
مجزوب بکرم حق می شود پس سلوک می کنند این بہر وظائف تو اند کہ دیگران را مسلوک
فرمانید و تکمیل توانند کرد اما آنکہ سلوک کہ بفرمان کاملہ نکرده باشد و کامل نشدہ چگونہ
و گیر سرا کار فرماید ہر آئینہ ضال و اصل باشد اللہم انی اعوذ بک من الضلال و الاضلال
یا ذی الجلال و الاکمال الخیر بالعباد و الاصل و علیہ السلام علی نبیہ محمد و آلہ اجمعین ۵
صحیفہ پنجم پنجاہ و دوم اسماء الرحمن الرحیم ۵ آن دوست دینی بداند عزیز می گفت
کہ من مشائخ پنجاہ و دوم را بل ساحت بل بیک طرفۃ العین شخص را وصول بحق می کنند
آن یعنی راست است استایانہ عزیز پس حق است و درست چہ چون شخص انسانی بکمال خویش
رسمہ ہستی عالم را حق تعالی مستغرق کند و حکم کن فیکون اورا مسلم گرداند چنانچہ آصف بر خیا
رضی اللہ عنہ تحت بلقیس را بطرفۃ العین در مقامات کہ بود اندام کرد و بحضرت مہتر سلیمان
علیہ السلام ایجاہ کرد و ہندانیہ یعنی می فرماید بکذا عرشک قالت کانہ ہو و لیکن آن شخص
دیگر بر تکمیل نتواند کرد و وصول نتواند داد مگر بعد الوصول بفرمان موصول کاملہ چنانچہ
حق است کہ در مرتبہ اولی مجذوب شد و در مرتبہ ثانی متدارک سلوک گشت آنجا
کامل شد اینجا مکمل گشت بعضی زیادہ و جہال متصوفہ دعوی وصول کنند و گویند
توانیم بیک نظر کامل مکمل کنیم و ہذا محال لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اینجا
عزیزی سوال میکند کہ ابوطالب را رسول چرا با سلام نتوانست رسانند عزیز من -
مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ اِلاَّ بِاِذْنِهِ آنکس کہ بیک طرفۃ العین آن کا
کرد جز بشارت خدائے نکرد و مہتر موسی را مہتر خضر علیہما السلام می گوید و ما فعلت
عَنْ اَمْرِی پنجاہ مبر صلعم از جہت حق گزاری عم خود کہ بسیار بیار در کار ما پنجاہ مبر صلعم
مدد کر وہ بود اعانتے کرد اُنک لا یتدی من اجبت راجہ کند اگر چہ حق تعالی بندہ را

آن قدرت داد و لیکن جز باشارت و ارشاد خدای بیچ نکند و لیفعلون ما یومرون نه منی و جنگ
 اخذ رسول صلی الله علیه وسلم همه قدرت داشت و بی فرمان بیچ مقدور کردن نبود چو فرمان یافت
 بیک مشت خاک همه را منهنزم گردانید و لهذا از آن چو فرمان حق بود و در غلبی الوهیت کرد حق
 تعالی خبر داد و کما ریت اذ ریت و لیکن اسد رمی و استغفر الله العظیم و الحمد لله رب العالمین
 و الصلوة علی رسول محمد وآله اجمعین ۵

و من فوائد تبریز زمین خواهد بود و بهشت برتر از آسمان است چنانکه گفته اند سقف
 بهشت عرش خواهد بود پس آدمیان در قیامت بعد از حشر اگر آدمی خواهند بود چگونگی در
 بهشت از زمین خواهند رفت ضرور از صفت ملائکه گیرند آنگاه توانند بود و در بهشت صفته بالاتر
 گیرند که خدای را عز و جل مشاهده کنند در اینجا چه فهم خواهی کرد خدائی را غیر خدای نه منی
 و خدای را غیر خدای نشناسد بی سبوح و بی بصیر و بی ینطق و بی لمشی زیاده از کثرت
 توانیم نبشت - الله و لا سواه لیس فی الوجود الا الله اسد دوست هر چه می نویسم ما بسیر
 از این نبشت تا بیکم که چرا این اسرار بر صحرای نیم اما هم خدای من فاش نمی کنم و نه با حقیقت
 منست و الله خلق ما یثار و یخثار استغفر الله من جمیع ما کره الله و التوب الیه -
و من فوائد اولیاء الله لا یملکون بل یقلون من دارالی دار اوقات برادر عزیز و حبیب
 معارف الهی مصروف باد مقرر شناسد که موت از جهت ظاهر معلوم است و اما آنکه
 با پیغمبر علیه السلام گفتند انک ممیت و المموت ممیتون جز بظاهر جبهه اطلاق
 تنوا کرد و الا بحقیقت اصلا موت نیست زیرا که چو گفته که آن همه آثار صفت آن
 ذات مظهره است و ذات مظهره کله حیوة و الحیوة اصل در اینجا چه فهم خواهی کرد که صوفی
 با بصفت الهی که آن نود نه مذکور است متصف نگردد کمال نگیرد پس موت را در وی
 چه مجال بییات تن مر و روح را بمنزله مشیمه است مر طفل و دنیا را بمنزله رحم است چنانچه
 عزیز می گوید ۵ جان چیست چنین لطفه صلب قضا و دنیا رحم است تن مشیمه است

فردا: تلخی نزعش ولادت مادر طبع ثویس مردن زاد نیست در دربار بقای پس بحقیقت جز انتقالی بیش نباشد چنانچه از عالم علوی برای تحصیل کمالات آمده بود چون حاصل کرد بستر قی مقامات در عالم خویش رفت پس چه گوی که موت او چون جامه کهنه باشد که از خود بیرون اندازند فهم من کیفیت موت و حیوة در فرائد من قلمی ذکر کرده شده است

والسلام

ومن فرائد حکما گویند که آسمانها بر یکدیگر مطبق است چنانچه پوست پیاز پس مقام فرشتگان و ارواح را کجا بود و اهل سنت و جماعت که آن مذہب حق است میگویند که ہر آسمانی از آسمانی منفصل است و از آسمانی بآسمانی پانصد سالہ را ہست پس مقام ارواح و ملکوت چرا نتواند بود حکما گویند کہ اگر اتصال نبودے یکے مر دیگر را نتوانست گردانید و بدلائل و براہین اثبات می کنند میگویند نہ بینی کہ فلک البروج و الکوکب فلک ہستم است کہ آن را کرسی گویند و او را از جانب مشرق بجانب مغرب میرود و فلک سبع کہ تحت است از جانب مغرب بجانب مشرق می روند و لہذا ماہ در محل آید و محل بدایت دور است پس بطور می آید پس بجزا پس بسرطان الی آخر البروج کہ آن حوت است و انتقال از برجی از آن سیارہاں سبع و لیلی قاطع و برہانی ثابت برین است و درین قول شک نیست و لکن سلمنا کہ اتصال گردد و منفصل نیست چرا مقام ملکوت و ارواح حضور و قصور نتواند بود زیرا کہ اینکہ پانصد سالہ می گویند پری ہر سہ سالہ تقدیم کنیم و افلاک لطیف و شفاف است از ہوا و نار شفاف تر و لطیف تر پس چنانچہ ما در ہوا رسکونت داریم و ہوا ابرار و ممنوع متصل است نہ بینی کہ در ہوا ٹانہا ما کہیم و سکنا ما ہمہ بر روی زمین در ہواست و چنانچہ آب کہ کشیف تر از ہوا و لطیف تر از زمین چندی اجناس و انواع حیوانات در وی مقام دارند و در وی متحرک و ساکن اند پس در افلاک کہ پری ہر فلکے پانصد سالہ راہ باشد چرا در وی مقام ملکوت و حضور

و فتعبر كه لطف چهار اندك تصور نتوان كرد اى دوست از نجات والى آنچه والى انشا الله كه فهم آلى
 كرد و انرا سید كسالى الرشا و من فوائده اهل تصوف وجود مطلق مگیند ليس شئ الا هو
 بعد از انكه و اخبار از شریعت مى گویند ليس شئ الا هو معه بالعلم و القدره و رزقها میان هر دو سخن
 هیچ فرقی نیست فهم من فهم بالعلم الا الله المولى بالهدى و رزقها تا بحال در تجلی دیده ام به صورت
 عین معنی دیده ام به دیده ام به از نور روتى اى لاجرم بنیاد این دیده ام به مست محبوب
 و نور و شب سرگشته ام به تا بلیلى احسن لیلى دیده ام به ذات من آئینه او آئینه است به هر دو را
 در یک تجلی دیده ام به و من فوائده قوله تعالى التَّحَنُّنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى جهور علما و
 مشاهیر علم تفسیر شئى انهم برین اندك استوى و در حق بارى متشابه است حقیقت معنی است
 لما خلق الله العرش و هو العقل الاول و النور الاول فقال له اقبل فا قبل ثم قال له اوبر ف ابر
 فقال اسرع و جل بعزى و جلالى ما خلقت خلقا اكرم منك بكت اخذ و بكت ارحم فكا و العرش
 ان مذوب من هبته و عزته و عظمته فلما راى الحق جل و علما نزل له قال الرحمن فلما سمع العرش
 اسم الرحمن و هو اسم الاعظم لانه اسم خاص سكنت روعته و استقر و نها معنى قوله الرحمن على العرش
 استوى فرغ الاستواء و الله اعلم و من فوائده بها سبعة ابواب لكل باب منهم جزر مقسوم
 عزیز من دوزخ اول طبقه او در مقعر فلک قر است و آن را انیر خوانند و هفت در كه او هفت
 اقالیم است و هر كه ازین در آمدی دارد كه آن را ابواب الحجب مگویند كه آفتاب و ونیزه بالا اند و میان
 خوانند ذلك بلغهم من العلم آفتاب از فلک او خوانند عینا بنید همین انیر كه گفته شده است
 فرو خوانند آورد و بر سر هفت اقلیم استخوانند و او بر خاسته و ظاهر را درین محله خوانند و از
 تا سیمى بر اندازه نیابت خورشید خوانند كاشیه و آن تنی در غلستانها و در جمله تا بسمان معلوم
 كل انصبت بلك و بهم بر لک بهم جلوه و غیر ما در اینجا معلوم كه احراق كلى خواهد بود فصدق ما قال عز
 لكل باب منهم جزر مقسوم و زیاده ازین كشفه تو انهم كرد و استغفر الله العظيم و من فوائده جز
 تنهای را عذای بنده نهای باشد سر لا بدین فیما احتجابا اینجا ظاهر شود و معنی الا حجابا و غشاقا

از سبب طلوعی و جهولی خویش امانتی را که اینها قبول نکردند تحمل کرد و لاد اسفند که با خیم علم بلا و نیز چوں حیوانات دیگر
 علوم و جهول بود یعنی هم سیمیه و هم سبع چون بعنایت حق محل امانت خدای کرد و آن را عقل انسانی و نفس نا
 گویند انسانیت که انسان من قبل حمل الامانه طلو ما جهولا فلما قبلها و شرف صار انسا ناکمرا ما قوله تعالی
 و لقد کرمنا نوحی آدم در اینجا چه چیزی دانست آئی دوست آدمی را سه قوت آمد و سه نفی یکے علوی - فلتی سبی
 و سبعی علوی نفس ناطقه ثم ردناه اسفل سافلین الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات - مہیات مہیات
 عجب کاری و کار است اگر قوت انسانی را که نفس ناطقه است مناج سببی و سبی کرد بهتر از حیوانات شد سفل
 السفلین رفته و اگر سببی و سبی را مناج نفس ناطقه کرد از همه بهتر و فاضلتر الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات
 اینجا تصدیق دراز است پیش ازین نتوان نبشت اکنون ای برادر عزیز بر سر غرض تو آیم کہ آیت لترکبن طبقا عن
 طبق را تاویل بر قدر فهم تو بوسیم بیا کہ چوں مرید صادق شیخ کامل پیوست بعد طلب شرف ارادت مشرف
 شیخ او را اول از طبق سبعی بیرون خواهد آورد بعد از طبق سببی خلاص خواهد داد چوں ازین دو طبق بیرون آید
 در طبق الساد در طبق شیخ او را بمجاہدات و ریاضات بر حسب قوت و اندازه طاقت او تصفیہ خواهد فرمود و بعد خدا
 از طبق عنصرت عروج خواهد نمود اول از طبق خاک بعد از طبق مای بعد از طبق موائ بعد از طبق ناری
 چوں از طبق مروج کرد اخلاق و اوصاف و بملکیت مبدل خواهد گردانید اول عروج در طبق آسمان اول است
 اینجا فرشتگان آسمان اول مکاشف و باوصاف ایشان موصوف خواهد گشت اینجا ولادت ثانیہ
 حکما قال علیہ السلام من یلج ملکوت السموت من لم یولد مرتین حال خواهد شد درین آسمان مرید بمنزل وضع عالم ملکوت
 خواهد بود درین مقام مرید را تصرفات منضم شود از انسانیت بیرون آمده و بملکیت بر سیدہ سجد خواهد بود باندک چیز
 منترج شود بسبب شکر گردد و چوں درین آسمان رسید بعنایت شیخ او را با نفس و عقل آن فلک شنائی خواهد یافت
 زیرا کہ ہر فلکی از عقل او فرشتگان حجت آفریدہ شدہ و انفس او فرشتگان قہر میراد ہر طبقی ازین طباق با
 آن فرشتگان بر طبق محبت انس حاصل خواهد آمد تا این مرید بدین قوتہا در سفلیات تصرف خواهد کرد چنانچہ از
 کرامات و نایات ایشان منقول است ضعی اعظم پس شیخ او را ہم برین منظر آسمان دوم رساند اینجا مرید طفل
 عالم ملکوت خواهد بود بطریق اطفال مزاجش مختلف باشد گاہ محال طلب گاہ ممکنی را متروک گویم و دشوائی او را

ظاهر گردد پس شیخ ادراسیس جمله یاسمان سیوم رساند درین مقام مرید را بتی گردد و کلام درست آید و فهم معانی بیشتر
 شود و سماع نعمات و شوق و وله در و غلبه کند چون شیخ ادراسیس چهارم رساند اینجا مرید بر تبه جوانی رسد منور شود
 گردد و هر چه در علو و سفلیست بدان مکاشف باشد تا اگر سر او را زد و در نیابد از حرارت در و نه و کشف حجب در حال
 بسوزد از اینجا شیخ زود تر عبور کند و با سمان پنجم رساند اینجا مرید بر تبه کبوت رسد حرارت در و منکمن گردد و آتش
 غیرت شعله زند تا خواهد که غیر را بسوزد پس شیخ ادراسیس ششم رساند اینجا مرید بر تبه لری رسد عالم علم لدنی
 شود حقایق علوم و دقائق اسرار او را معلوم گردد و لوح محفوظ محاذی او گردد پس او را در آسمان هفتم رساند اینجا
 مرید در طبقه موقوف قبل آن نمونوا در آید و اوصاف در و ظاهر گردد اول مقام فنا درین مقام او را باشد
 بعد از این شیخ لعلک ششم نزول کند اینجا مرید منکمن و ثابت القدم گردد و در مقام مرید فانی فی الفنا شود پس شیخ
 ادراسیس لعلک لافلاک که عرش خداست رساند و چون عبرش رسید با نفس کل ملاقات افتد پس عقل کل آشنا
 شد حکم کن فیکون در قبضه قدرت او دهند جمله تصرفات الهی را اینجا متصرف و بجمیع اوصاف الوهیت متصف
 شد و بالا جمیع عوالم مسخر او گشت تا اینجا مرید در تصرف پیر بود پیر متصرف و مادی او بود درین مقام مرید را
 الفنا حاصل آید از اینجا حق تعالی بعنایت خاص جذب خاص او را جذب فرماید و از منازل غیرت بگذرانند از
 ملک ملکوت خارج گردد و در ابتدا انجیوانیت بنا سویت آمده پس از بنا سویت بملکوت رسیده از ملکوت بحیروت عروج
 کرد اینجا در دنیا بحیروت لعلک گنجبر ولی شود و اینجا در بحیر لاهوتی غرق شود و ششم لدنی فتنی لدنی انسانیت حاصل کرد
 فتنی ملکیت حاصل شد فکان قاب قوسین او را انسانیت و ملکیت جدا کرد از هر جانب دو قوسین صورت دائره
 انسانی و ملکیت دائره حیروت و لاهوت پس قلب هر دو قوس اقتران یکی از دیگر کرد قوسین اول انسانیت و ملکیت بود
 قوسین دوم عالم لاهوت حیروت شد دائره اول را دائره وجود مجازی خوانند و دائره دوم را وجود حقیقی گویند و
 چون بحیروت و لاهوت رسید عالم وحدت او ادنی شد آبی در پنج ای دوست انانادنی چه نویسم **مصرع فکان**
ناکان حالست اذ کره شعر البحر بحر علی ما کان فی قدم به ان الحوادث امواج و انهار دیا بخوشید بخارش گویند
 نترکم شود ابر با اضطکاک کند رعد و برق خوانند بار باران بود بر روی زمین رود جوی و نهار خوانند چو
 بدیا و پیوند جهان دریا باشد سر انسان سری اینجا ظاهر است **الْمَدْرَجُ إِلَى رَيْكَلْتِ فَلَا الظِّلَّ إِلَّا سَرَا**

بر صحنه بناده است فهم من مستغفر الله من جميع ما كره الله ولا فعلنا وخطر الله ان اعوز بك من ان اشرك بك
 شيئاً ابداً واني لا اشرك بك جدا انت الفرد الواحد الاحد ليس قبلك شيء الاك الوحدة الحقيقة فحجب محمد سر رب العالمين
 والصلوة على نبينا محمد وآله اجمعين بايدينا حيفة را بتال خواند ونيكوفهم واز اهل نگاهداردوا الا خصم و خداي و
 رسول خدا باشد عزيز من سالک از بر طبعي که خواجگدشت چندان حقائق و دقائق و الفاظ و معاني معانه خواهد
 که در تحرير نتوان آورد و من از پي کشته تر نتوانم بنشت و الله اعلم بالحقيقة والسلام ومن فوايده قل عز
 من قبل الله فانهم الفهم فالتفسير بر تو آنت که کافران فراموش کردند پروردگار خود را پس فراموش کردند
 خود را اهل حقیقت را انجام داده دیگر است در لیاچه فهم خواهی کرد آرمی تقدیم و تاخیر اینجا باز در کلام عرب مثل
 آمده است گوئی گوئی جاز الشار فتاب و است که گویند تا مبیان الشاء تا که و تاویل معنوی این است
 اولیک لذين الفهم ففهموا الله مبیات مبیات سالک چون از خود فانی شود و خود را در بحر الفناء فی الفناء غرق
 کند جز محض وحدت در یابد و مانند پس چون الفناء حاصل آید زیرا که شعور من کل الوجوه اینجا خاطر است
 آن یاد داشت حق حاصل صفت او بود و صفت با ذات معدوم شد پس هر باید که ذکر فهم من فهم میر است
 اگر میری چه تاویل دارد گویم استقامت است در لیا انجزا چه فهم خواهی کرد اولیک هم الفاسقون ففقت عن
 امر ربی عدل و خرج فاسقون اے عادلون شعور الفهم و بده الاشارة فهم من فهم و صلی الله
 علی نبینا و آله اجمعین و من فی ذری خدمت شیخ زاده زفر سلمه الله تعالی و البقاء سوال کرد که امام
 نزاری گفته است لا اله الا الله کلمه خواص است چه باشد جمعی از عوام بودند جواب نه گفتیم و خصصت
 نبود با مخدوم زاده ایندک الله و ایا نادانکه لا اله الا الله نفی الوهیت است فقط ۳ ۳ ۳

۲
 غلام است و الله العالی

خاتمة الطبع

بسم الله الحمد والمنة که درین آوان سمیت اقران صحیفه های مبارک منسوب
 به کلام فیض الایام حضرت قطب زمان شیخ نصیر الدین محمد

جلوای دہلی در مطبع سلم پریں حجر

خادم درویشان مولوی غلام احمد خاں برکات با تمام نام ۲
 میر جم کتب تصوف حلیه طبع پوشید بسمه و کریم

قیمت لغرض افادہ عام ۴۰

گنگوول کیمیا - خاندان حجت اہل بیت کے تمام حلقہ گوش
اسکی عظمت سے واقف ہیں۔ تعلیم اذکار و تحقی و عمل و اقسام مرافقہ
میں نہایت مستند کتاب ہے۔ مصنف اسکے حضرت فانی فی الس
باقی بالشرح کلمہ احمد جہان آبادی رضی اللہ عنہ میں بہت بڑی
محنت و احتیاط سے اسکا اردو ترجمہ کیا گیا ہے اور ترجمہ میں تمام
اشکال حل کر دیے گئے ہیں جو لحاظ کنگولان فارسی و ذاکرین کو
اور ان ذکر میں پیش آتی ہیں مع ہذا ایک نئی بڑی خوبی کی بات
ہے کہ حضرت سراج السالکین بدر العارفين موقوفہ
غلام محمد خاں صاحب مد فیوض خلیفہ حضرت فخر الاولیاء
خون زان خواجہ سلیمان خانی توسوی رضی اللہ عنہ کی جانب سے
صرف اس میری ترجمہ کیے ہوئے نسخہ کے معائنہ کو اجازت ذکر
واذکار و مرافقہ ہے۔ خوش خط کاغذ عمدہ قیمت ۴۰

النوار حکمت از سکر و فی رحہ فصاح میں عمدہ کتاب ہے۔
ہر ایک نصیحت نکتہ نکتہ کر کے لکھے گئے ہیں قابل دید۔ دلائل عمل
سے پرستھو حکام لازم ہے کہ اپنے اولاد کو ضرور پڑھائے کہ انکے
اخلاق میں عمدہ اثر پڑے گی۔ قیمت ۱۰

اطلاع
مندرجہ ذیل کتابیں ہی صرف مولوی غلام احمد خاں سرکابل
مترجم کتب تصوف مقام جمہر ضلع رومنگ سے ملیں گی۔
او کہیں سے نہ ملینگی۔

سراج عمری یہ حضرت سراج السالکین بدر العارفين
ایمان مولوی غلام محمد خاں صاحب ادم اسد فوضہ کی
سوانح عمری ہے سبکو مصنف نے خود تحریر فرمایا ہے قابل شوقیت
عشرہ کا علم اور بات بہتیت و اصحاب طریقت اس پر مبنی
کے بعد دراز سے طالب پندہ اور یہ کہ مبارک اصرار زبیر ہی
جماعت نہوا ہوا اس سبب سے ملا ہندہ سلسلہ زر گشت میر
جند قلی بختیارت حاصل کر کے اجداد طبع کیا ہے۔ علم تصوف میں
یہ کتاب تصنیف لطیف حضرت خواجہ فانی فی السد باقی بالشرح
کلمہ احمد جہان آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عمدہ متن ہے۔
تمام مسائل کے ہدف پر مختصری الحق اسکے دیکھنے کے بعد اور کتاب
کے معائنہ کی ضرورت نہ ہے کہ محض شرح مختصری جو اشی مضیہ
پر کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸

شفار الامراض عربی - مع ترجمہ و دعوات میں اسکا
کتب جامع اسکے حضرت خواجہ باقی بالشرح شہیدی رحمۃ اللہ
علیہ اکمل اولیاء مہذب ہیں۔ یہ وظیفہ کریمہ جو سات روز میں ل

موافق دلائل الخیرات و جمل القرآن پڑھا جائے اور مائی از دست خود
ادکار کیلئے خاصیت اکسیر و کسیرت احرر کہتا ہے۔ گرفتاران امراض مزمنہ
و طالبان صحت کو اس کتاب کی طرف کر لی جائیے کہ لایزال العفادہ الالہیہ
حدیث شریفیں آیا ہے بخط نسخہ معہ اربعین بیت خوش خط بہ قطع منزل
بنظر افادہ عام قیمت برای نام ۸

غرائب الفوائد فارسی از تصانیف حضرت قطب العالم شیخ القند
گنگووی رحمۃ اللہ علیہ کا شفا و موز و معانی اشعار مشعورہ ہے جسکے طالبان
فہمیدگی ہی مہملی لیاقت کے طالب علم کو کیا اچھے عالمان دین ہی
فا صریحہ اور اسوجہ سے اون سرسراہکی کے فائزین ہر ذوق ہادی کفر و کفر
اور جان او کی لکھی اس کتاب میں نہایت شیخ و دبستان سے ایسے جملہ انوال و
کے معانی بعد فتح مشکوک درج ہیں کہ عقل حیران ہے۔ اور حضرت مصطفیٰ
علامہ ہونیکے واسطے دلیل کافی ہے۔ قیمت ۴۰

رشد نامہ زبان فارسی محشی نجاشی نایاب نامی سے مطلب پیدا ہے
مضمون کتاب ہوید ہے۔ یہ رسالہ ہی حضرت قطب العالم شیخ القند
گنگووی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے ہو کہ کتاب لائق دید ہے جو باکی
معرف کے واسطے قابل خرید ہے۔ قیمت ۴۰

مثنوی مخزن رخ را - شیخ علی الرحمن نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ
اکمل دلیا مہذب سے ہیں اور انکا خاوندہ نوشاہیہ مرحومہ ہے یہ مثنوی
تصنیف لطیف سے ایک نام مجموعہ ہے بالکل نایاب بنا صرف ایک ہی
نسخہ قلمی خوش خط و صحیح دستیاب ہوا جو طبع کیا گیا۔ قیمت باوجود حجم
معقول کاغذ عمدہ مثنوی نجاشی نایاب نامہ شرح حال المیزان ۱۲
از شاد و الطالین فارسی محشی سے ہو کہ گنگوول شافعی اس
نسخہ نایاب میں حضرت شیخ جمال الدین ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ ان
اذکار کا بوضاحت تمام ذکر کیا ہے اور ترتیب لکھی ہے جو آپ کے
پیر مرشد حضرت قطب العالم شیخ عبد القادر گنگووی رحمۃ اللہ علیہ
با اعتقاد کو تلقین فرماتے تھے۔ قیمت ۳

مناقب سلیمانی یہ عجیب کتاب ذکر حالات و عادات و غلو حضرت
مولانا خواجہ اولیاء خواجہ خواجگان خواجہ سلیمان خانی توسوی اور
مرقاہ میں جامع و مفید کتاب ہے۔ ایک ہی کتاب ہے جو حالت
حیات میں جناب فخر الاولیاء کے لکھی گئی ہے اور ایک نذر اللہ سے
گذری اور جسکی نسبت آئینہ ارشاد فرمایا کہ مصنف نے بہت حین
سے کام کیا مع تکملہ قیمت ۴۰

رسالہ علم تجالس تصنیف کتاب ادب علماء میں قیمت ۴۰
ترغیب التعلیم در تعلیم نسوان۔ ایک قصہ سیرت
سمجھا گیا ہے کہ عورت کو علم پر طرانا ضروری ہے۔ لائق
دید۔ قیمت پانچ آنے (۵۰) فقط

استحار

واضح رائے صاحبان مطابع و تاجرانِ کتب ہو کہ یہ کتاب مستطاب
صحائف السلوک کمال کوشش اور صرف زہرِ کثیر سے متعدد نسخہ جات
قلبی بہم پہنچا کر اس خاکسار نے کمال عرق ریزی صحت میں حتی المقدور کوئی دقیقہ
نہیں اٹھا رکھا ہے اور اسکے جملہ حقوق کی رجسٹری بموجب قانون ستمبر ۱۸۶۷ء
ڈائیکٹ ۱۸۶۷ء عکرائی ہے۔ کوئی صاحب اسکے جز یا کل یا ترجمہ یا محشی کر کے
چھاپنے یا چھپوانے کے مجاز نہیں تھا۔ اس لیے بذریعہ اشتحار صفا مطلع
کیا جاتا ہے کہ قصد طبع وغیرہ نہ فرمائیں نہ عوض فائدہ کے خسارہ اٹھائیں گے
ہاں جس قدر نسخے مطلوب ہوں اس خاکسار سے طلب فرمائیں۔ فقط

المشتر

خاکسار غلام احمد خاں عفی عنہ۔ مترجم کتب تصوف۔ از مقام جھجر ضلع روتھک

مُحَرَّر و سَخَط ذیل میں درج کیے جاتے ہیں بروقت خریداری دیکھنا چاہیے۔

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

[illegible]

